1823

رسالہ چہل جواب تاریخی

یعنے

اسمین چالیس سوال تاریخی کا جواب ہے اور سوالات اور حالات متفرق کوائف بعض ممالک اور بعض حکمران

راجستان اور حدود ملک گیری و شیران اور اشاعت علوم اہل اسلام وغیرہ کے شامل ہین

جو

صاحبزادہ عبید اللہ خانصاحب بہادر نائب ریاست ٹونک کے پاس کہین سے آئے تہے اور ریاست مذکور کے

اکثر عالی دماغ حضرات نے اوسکے جوابات لکہنے مین بہت طبع آزمائی کی ہے مگر تاہم

حسب تحریک بعض احباب کے

منشی دیبی پرشاد صاحب جامع منشی نتہن لال صاحب متخلص بہ بہجت قوم کایستہ سکسینہ متوطن قدیم بہوپال

خوش باش شہر ٹونک نے کتب تواریخ معتبر سے بطرق ریختہ تمام استخراج کرکے بحسن لطافت تصنیف کیا

ماہ فروری ۱۸۸۸ع

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور مین مقام لکہنو طبع ہوا

فہرست رسالہ جمیل جواب تاریخی

اشتہار

ذیل سطور مین مطبع کے ذخیرہ کتب فن تاریخ سے اسلیے درج کیے جاتے ہین کہ ہمارے قدردان ایک کتاب کی خریداری سے اور اور کتب بھی جو اس فن کی کتبخانہ مین فروخت کے لیے موجود ہین اوس سے آگاہ ہوکر توجہ فرماوینگے - ۲ - عام قیمت مجوزہ کارخانہ کتاب کے مقابل مین لکھی گئی ہے خریدتاجرانہ اور کن شرائط سے تخفیف قیمت مقررہ مین مطبع سے ہوسکتی ہے مطبع کے نام خط کتابت فرمانے سے قدردانون کو فہرست مطول جسمین ہر قسم کی کتابین موجود ہین بغیر دررود درخواست وارسال ٹکٹ ار محصول فہرست مطول ارسال ہوسکتی ہے - و شرائط تخفیف قیمت اوس فہرست سے معلوم ہونگی ❊

کتب تاریخ زبان اردو

اداے تہذیب	ا؎	تاریخ عہدنامجات واقرارنامجات وعطائے سند	عہ
اقوام الوحشیہ	۱۲	تاریخ حبد ولیه	عہ
تاریخ چین	سے	تاریخ نپولین بوناپارٹ	۱۳
تذکرۃ الکاملین	۸	سفرنامہ جناب فورسایتھ صاحب	۸
عجائبات روزگار	۸	قصص الانبیا اردو مولفہ محمد طاہر	ے

قصص الانبیا مطبوعہ مشعل طور	۷ر	تاریخ انگلستان	۷ر
تاریخ مغاوت ہند مسمی بہ محاربہ عظیم	[illegible]	وقایع نگار انگلستان	[illegible]
وقایع کیب	۳ر	مراۃ السلاطین	[illegible]
تاریخ حبیب اللہ	۸ر	ترجمہ مغازی الرسول	[illegible]
حیات افغانی	[illegible]	فتوح الشام	[illegible]
گلدستہ قنوج	[illegible]	فتوحات عجم	[illegible]
تاریخ پنجاب	[illegible]	مجموعہ ترجمہ اردو مفردات	[illegible]
سیر سیاح	[illegible]	واقدی	
تاریخ ستارہ ہند	[illegible]	ترجمہ منتخب التواریخ	
ریاض الامرا	۳ر	طلسم ہند	
الفضا کاغذ خطائی	۱۰ر	ترجمہ راجستان ٹاڈ	
تاریخ گورکھپور	۲ر	آثار الصنادید	
تاریخ مسعودی	دو پیسے	تزک جہانگیری	
تاریخ تجارت روس	[illegible]	انیس السیاحین	[illegible]
گلزار سکندری	۸ر	تاریخ گلشن پنجاب	[illegible]

بعون صناع یکین و مکان فضل خلاق زمین و آسمان

چہل جوابات تاریخی

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور مین طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خالق کائنات و رازق مخلوقات کے ضعیف العباد بندہ دیبی پرشاد خلف منشی نتھن لال بہجت تخلص شائقین علم تواریخ کی خدمتمین عرض کرتا ہے کہ ان دنونمین کہین[1] سے اکتالیس سوال تاریخی صاحبزادہ عبید اللہ خانصاحب بہادر نائب ریاست ٹونک کے پاس بطلب جواب آئی تھے ہرچند کہ اس ریاست کے اکثر عالی دماغ شخصون نے طبع آزمائی کرکے اونکے جواب لکھے اور شاید کہ کوئی سوال باقی نہین چھوڑا مگر تاہم اس ہیچمدان کو بعض بعض عنایت فرماؤن کے اصرار سے جو اوسکے حق مین تاریخ دانی کا گمان رکھتے ہین اونکی طرف متوجہ ہونا پڑا اور ہر سوال کا منشا اپنی فہم ناقص کے موافق سمجھکر اوسکا جواب کتب معتبرہ کی رو سے لکھا اور اونکی خدمت مین پیش کیا +

[1] اس بارے مین کہ یہ سوال کہان سے آئے ہین بڑا اختلاف ہے کوئی تو کہتا ہے دہلی سے آئے ہین کسیکا قول ہے کہ انجمن شاہجہانپور نے بھیجے ہین کوئی کوئی انجمن اجبوتانہ اور بنارس کا نام لیتے ہین اور یہ کہ فرستندہ کا نام بھیجے بصراحت کیون نہین لکھا میری نارسائی اور بجالت ناپرسان ہونے مین داخل ہے +

ان سوالون مین دو سوال ایسے تھے کہ اونکا منشا ایک ہی معلوم ہوا اسلیے دونون کا جواب ایکجا لکھا گیا اسوجہ سے اکتالیس سوال کے چالیس جواب ہوے اور اس مختصر رسالہ کا نام جہل جواب رکھا بزرگون سے امید ہے کہ املا اور انشا کی غلطیون کو بخیال بے استعدادی مؤلف کے درست فرماوین —

وہ سوال یہ ہین

[1] جوناگڈہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے — [2] ٹانک کون قوم تھی — [3] بیسلدیو چوہان والی اجمیر نے جو گجرات اور میواڑ کے راجاؤن پر فتح پائی تھی اسکا کچھ ثبوت بھی ہے — [4] فیروز شاہ کی لاٹ واقع دہلی پر جو ہندی کتبہ ہے اوسکا مطلب کیا ہے — [5] ٹونک کی وجہ تسمیہ کیا ہے [6] سلیمان بن داؤد اور سکندر کے سچے سچے حالات سے ایک دلچسپ انتخاب لکھو — [7] نوشیروان نے کہان سے کہان تک ملک گیری کی تھی — [8] کنفیوشس نے کیا کیا کام کیے [9] پٹھان بنی اسرائیل ہین یا نہین — [10] ہرپال سنکھلا کون تھا — [11] ہارون رشید کے وقت مین ہندوستان کا کون بید گیا تھا — [12] مامون رشید کے عہد مین سنسکرت کی کون کون کتابون کا عربی ترجمہ ہوا — [13] لکرگس کے قانون کیسے تھے — [14] نوح کے طوفان مین کسقدر آدمی غرقاب ہوے — [15] واٹرلو کی لڑائی قبل از سنہ مسیح ہوئی تھی یا بعد اور اوسکا ثبوت کیا ہے — [16] دنیا مین اول اول کون کون قوم عقلمند مشہور تھی — [17] مسلمانون کے علوم نے کہان سے کہان تک اثر پیدا کیا — [18] یونانیون نے علم کہان سے حاصل کیا تھا — [19] پارلیمنٹ کی رسم کہان سے نکلی ہے — [20] سیواجی مرہٹہ کا سوانح عمری اور حسب نسب بیان کرو — [21] سمراہس بیگم بحسب بیان انگریزون کے سب سے پہلے ہند پر حملہ آور ہوئی تھی کس ملک مین حکومت کرتی تھی — [22] چین مین عجیب چیز کیا ہے —

روس[٢٣] کی عجائبات بیان کرو۔ ہندوستان[٢٤] مین کون کون عمارتین عمدہ ہین۔ یہ صحیح[٢٥] ہے کہ فارس کے بادشاہون نے تمام دنیا مین فرمانروائی کی تہی۔ راجپوت[٢٦] کس کس چیز کی زیادہ عزت کرتے ہین۔ یہ کیونکر تحقیق[٢٧] ہوا کہ مامون رشید نے چیتور پر حملہ کیا تہا ہوالا[٢٨] کون قوم ہے۔ یورپ[٢٩] کا ملک مسلمانون کی چڑہائیون سے کیونکر محفوظ رہا۔ نراٰن[٣٠] کنبہان کسکو کہتے ہین۔ قوم[٣١] موری راجپوتون مین داخل ہے کہ نہین۔ ہند[٣٢] کو مسلمانون کے آنے سے کیا فائدہ ہوا۔ قوم[٣٣] سیسودیا نیپال مین کیسے قابض ہوئی۔ بخت[٣٤] نصر کا خواب اور اوسکی تعبیر مع ثبوت کے بیان کرو۔ ہند کی وجہ[٣٥] تسمیہ کیا ہے قطب[٣٦] نما کسنے ایجاد کیا۔ رانا[٣٧] سانگا اور رانا پرتاپ کا مختصر احوال لکہو۔ عالمگیر[٣٨] کی قلمرو کا عرض طول بیان کرو۔ دنیا مین[٣٩] بہادر شخص کون ہوگذرا ہے۔ روم[٤٠] کے قدیم بادشاہ آگسٹس کو ہند کے کس راجہ نے شوقیہ خط لکہا تہا۔ مصر[٤١] کب سے روم مین شامل ہے اور کلیوپٹرہ کون تہا۔

سوال کرنے والے نے اگرچہ ایسے ایسے متفرق سوال کیے ہین کہ جنکے جواب لکہنے کو تمام دنیا کی تاریخون کی معلومات مطلوب ہے لیکن توبہی بعض بعض سوال ایسے دلچسپ ہین کہ اونسے سائل کی عالی دماغی اور اوسکے مذاق کی عمدگی بخوبی پائی جاتی ہے بعض بعض سوال اون کے مضمون اوسکی تاریخی معلومات اور سوال کرنے کی لیاقت کوبہی ظاہر کرتے ہین اور یہ سب سوال باعتبار مناسبت کے جو ایک کو دوسرے سے ہے اسطرح پر ترتیب وار ہوسکتے ہین۔

متعلق تواریخ راجپوت - ١٣ - ٢ - ٣ - ٤ - ٥ - ١٠ - ٢٦ - ٢٧ - ٢٨ - ٣٠ - ٣١ - ٣٣
متعلق تواریخ بنی اسرائیل - ١ - چہٹی[٣٤] سوال کا پہلا حصہ - ٩ - ....

متعلق تواریخ عباسیون کے ۳ - ۱۱ - ۱۲ ۲۷ ....

متعلق تواریخ یونانیون کے ۳ چھٹے سوال کا پچھلا حصہ - ۱۳ - ۱۸ - ۱۹ ....

متعلق تواریخ تمام مسلمانون کے ۱ - ۱۷ - ....

متعلق تواریخ بابل کے - ۲۱ - ۳۴ - ....

متعلق تواریخ چین - ۱ - ۲۲ - ....

متعلق تواریخ روس - ۱ - ۲۳ - ....

متعلق تواریخ ہندوستان - ۴ ۱ - ۲۴ - ۳۵ - ۴۰ - ....

متعلق تواریخ فارس - ۳ ۷ - ۸ - ۲۵ - ....

متعلق تواریخ فرانس ۲ - ۱۵ - ۲۹ - ....

متعلق تواریخ سلاطین تیموریہ ۱ - ۳۰ - ....

متعلق تواریخ ادوم قدیم - ۱ - ۴۰ - ....

متعلق تواریخ مصر - ۱ - ۴۱ ....

متعلق تواریخ مرہٹہ - ۱ - ۲۰ - ....

سوال طبع آزمائی یا امتحان معلومات کے ۶ - ۱۴ - ۱۶ - ۲۵ - ۳۴ - ۳۳ - ۳۷ - ۳۹ ...

نوان سوال پٹھانون کی تواریخ سے بھی علاقہ رکھتا ہے جیسے [illegible] سوال [illegible] اور راجپوتون کی تواریخ سے متعلق ہے علیٰ ہذا القیاس -

مین یہ نہین کہہ سکتا کہ مینے ان سوالون کے جواب اور مضمون کو بہ نسبت [illegible] اچھے یا اچھے لکھے کیونکہ تاریخ [illegible] کوئی خیالی مضمون یا مشاعرہ کی طرح [illegible] ہر ایک کی بندش مین نئے طرز سے آوے ہان یہ ضرور ہے کہ ہر ایک واقعات [illegible]

دوسری تواریخون مین کبھی عموماً کچھ نہ کچھ اختلاف رہتا ہی ہے اس سے البتہ ایکدوسرے کی تحریر کیسقدر بیش و کم یا کبھی کچھ مختلف ہوسکتی ہے معہذا مورخ کو چند باتون کا عادی ہونا فرض ہے - اول یہ کہ جس ملک یا قوم کی تاریخ کی طرف متوجہ ہو تو سب سے پہلے اُسکے زمانہ کو تحقیق کرے اور تقلید کو چھوڑ دے کیونکہ قدیم حالات اکثر بے تحقیق لکھے گئے ہین جیسے بعض مورخ کیخسرو کے غار مین چھپنے کو سلیمان کے خوف سے بیان کرتے ہین - حالانکہ سلیمان کیخسرو سے چارسو برس پیشتر مرچکا تھا اسی طرح فرشتہ اردشیر ایرانی کو راجہ بکرماجیت کا ہمعصر بیان کرتا ہے اور یہ سراسر غلط ہے کیونکہ اردشیر سنہ ۲۲۶ع مین والی ایران ہوا تھا اور اوسوقت بکرماجیت کے سمت سے دوسو تراسی برس گذر چکے تھے —

دوسرے علم جغرافیہ کی رو سے سلطنتون کے عرض طول اور مقامات بود و باش اصناف مخلوقات کو تحقیق و تصدیق کرنا کیونکہ بغیر اسکے بادشاہون کے جاہ و جلال اور ہر ایک قوم کے طور طریق خو خصلت معلوم نہین ہوسکتی جغرافیہ تاریخ کا رکن اعظم ہے عالم جغرافیہ مورخون کی غلطیون کی تمیز کرسکتا ہے جیسے راجہ کندن لال بہادر اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ چینے تاتاریون کے حال مین دیکھا ہے کہ اونمین سے ایک نے چین پر لشکرکشی کی اور تاریخ شام مین لکھا ہے کہ ہند سے ایک بڑا لشکر وہان پہونچا اور جہاز و مرکب وغیرہ کا کچھہ ذکر نہین ہے پس عالم جغرافیہ ہرگز یقین نہ کریگا کہ یہ خبرین صحیح ہون *

ایسے ہی محمود غزنوی کی نوین مہم مین کوچون کی تعداد بہت خراب بیان کی گئی ہے جیسا فرشتہ لکھتا ہے کہ پنجاب سے پہلے وہ قنوج مین گیا اور وہان سے میرٹھ آیا اور میرٹھ سے متھرا کو گیا **

* منتخب تنقیح الاخبار صفحہ ۶ —

** تواریخ فرشتہ جلد اول مقالہ اول —

تیسرے مختلف روایتون مین ذہن اور قرائن سے غور کرکے سچ کو جھوٹ سے جدا کر لینا

چوتھے تعصب نہ ہو کہ تواریخ نویسی مین دخل دینا اور سب سے پہلے آدمیون کے نامون کے ساتھ تعریف اور ہجو کے الفاظ ایزاد نہ کرنا —

پانچوین جو حال کسی کتاب سے لینا یا انتخاب کرنا تو ذیل مین اوسکا حوالہ لکھدینا کہ یہ بات مورخ کی صداقت پر دلالت کرتی ہے —

پہلے میرا یہ بھی ارادہ ہوا تھا کہ ان سوالون کے مختصر مختصر جواب لکھکر ذیل مین اون کتابون کے حوالے لکھدون جن سے مفصل حال معلوم ہوسکتا ہے مگر اسمین عمدہ کارروائی اور حصول مطلب سائل نہ دیکھکر نا چار در گذر کی ہرچند کہ انگریزی مورخ بخوف اطناب ایسا ہی کرتے ہین اور اونکی تصنیفات مین صدہا جگہ اس قسم کے حوالہ ہوتے ہین مثلاً دیکھو فلان صاحب کی کتاب — اور فلان سوسیئٹی کا فلان رسالہ اور فلان تاریخ کا ترجمہ — اسمین یہ نقص ہے کہ جسکے پاس کتب مصرحہ ہونگی وہ تو اونکی تصنیفات سے بخوبی حظ اوٹھائے گا اور جسکے پاس نہ ہونگی وہ کوچہ مطلب سے نابلد رہے گا اور اون کتابون کا منتظر بھی —

اب مین اس تقریر کو اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ خداوند تعالی ہر مورخ کو قوت بیان اور قوت حافظہ عطا کرے کہ علم تاریخ مین صرف دو چیزین یعنی واقفیت کامل اور حافظہ کی درستی کار آمد ہوتی ہین —

آغاز کتاب

سوال

جونا گڈہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے —

جواب

یہ قلعہ معلوم نہین کہ کسنے بنایا تہا اور کون لوگ یہان رہتے تھے کیونکہ جب ایک لکڑی کاٹنے والے نے اوسکی دیوار جہاڑیون مین دیکہکر بن تہلی کے راجہ کو اطلاع دی اور راجہ نے جہاڑی کٹوانے کے بعد اس قلعہ کو دیکہا تو بہت متعجب ہوا کیونکہ یہان سے بن تہلی تک صرف پانچ کوس کا فاصلہ تہا اور باوجود اس قرب کے کوئی بھی اوس سے واقف نہ تہا یہان تک کہ بڑے بڑے مورخ اور معمر آدمی اوسکا احوال نہین بتا سکے تب راجہ نے اوسکا جونا گڈہ نام رکہا یعنی پرانا قلعہ - اور بن تہلی چہوڑکر اوسمین بود و باش اختیار کی پس رفتہ رفتہ جونا گڈہ سورت کا صدر مقام ہوگیا + پہلے سولنکھی راجون کے پاس تہا جنکو منڈلیک کہتے تھے پھر گجرات سلطان بادشاہون کے قبضہ مین آیا اور اب بابی افغانون کے پاس ہے -

سوال ۴ - ٹانک کون قوم تہی سوال ۵ - ٹونک کی وجہ تسمیہ کیا ہے -

جواب ۴ - قوم ٹانک قدیم راجپوتون مین داخل ہے وہ بوقت حملہ سکندر کے سندہ ندی کے کنارون پر آباد تہی بعد چیسلمیر کے بہاٹیون نے زابلستان سے آکر اوسکو وہان سے خارج کی تب وہ آسیر مین جاکر آباد ہوئی جب کہمان راول کے وقت مین چیتوڑ کی حفاظت کو ۲۶ قوم کے راجپوت جمع ہوئے تھے تو ٹانک لوگ بہی آسیر سے آئے تھے چند کبیشر نے پرتہی راج کی حمایت مین اس قوم کی بہادریون کا ذکر بہت کچہ لکہا ہے اور یہ اوس وقت پرتہی راج کے نشان بردار تھے شہر ٹونک بہی انہین کا بسایا ہوا ہے مگر اب یہ قوم بالکل معدوم ہوگئی ہے اسلیے ٹونک کی وجہ تسمیہ مین نئی نئی روایتین داخل کی گئی ہین ا +

جہرات سکندری اکبر نامہ ... [illegible] راجستھان -

سوال ۳

بیسلدیو چوہان والی اجمیر نے جو گجرات اور میواڑ کے راجاؤن پر فتح پائی تھی اسکا کچھہ ثبوت بھی ہے —

جواب ۳

گجرات کی فتح کا ثبوت تو یہ ہے کہ جب بالک راج سولنکھی والی گجرات بیسلدیو سے ہارا تو اوسنے ایک نوجوان عورت مع چند کرور روپیہ کے اوسکے پاس بھیجی بیسلدیو نے عورت تو رکھہ لی اور روپیہ واپس کر کے سولنکھی راجہ کو حکم دیا کہ جہان ہمنے فتح پائی ہے وہان ان روپیون کے صرف سے ایک شہر آباد کرو چنانچہ اوسنے اس موقع پر بیسل نگر نامی ایک شہر آباد کیا جو اب بھی گجرات کے شمالی حصہ مین موجود ہے + + اسی طرح بیسلدیو نے میواڑ کو فتح کر کے ایک ستون اوسکی یادگاری کا بمقام چرپاندل قائم کیا تھا مگر تھوڑا عرصہ ہوا کہ اہل میواڑ نے اوسکو اوکھاڑ ڈالا #

سوال ۴

فیروز شاہ کی لاٹ واقع دہلی کے اوپر جو ہندی کتبہ ہے اوسکا مطلب کیا ہے —

جواب ۴

اس کتبہ مین بیسلدیو اور پرتھی راج چوہان کے مسلمانون پر فتح پانے کا ذکر ہے اور لفظی ترجمہ اوسکا مسٹر ولیم جونس اور مسٹر کالبروک اور کرنیل ولفورڈ کی تصنیفات مین درج ہے #

+ + بنس بہاسکر — ٹاڈ راجستان — + ٹاڈ راجستان —

ٹاڈ راجستان جلد دوم

سوال ۶

سلیمان بن داؤد اور سکندر کے سچے سچے حالات سے ایک دلچسپ انتخاب لکھو۔

جواب ۵

اگرچہ ان دونون نامی بادشاہون کے حالات کو عرب کے مورخون نے بڑی شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے اور اون مین عجیب و غریب روایتین داخل کی ہین مگر سچ پوچھو تو ان بادشاہون کے سچے سچے حالات وہی ہین جو اسرائیلی اور یونانی مورخون نے لکھے ہین کیونکہ وہ اون کے ہموطن اور ہمقوم تھے دوسری دلیل یہ ہے کہ جیسے دیسی مورخ اپنے ممالک کے جزوی اور کلی واقعات سے واقف ہوتے ہین ویسے غیر ملک والے واقف نہین ہوتے اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہندوستان کی تواریخ سے جیسے صاحبان انگریز واقف ہین ویسے ہندو لوگ واقف نہین حالانکہ وہ خاص باشندے یہان کے ہین تو اوسکا جواب یہ ہے کہ ہندوون کو تواریخ کا اسقدر شوق نہین ہے اگر کچھ بھی توجہ کرین تو اون سے زیادہ واقفیت حاصل کر سکتے ہین کیونکہ انھون نے جو کچھ حاصل کیا ہے اوسکے ذریعہ اور سامان اونکو یہین سے ملے تھے۔

پس اس صورت مین ہم ایشیائی مورخون سے قطع نظر کر کے سلیمان اور سکندر کے حالات کو اون کے ہموطن مورخون کی تحریرات سے منتخب کرتے ہین۔

سلیمان بن داؤد کا احوال

بنی اسرائیل کی تواریخ سے مترشح ہوتا ہے کہ سلیمان اس خاندان کا تیسرا بادشاہ تھا آگے

باپ داؤد نے جو سنہ عیسوی سے ایکہزار چھپن برس پہلے ساؤل طالوت + بادشاہ اول کا جانشین ہوا تہا شہر اورسلیم کو دشمنون سے چہوڑا کر بزور شمشیر ایک بڑی سلطنت پیدا کرلی تہی اور اوسکا ایسا انتظام کیا تہا کہ فتنہ و فساد کا نام کو بھی نشان باقی نہ رہا تہا سلیمان سنہ عیسوی سے ایکہزار سولہ برس پہلے ایسی عمدہ بادشاہت کا وارث ہوکر علم اور ہنر کی ترقی مین مشغول ہوا اور فرصت وقت کو غنیمت سمجہکر ہیرام صور کے بادشاہ سے موافقت کی اور اوسکی رعیت سے تجارت کی حکمت سیکھی اور اہل فینس کی دیکہا دیکھی ممالک شرقی مین تجارت کا ارادہ کرکے ایلات اور اذیو انجیر مین آیا اور اسنے دوست ہیرام صور کے بادشاہ سے چند ملاحون کو طلب کرکے ان دونون شہرون مین لسبائے اور اون سے ایک حلقہ جہازون کا تیار کردیا اور جہازون مین عرب ہند اور افریقیہ کے سفر کے لیے سوداگری اسباب بھرے پس فینس + کے ملاحون نے اوسکو بحیرۂ قلزم کی راہ سے عرب اور افریقیہ مین پہونچایا اور ملک زنگبار مین اکثر اجناس کا مبادلہ کردیا چنانچہ اس پہلے ہی سفر مین سلیمان کو اسقدر زر سرخ حاصل ہوا کہ جسکے ۲۳ کرور بہم لاکھ روپیہ ہوتے ہین اور اوسنے اسی طرح اون دونون شہرون کے واسطے سے

+ ساؤل طالوت سے پہلے بنی اسرائیل کا کوئی بادشاہ نہ تہا یہ لوگ خدا کو اپنا بادشاہ سمجہکر اپنے قاضیون کی حکومت مین رہتے تھے۔

+ اب یہ ملک بنام پونیقیا سلطنت روم مین شامل ہو گیا ہے کہتے ہین کہ سب سے اول فن جہازرانی کو اس ملک کی لوگون نے جو کنعانی تھے ایجاد کیا تہا اور وہ اوسکو بدولت رود نیل و بحر قلزم کی راہ سے ہند عرب اور افریقیہ مین جاتے اور وہان کی چیزون کو فینس مین لاکر یہان سے چارون طرف روانہ کرتے اونکو اس قسم کی تجارت سے ایسا فائدہ ہوا تہا کہ دولت اور مالداری مین شہرۂ آفاق ہوگئے تھے۔

افریقہ عرب فارس اور ہند کی ہر طرح کی چیزین اور عیش و عشرت کے سامانون کو اورشلیم مین جمع کیے اور اسقدر دولت بہم پہونچائی کہ چاندی ٹھیکرے اور پتھر سے بھی زیادہ بے قدر ہو گئی تھی پھر اوسنے حیرام صور کے بادشاہ کے وسیلے سے کوہ لبنان کے صنوبر کی لکڑیان جو بہت مضبوط اور پاکیزہ ہوتی ہین اور بہت سے کاریگر بہم پہونچا کر عبادت کے لیے ایک ایسی ہیکل تیار کروائی جسکے عمارت دنیا کی تمام عمارتون کی نسبت عمدہ اور شاندار تھی اور اوسکی تعمیر اور آرائش مین بہت سا چاندی سونا صرف ہوا تھا +

بعدہ سلیمان نے مصر کے بادشاہ فرعون کی دختر سے شادی کی اور ایسی شہرت و ناموری پائی کہ ویسی کسی نے نہ پائی تھی کیونکہ وہ جیسا دولتمندی مین سارے بادشاہون سے زیادہ تھا ویسا ہی فہم و فراست مین سب سے بالاتر تھا اور اوسکے دولتخانہ کی حشمت بیان سے باہر تھی مگر آخر اوسکی نیکنامی بدنامی کے ساتھ مبدل ہوگئی کیلئے کہ دنیا کا یہ دستور ہے کہ جب انسان اقبالمند زیادہ ہوتا ہے تو اوسکا دل بگڑ جاتا ہے چنانچہ سلیمان نے خدا کو بھولکر کئی عورتین محلمین داخل کین اور بعض بعض غیر کفو عورتون کے خوش کرنے کو جو اونکین بت پرستی بھی کی پس خدا نے ایک نبی کی معرفت جسکا نام بعض مورخون نے سموئیل لکھا ہے فرمایا کہ اگرچہ داود کی خاطر سے سلیمان زندگی بھر سارے ملک پر بادشاہت کریگا لیکن اوسکے مرنے کے بعد بادشاہت اوسکی تقسیم ہو جائیگی اور یربعام اوسکا خادم دس قبیلہ کی حکومت کریگا چنانچہ ایسے نامی بادشاہ کی پیرانہ سالی بسبب اس معصیت کے جو اوسکی نسل پر آنے والی تھی تلخی اور رنج و قلق سے بسر ہوئی اور اوسکے مرتے ہی بنی اسرائیل کے دس قبیلہ اوسکے بیٹے رحبعام سے ناراض

+ مولانا صاحب لکھتے ہین کہ سلیمان کے مسجد ہیکل یعنی مسجد کی مورت تھی —

ہوکر ریعام کے مطیع ہوگئے جسکی بادشاہت اسرائیل کی بادشاہت کہلاتی تھی اور یہودا دو قبیلہ جو یعام کے تحت مین رہے اور اوسکی سلطنت بنام یہودیہ مشہور ہوئی اور شہر اورشلیم اوسکا پایہ تخت تھا یہ تقسیم سنہ عیسوی سے نوسو چہتر برس پہلے ہوئی تھی†

سکندر کا احوال

یونانیون کی تواریخ سے جانا جاتا ہے کہ جب فارسیون کی حملہ آوری سے یونان مین طوائف الملوکی واقع ہو رہی تھی اوسوقت مقدونیہ کے بادشاہ فلپ دویم نے ہوشیاری سے یونانیون کے خانگی فسادون مین شریکانہ دخیل ہوکر جس حیلہ اور بہانہ کے ساتھہ ہوسکا اپنا ملک بڑہایا اور یہ ارادہ کیا کہ اسی طرح کل ممالک کا مالک ہوجاے مگر اہل اتھینیہ ایک فصیح شخص دیموستھنس نامی کے ترغیب سے چند شہروالون کو متفق کرکے اپنی آزادی کی غرض سے فلپ کے مقابلہ کو گئے فلپ نے اپنے بیٹے الکزینڈر عرف سکندر کی بہادری سے اونکو شکست دیکر یونان پر قبضہ کرلیا اور یونانیون سے سپہ سالاری کا خطاب لیکر ایشیا کی تسخیر کا قصد کیا مگر قبل از روانگی اپنے بیٹے کی شادی مین ایک متعصب کے ہاتھہ سے مارا گیا اور سکندر نے اوسکی جگہ بیٹھکر یونان کی سپہ سالاری لی اور شہر سیاتیبیجان کے باشندون نے بغاوت کرکے اوسکی فوج کو بعد قتل افسرون کے قلعہ سے نکالدی تھی حملہ کرکے فتح پائی اور وہان کے باشندون کے قتل اور اسیر کرنے مین ایسی سختی دکہائی کہ اوسکی ہیبت کل یونان مین غالب ہوگئی۔

بعدہ سکندر مقدونیہ مین آیا اور اپنے دوستون کو عطاے جاگیر اور زر نقد سے نہال کرنے لگا جب پارمینو کی باری آئی تو اوسنے یہ دیکہکر کہ خزانہ خالی ہوا جاتا ہے پوچھا

† دیکہو سیر متقدمین صفحہ ۹۰ سے ۹۹ تک۔

کہ خداوند نے اسنپے لیے کیا رکھا فرمایا کہ امید تب پارمینو نے عرض کی کہ ہم لوگون کو
بہی چاہیے کہ اوسی امید پر قانع رہین پہر جو کچہ سکندر نے اوسکو دینا چاہا اوس نے
نہین لیا —

سکندر بعد فراغ امور سلطنت کے چار پانچ ہزار سوار اور تیس ہزار پیادہ کے ساتھ
ہلسپانٹ کے آب نامی سے گذر کر ستیہ مین فارسیون کے دس ہزار سوار اور ایک لاکہ
پیادہ سے مقابل ہوا اور اونکو بس پا کر کے گرانیکوس دریا سے اوتر آیا اور کوچک اشیہ
کے صوبون مین عمل کر کے تا انقضاے سرما وہان ٹہرا رہا چونکہ منجملہ اون صوبون کے
ایک صوبہ اڈا نامی ایک عورت کا تہا جسکو سکندر نے اوسکے قبضہ مین بحال رکہا اور
وہ اس عنایت کی شکر گزاری مین ہر روز لطیف کہانے اور کباب و نفیس لوزیات
سکندر کے واسطے بہیجا کرتی تہی بلکہ اپنے معزز باورچیون مین سے جو فن طباخی مین
یکتا تہے چند باورچی اوسکی خدمت مین رہنے کے لیے بہیجے مگر سکندر نے عورت کو کہلا
بہیجا کہ ہمارے یہان محنت اور پرہیز دو باورچی ایسے ہین کہ اونکو ہمارے اوستاد نے
عنایت کیا ہے محنت ہمارا ناشتا تیار کرتی ہے یعنی علی الصباح خوب ورزش کر کے کہانا
کہاتا ہون اور دوپہر کو ایسی احتیاط سے کہ شب کو بہوک لگے —

بعد انقضاے سرما کے سنہ عیسوی سے ۳۳۳ برس پہلے سکندر نے ایران کے بادشاہ
دارا کو جو خود اوسکے مقابلہ کو آیا تہا صوبہ سلیسیا مین شکست دی اور اوسکی جورو بیٹی
اور خزانون کو اپنے تحت مین لا کر اپنے طرف کے مقتولون کو بعزت تمام دفن کیا اور
زخمیون کو تسلی دیکر دارا کے حرم مین گیا اور سب کو دلاسا دیکر جلد چلا آیا اور پہر کبہی
اون کے دیکہنے کو نہ گیا تاکہ لوگ متہم نہ کرین اس امر مین اوسکو یہان تک احتیاط تہی

کر ازراہ تہدید کے حکم دیدیا تہا کہ دارا کی بی بی کے حسن و خوبی کا چرچا (جو نہایت جمیلہ و شکیلہ تھی) زینہار کوئی میرے روبرو نہ کرے —

بعدہ سکندر نے شہر صور کو گہیر کر حملہ سے فتح کیا اور وہان کے باشندون کو قتل کرکے اور یروشلیم کو جہان کے یہودیون نے بموجب مخالفت دارا کے اوسکو رسد نہ پہونچائی تھی اس ارادہ سے چلا کہ اوسکو جڑ سے کہود کر پہینک دے جب وہان پہونچا تو سردار کاہن جو فارسیون کی طرف سے حاکم تہا تمام جماعت اور قربانی ادا کرنے والے مع کل باشندون کے جو سفید لباس پہنے ہوئے تھے بادشاہ کے استقبال کو آیا اور یونانی سپاہ اور خصوصاً اہل فنیش اور سیریہ کو جو سکندر کے ہمراہ سپاہی اور یہودیون کے جانی دشمن تھے یقین تہا کہ بادشاہ اونکو بہی مثل صور والون کے قتل کرے گا مگر جب سکندر نے سردار کاہن کو سجدہ کیا تو اونکو بڑا تعجب ہوا اور پارمینو نے پوچھا کہ سب لوگ تو آپ کو سجدہ کرتے ہین اور آپ سردار کاہن کو سجدہ کرتے ہو سکندر نے کہا مین اوسکو نہین بلکہ اوس معبود کو سجدہ کرتا ہون جسکا نام اسکے تاج مین لکہا ہوا ہے اور یہ اوسکا بندہ ہے اور اسنے ایک رات جب کہ مین اس تشویش مین تہا کہ کیونکر فارس کو مغلوب کرونگا اسی لباس مین خواب مین آکر کہا کہ بے وسواس ایشیا پر عازم ہو خدا تیرا ہاتھ سنبہالیگا تجہے اہل فارس پر فتحیاب کرے گا یہ کہکر سردار کاہن کو گلے لگایا اور اور یروشلیم مین پہونچکر دستور کے موافق خدا کی قربانی دی تب سردار کاہن نے وہ عبارت جو دانیال نبی کی پیشین گوئی کے آٹھوین باب مین درج ہے یعنے یونانی سلطنت کا ایک پہلوان اہل میڈیہ (آذربائیجان) اور فارس کی متحد سلطنت کو نیست و نابود کریگا اوسکو سنائی جسے سکندر نے خوش ہوکر یہودیون کو ہستی کی

شریعت پر قائم رہنے کی اجازت دی اور سوریہ یعنے ملک شام کو مغلوب کرکے مصر کا
عزم کیا اور قلعہ غازہ کو جو مصر کی گھاٹی مین ہے جا گھیرا وہان کا حاکم بتیس نامی جو دارا
کا متوسل تھا دو مہینے تک اوسکا مقابلہ کرتا رہا آخر سکندر نے حملہ کرکے وہ شہر فتح کیا
اور اپنے زخمی ہونے کے انتقام مین وہان کے دس ہزار باشندون کے ٹکڑے
اوڑا دیے بقیۃ السیف کو مع جورو بچون کے غلام بنا کر فروخت کر دیا اور جب بتیس
روبرو آیا تو ایڑیون مین چھید کروا کر رسی پہنائی اور گاڑی مین باندھکر شہر مین گشت دیا
جس سے وہ جوانمرد ایک سخت صدمہ اوٹھا کر مر گیا اور یورپ کے مورخ سکندر کے ذمے
اس ظالمانہ حرکت کا سبب کچھ الزام لگاتے ہین —
مصریون نے جو اہل فارس کی متابعت سے برداشتہ خاطر تھے سکندر کے چلے جانے
مین کچھ روک ٹوک نہ کی یہانتک کہ وہ سب ملک مین قابض ہو گیا اور منفیس مین پہونچکر
یہ ارادہ کیا کہ تہوڑا ان کے عبادتخانہ مین بیٹھکر عبادت کیجیے وہ معبد کو جو کہ ریگستان مین
مصر سے بارہ منزل تھا چنانچہ اوسکے لشکر کو اس سفر مین نہایت تکلیف ہوئی اور تشنگی
سے ہلاکت کے قریب نوبت پہونچی اوسکا مطلب اس سفر سے یہ تھا کہ اپنے کو ادس معبود کا
بیٹا مشہور کرے یقین ہوتا ہے کہ یہ اہرادس سفر کا شاہد جو اسمین لکھا ہے کہ سکندر ریگستان تک
پہونچا —
بعد ازان جزیرہ روم کی طرف کوچ کیا اور وہان جہان دریاے نیل سمندر مین ملتا ہے
ایک قطعہ زمین جو تجارت کے لیے مناسب تھا پسند کرکے سکندریہ نامی ایک شہر آباد کیا
جو اب تک اوسکا یادگار ہے —
جو کہ اس عرصہ مین دارا نے پھر کچھ لشکر جمع کر لیا تھا اسلیے سکندر شروع بہار مین شرق

کی طرف روانہ ہوا اور شہر آربیلہ کے میدان مین جو دجلہ کے اوس پار مملکت روم مین شامل ہی صرف جنگ لڑکر فارسیون کو شکست دی دارا میدیہ کو بہاگا سکندر نے بابل کی طرف کوچ کیا اور وہان والون کو مطیع کرکے سوزہ کی طرف متوجہ ہوا وہان فارس کے بادشاہون کا بیشمار خزانہ تہا وہ سب سکندر کے ہاتھ آیا اور اوسنے دارا کے متعلقون کو وہان چہوڑ کر آگے بڑہنے کی تیاری کی کہ اس عرصہ مین مقدونیہ سے کچی ارغوانی کپڑے آئے اوسنے اونکو معہ کاریگر دارا کی مان کے پاس بہجوا کر کہلا بہیجا کہ اگر آپ ان کپڑون سے خوش ہون تو ان کے تیار کرنے کی حکمت اپنی پوتیون کو سکہا دین کہ وہ اپنے ہی ہاتہ کے کام سے جسکو چاہین گی انعام دینگی دارا کی مان نے اس بات سے آبدیدہ ہوکر کہا کہ ہاے اب گردش فلکی سے یہان تک نوبت پہونچی کہ بادشاہ مجہے کپڑا بنوانا چاہتا ہے یہ بات سکندر تک پہونچی اور فوراً آ واسطے عذر کرنے کے اوسکے روبرو گیا اور عرض کی اے امان جو کپڑا اب مین پہنے ہون میری مان بہنون کا بنایا ہوا ہے آپ میرا قصور معاف کیجیے کہ مین آپ کے ملک کے دستور سے واقف نہ تہا پہر وہ اوس سے رخصت ہوکر پرسپولیس یعنے شہر اصطخر کو گیا وہان بہی بہت خزانہ تہا یہ وہ شہر ہے جسکو تائیس نامی ایک زانیہ کے کہنے سے شراب کی مستی مین سکندر نے خود معہ مصاحب ہمیت خوان طعام اوٹہکر مشعل سے جلا دیا تہا —

سکندر وہان سے چلکر دارا کے تعاقب مین روانہ ہوا دارا کو گو کہ اوسکے لشکر نے اپنی نمکحلالی سے گرفتار نہ ہونے کی زبان دی مگر اوسکے ایک سپہ سالار نے فریب سے اوسکو گرفتار کر لیا اور بہنگام قریب پہونچنے سکندر کے زخم کاری مار کر راہ پر چہوڑ دیا کچہ دیر بعد سکندر کا ایک سپاہی وہان آیا اوسنے اوس سے پانی مانگ کر پیا اور جب ہوش مین آیا

تو کہا کہ ضرور نہین کہ سکندر سے کہون کہ میرے قاتلون سے انتقام لے اور تو اوس سے
کہیو کہ مین اپنے آپ کو اوسکا ممنون سمجھتا ہون اور اوسکی بھی شکرگزاری کرتا ہون کیونکہ
اوسنے میرے ناموس یعنی مان اور جورو اور بیٹی اور لڑکون کو بعزت تمام نگاہ رکھا ہے
معبود ہین اوسکو فیروزمند کرین اور ہفت اقلیم کا مالک یہ کہکر مر گیا اوسوقت سکندر پہونچا
اور اوسکی لاش پر زار زار رویا اور اپنے لحاف سے اوسکی لاش کو چھپایا اور صندوق
مین رکھکر اوسکی مان کے پاس پہونچا دیا کہ اپنے طریق پر مدفون کرے —

پس اسطرحسے سکندر نے چار برس کی لڑائی کے بعد سنہ عیسوی سے ۳۳۰ برس پہلے
فارس کی سلطنت پر تسلط پایا اور فارسی سلطنت بعد دوسو چھہ برس کے جو کیخسرو کے
وقت سے دارا کے زمانہ تک گذرے یونانی سلطنت مین ملگئی —

سکندر دارا کے مارے جانے کے بعد اوسکے قاتل کی تلاش کو نکلا اور بختریانہ اور
سغدیانہ سے ہوکر سیحون ندی تک پہونچا اور اسی عرصہ مین جا بجا کئی شہر بھی آباد کیے اور
پارتیہ کے اون فرقون پر جو اثناے راہ مین تھے دفعتاً چڑہکر اونکو آسانی مغلوب
کیا اور وہین دارا کے قاتل کو بھی پاکر بڑے عذاب و عقاب سے ہلاک کیا —

آخر فیروزمندی سے سکندر کے مزاج مین بہت کچھہ خودپسندی اور مغروری سمائی اور
اہل یونان سے وہ تقلیدین اور آداب جو فارسی اپنے بادشاہون کے روبرو کرتے تھے کرنی
چاہے بلکہ یہ خواہش کی کہ لوگ اوسکے سامنے بطور پرستش معبودانہ خوشبوئین جلاوین
مگر جب یہ سنا کہ اہل یونان اس بات سے ناراض ہوکر شکایت کرتے ہین اور مجکو میرے
باپ سے برا سمجھتے ہین برہم ہوکر اونکی ضرر کے درپے ہوا اور کوئی بہانہ کرکے دو امیرون
کو جو اوسکے باپ کے مشیر تھے مروا ڈالا اور ایک امیر کو اپنے ہی ہاتھ سے مارا اور ہند

کی طرف روانہ ہوا اسکا سبب کچھ تو یہ تھا کہ سپاہی جنگ وجدل مین مصروف رہکر فرصت نہ پاوین
کہ میرے مصلحت مین مخل ہون اور کچھ یہ کہ اوسنے اپنے معبودون کی داستانون مین
سنا تھا کہ جوپیٹر مین کے جسکو وہ اپنا باپ جانتا تھا دو بیٹے ملک ہند تک گئے اور یہ چاہا کہ
وہ مجھ سے افضل نہ ہون اسلیے بحر خضر سے ہوکر دریاے سندھ کے اوس کنارے پر جہان آج
شہر اٹک ہے وہان پہونچا پیشتر اوسکے آنیکے عبور ہونے کے لیے تیاری کی گئی تھی

جب تک سکندر ہند کو نہین آیا تھا تب تک اہل فرنگستان کو ہند کے صحیح حالات
مفصلاً نہین معلوم ہوے تھے کئی ایک شخص ایسے جو سکندر کے ہمراہ تھے اس غرضیت
سے کہ ذکر مین ہند کے حالات بھی جیسا اونکے فہم مین آتے قلمبند کیے چنانچہ اون کے
لکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب سکندر ہند مین آیا ملک کی یہ صورت تھی کہ ریاستین
اوسکی چھوٹی چھوٹی تھین اور قومیت کی تمیز جیسی بالفعل ہے اوسوقت بھی تھی خاصکر
برہمنون کا ذکر کرتے ہین اور گوشائیون کا جنکو حکیم برہنہ کہتے ہین —

ہند کے راجون نے سکندر کی اطاعت قبول کی مگر پورس[1] نامی ایک بادشاہ نے اوسکے
مقابلہ کے لیے لشکر آراستہ کیا جہلم ندی پر دونون کا صف جنگ مقابلہ ہوا پورس اور اوسکے
لشکر نے ہرچند کہ بہادری کی مگر فتح نہ پائی آخرکو شکست ہوئی اور پورس سکندر کے روبرو
پکڑ آیا سکندر نے اوس سے پوچھا کہ اب تیرے ساتھ کیا سلوک کرون اوسنے جواب دیا جیسا
بادشاہ کو چاہیے سکندر نے کہا کیا اور کچھ عرض نہین کرتا پورس نے کہا اسی مین سب کچھ آگیا
سکندر نے خوش ہوکر اوسکی سلطنت اوسکو پھیر دی اور اوسکے سوا ہند کے وہ صوبے بھی جنہین
سکندر نے عمل کر لیا تھا اوسکے حوالے کیے اور گنگا کی طرف جانے کا قصد کیا مگر اوسکے لشکر

[1] پورس یا پوروس کی نسبت مورخون کے مختلف خیالات ہین چنانچہ ایران اور عرب کے مورخ فوراوس کو

نے برسات کو قریب اور اپنے ملک کو بہت دور سمجھکر اور نیز یہ سنکر کہ گنگدہ دیس کا راجہ جہانند ۲۰ ہزار سوار چھ لاکھ پیادہ اور نو ہزار جنگی ہاتھی سے اوسکے مقابلہ کو آمادہ ہے آگے بڑھنے سے انکار کیا پس وہ پورب کی طرف آگے نہ بڑہا مگر پنجاب کو مغلوب کر کے جنوب رویہ چلا اور روانہ ہونے کے قبل معبودون کے شکرانہ مین بارہ قربان گاہ بنوائے جو ہر ایک لنبائی مین پچاس ہاتھ تھے ہر ایک خیمہ ایسا بلند تیار کروایا کہ اوسکے گرد کی خندق عمق مین تیس ہاتھ تھی اور چوڑائی مین چھ ہ — اور حکم دیا کہ ہر ایک آدمی اپنے ڈیرون مین پانچ پانچ ہاتھ کے لمبے پلنگ بنواکر چھوڑ دین اور گھوڑون کے اصطبل بھی ویسے ہی انداز پر تعمیر کیے اسلیے کہ لوگ سمجھین کہ سکندر اور اوسکی فوج کے لوگ طویل القامت تھے —

پھر وہ جہان کہ چناب ندی سندہ ندی مین ملتی ہے مع لشکر جہازون پر سوار ہو کر خلیج فارس تک گیا اور وہان بتون کے دیوتا کے لیے قربانی گذرانی اور سونے کے پیالے سمندر مین چھوڑ دیے اور تب یہ حکم کر کے کہ کچھ جماعت تری کی راہ سے بابل کو جاوین آپ خشکی کی اوس شہر کو متوجہ ہوا جب فرات ندی پر پہونچا تو اوس جماعت سے جو تری کی راہ سے بابل کو گئی تھی ملاقات ہوئی وہان سے مع جہازی لشکر سوزہ مین پہونچا اور دارا کی بڑی بیٹی روشنک سے شادی کی اور اوسکے منصب دارون نے بھی وہین عالی جاہ خاندان کے بیٹیون سے اوسی روز اپنی شادیان کین —

قنوج کا راجہ بتاتے ہین اونکی تصنیفات مین اوسکا نام پوریا فور درج ہے انگریزی مورخ اس بات کو نہین مانتے وہ کہتے ہین کہ سکندر قنوج تک نہین گیا راجہ پورس پنجاب کا بادشاہ تھا بعض لکھتے ہین کہ ستپکا اور کوئی اوسکو از قوم پنوار سمجھتے ہین اونکی دانست مین پورس معرب پنوار ہے —

سلہ آئینہ تاریخ نما —

سکندر نے اپنی اخیر عمر کو اپنے ممالک محروسہ کی بہبودی مین بسر کیا چنانچہ اوسنے جہازون
کی حفاظت کے لیے بندرون کی مرمت کی اور سلاح خانون کو آراستہ کیا بابل کو دارالحکومت
بنا کر اوسے تزئین اور آرایش بخشی چونکہ فرات کا پانی بندون کے ٹوٹ جانے سے کیخسرو
کے وقت مین چارون طرف پھیل گیا تھا اس سبب سے اصل ندی خشک ہو کے میدان
ڈوب گئے تھے اسنے اپنی اولوالعزمی سے چاہا کہ اوس آب رفتہ کو پھر اپنی جگہ پر لاوے
تاکہ کشتیان بدستور بلا تکلف آتی جاتی رہین مگر خلاف خواہش خدا کے کسی کام مین فیروزمندی
پانا محال ہے بابل کے ویران ہونے کے حق مین تو آگے ہی جیسا اشعیا نبی کے تیرہوین
چودہوین باب مین مندرج ہے قلم تقدیر پھر گئی تھی جسکے ناقص نکلنے سے اوس کام مین
ایسا توقف ہوا کہ سکندر کے حیات تک انجام کو نہ پہنچا اور اوسکے بعد اوسکے جانشین بھی
اپنے ہی مختلف جہات مین مشغول رہے اور کوئی بابل کی آراستگی کی طرف متوجہ ہوا —

سکندر نے چاہا کہ اپنے ملک کی مختلف رعایا کو ہم ملت اور ہم عادت و رسم کرے چنانچہ اس
مطلب کو ہمیشہ پیش نہاد رکھکر ایسے ایسے قانونون اور دستورون کے ایجاد کرنے مین
مصروف رہا جس سے وہ انجام پاوے اور اوسنے ایشیہ کے لشکر کو اس انداز پر مرتب کیا کہ
ہر جماعت مین بارہ بارہ سپاہی فارسی اور چار چار یونانی آپس مین ملے جلے رہین یقین ہے کہ
اگر چند روز اور بھی سکندر کی حیات مستعار وفا کرتی تو اوس رنج اور مصیبت کے مکافات
مین جو اوس سے خلق کو پہنچا تھا رفاہیت اور آسایش اوس سے خلق کو پہنچتی مگر اوسنے
جب اون تدبیرون کے انجام دینے کی زحمت سے فرصت پائی تو جیسا کہ لڑائیون کے رنج
اور مصیبت سے فرصت پا کر عیش و عشرت سے اپنی تفریح طبع کرتا تھا ویسا ہی اب عیش و عشرت
اور عیاشی و مستی مین اکثر اوقات اپنے عمر عزیز کے بسر کرنے لگا اور ایسے کہ بابل کے

اوس سے کہا تھا کہ تیری عمر دراز نہ ہوگی اسکا غم ہمیشہ دل مین رکھتا تھا اور میکشی کی طرف بیشتر مائل تھا تاکہ اوسکے سرور مین اپنے دل کا کھٹکا فراموش کرے چنانچہ ایک دن جشن نوروز کی نوشا نوشی کی حالت مین اوسنے ایک ایسا پیالہ پیا کہ جسمین قریب چار سیر کے شراب آتی تھی منگوا کر دو مرتبہ پیہم پیا اور پیتے ہی بیہوش ہوکر گر پڑا اور گیارہ دن کے بعد اوسی حرارت مفرط سے مرگیا —

اس حادثہ سے تمام یونانی اور فارسی غمناک ہوے اور کوئی ایسا نہ تھا کہ جسنے اوسکی ماتم مین گریہ وزاری نہ کی دارا کی مان بھی جسنے اپنے باپ اور شوہر اور بھائی اور بیٹے کے مرنے مین صبر کیا تھا سکندر کے غم مین کھانا پینا ترک کر کے مرگئی اہل بابل نے اوسکی میت کو اپنے طریق پر مومیا کیا اور اوسکی تجہیز و تکفین کی تیاری ایسی شان و شوکت اور تکلف سے کی کہ اوسے بابل سے سکندریہ مین لیجانے اور خاک کو سونپنے تک دو برس گذرے اور وہان اوسکا مقبرہ نہایت عظیم الشان بنایا —

سکندر نے سمبہ وجہہ بارہ برس سلطنت کی اور ۳۲ برس کی عمر پائی سکندر کے مرنے سے چہ برس تک اوسکے امیر آپسمین لڑتے رہے سکندر کا بیٹا جو اوسکے بعد تولد ہوا تھا مع والدہ اور سپوہی کے اوسی لڑائی مین مارا گیا اور اوسکی سلطنت بموجب پیشین گوئی دانیال نبی کے چار حصون مین منقسم ہوئی تفصیل اونکی یہ ہے —

نام حصہ	نام جو مشہور تھا	نام قابض
ملک مصر جسمین لیبیا اور سیوریہ تھا	مصر	بطلیموس

یہ سکندر کا سب حال سیر متقدمین سے لیا گیا ہے اور اوسمین بعض بعض جگہ آئینہ تاریخ نما اور راشمن اور تاڈ راجستان کی روایتین بھی داخل ہین —

نام حصہ	نام جو مشہور تھا	نام قابض
ایشیا	سریا	سلیوکس +
ملک تھریس	سله	لیسیاکوس
مقدونیہ و یونان	سله	کساندر

سوال ۳

نوشیروان نے کہان سے کہان تک ملک گیری کی۔

جواب ۳

مشرق مین سند بلوچستان تک شمال مین فرغانہ تک مغرب مین روم تک۔ چین اور خطا کی اطاعت جو شاہنامہ وغیرہ مین درج ہے وہ وہان کی تاریخون سے ثابت نہین ہوتی گو کہ چین کی تواریخ مین نوشیروان کا ذکر آیا ہے مگر وہ چین سے کچہ علاقہ نہین رکہتا۔

سوال ۴

کیخسرو نے کیا کیا کام کیے۔

جواب ۴

کیخسرو بموجب تواریخ فارسیون کے ایران کے بادشاہ کیقباد کا پوتا تہا اور اوسنے اپنے باپ سیاوش کے معاوضہ مین جو باپ سے ناراض ہوکر افراسیاب بادشاہ توران کے پاس چلا گیا تہا اور افراسیاب نے اوسکو مارڈالا تہا بعد محاربات عظیم کے افراسیاب کو شکست دیکر پکڑا اور اپنے دادا کیقباد کے روبرو قتل کیا کیقباد نے اوسکو سلطنت حوالہ کی بعد حکومت شصت سالہ ایک نازنین

+ سلیوکس کی سلطنت ڈہائی سو برس رہی اوسنے بابل کو اپنا پایہ تخت قرار کیا تہا مگر جانشینون نے شہر انطاکیہ مین تخت گاہ مقرر کیا الاخیر

سله دیکہو تاریخ الفنسٹن اور برنیر صاحب کا سیاحت نامہ — سله دیکہو تاریخ چین تصنیف کارکرن —

بالکل غائب ہوگیا *
انگریزی مورخون نے کتاب توریت اور یونانیون کی روایتون سے کیخسرو کا حال اس طرح پر لکہا ہے کہ میدیہ یعنی آذربائیجان کے بادشاہ استیاجیس نے جسکو مقدس کتاب مین اہازویرس لکہا ہے اپنی بیٹی ماندانہ کو کمبیس یا سیوش (سیاوش) کے ساتھہ بیاہی اوس سے کیخسرو جو سلطنت فارس کا بانی تہا تولد ہوا اہل میدیہ اور فارس کی تاریخ اوسیوقت سے ملی جلی چلی آتی ہے

کیخسرو کے عہد مین فارس کی سلطنت ہلسپانٹ کی آب نامی سے سندہ ندی تک دوہزار آٹہ سو میل لمبائی مین اور چوڑائی مین بحر کسپین سے عربی خلیج تک تمام اون خطون پر جو اب ملک روم اور دیار عجم کہلاتے ہین مشتمل تہی ان امر کا بیان کرنا کہ آب وہوا کا اختلاف ایسی وسیع سلطنت مین بہت تہا ضرور نہین فارس کوہستان ہے اور وسے خطے جو اوسکے شمال مین ہین بہ نسبت دوسرے خطون کے سرد ہیں جنوب کی طرف حرارت زیادہ پانی کم اور کہین ایک ریگستان اور کہین زرخیز زمین اور خوش آب وہوا ہے

اگرچہ اہل فارس قدیم سے آتش پرست تہے لیکن زردشت نے اوس عبادت کو نئی وضع سے شوکت کے ساتھہ رونق دی

ایسا جانا گیا ہے کہ کیخسرو سے پہلے اہل فارس اکثر میدیہ کے باجگذار رہتے تہے مگر اپنے فرقہ کے رئیس کے عمل مین رہتے تہے کیخسرو کا باپ کمبیس عالی خاندان تہا اوسوقت تمام اہل فارس بارہ چہوٹے قبیلے تہے وہ گنتی مین فقط ایک لاکہہ بیس ہزار آدمی تہے مگر عالی ہمت اور مشاق سپہگری اور کیخسرو سے شکوہ سردار کے محتاج تہے کہ جسکے ذریعہ

* دیکہو شاہنامہ روضۃ الصفا وغیرہ

سے سلاطین کے درمیان ایک نامدار رتبہ کو پہنچے ہین
کیخسرو وجیہ اور نیک ذات تھا اوسنے بارہ برس تک فارس کے دستور پر ایک عفت اور
پرریاضت تربیت پائی اور پھر اپنی مان ماندانہ کے ہمراہ اپنے نانا استیاجیس والی آذربائجان
کے پاس جاکر دلیری اور خوش خلقی سے آپ کو ہردل عزیز کیا اور گو وہان سب طرح کے
عیش و عشرت کا سامان مہیا تھا مگر کیخسرو نے اوسمین دل نہ لگایا اور جب سولہ برس کا ہوا
تو شاہ بابل کے مقابلہ مین جو میڈیہ پر حملہ آور ہوا تھا اپنی مردانگی دکھا کر فارس مین آگیا
اور چالیس برس کی عمر تک وہان رہا اس عرصے مین استیاجیس مر گیا اور سیکزیرس اوسکا
بیٹا آذربائیجان کے تخت پر بیٹھا بابل کے بادشاہ نرگلسا نے اہل میڈیہ اور فارس کے
ایک گروہ ہوجانے سے متردد ہوکر ملک لدیہ کے دولتمند بادشاہ کریسوس نامی کی مدد سے
بابل پر لشکرکشی کی کیخسرو فارس سے اپنے ماموں کی مدد کو آیا تین برس فریقین مین
خونریزی ہوتی رہی آخر بابل کا بادشاہ نرگلسا مارا گیا اور کریسوس لدیہ کو بہاگا کیخسرو نے
اس فتحیابی کے غنائم سے گہوڑے تو خود لے لیے اور باقی اموال ماموں کے حوالہ کیے
پھر دونون ماموں بہانجے سلطنت اشوریہ کے شہرون اور قلعون کو لیتے ہوئے بابل
کے قریب جا پہنچے اور لبنی طوس عرف بلسازار جو نرگلسا کا جانشین ہوا تھا خوف زدہ
ہوکر کریسوس کے پاس گیا اور اوسکی مددگاری مین ایک بڑی فوج یونان اور کوچک آشیہ
سے جمع کرکے واسطے فتح میڈیہ کے لایا مگر کیخسرو نے سبقت اختیار کرکے ایک ہی دفعہ
جنگ مین اونکو شکست دی اور شہر سارڈس کو لیکر کریسوس کو پکڑا اور اوسکی سلطنت کو اپنے
ملک مین شامل کی اور کوچک آشیہ کی سلطنتون کو مغلوب کرکے میڈیہ اور فارس کو گیا اور
اون کو بہی فتح کرکے اشوریہ مین ہوتا ہوا بابل مین آیا اور لبنی طوس کو جب باہر آکر

لڑا تہا شکست دیکر شہر کا محاصرہ کرلیا جو کہ اوس شہر مین بیس برس کی خوراک کا ذخیرہ تہا اور شہر پناہ کی دیوار بہت بلند تہی اور شہر کے اندر کہیتی ہوتی تہی اسلیے دو برس تک ساری تدبیرین اوسکی ضایع گئین آخر اوسنے فرات ندی کا جو شہر مین ہوکر نکلی تہی بند توڑکر اپنے لشکر کو شہر مین داخل کیا اور عین اوسوقت مین کہ تمام شہر والے مع بادشاہ کے عید کی تقریب سے نشہ مین مست پڑے تہے تیغ رانی کی اور بادشاہ کو مع اوسکے ارکان دولت کے قتل کرکے بابل مین قبضہ کرلیا دو برس بعد کیخسرو کے والد اور ماموں نے وفات پائی اور کیخسرو جو اونکا سپہ سالار رہتا بالاستقلال ایسی سلطنت کا بانی ہوا جسکا طول بحر یونان سے سندہ ندی تک تہا اور غالب ہے کہ ایسی بڑی اور کوئی سلطنت اوسوقت دنیا مین نہ دیکہی گئی ہو —

کیخسرو نے اپنے جلوس کے اول برس یہودیون کو جو ستر برس تک بابل کی غلامی مین رہے تہے آزاد کرکے حکم دیا کہ اپنے وطن یعنی اورسلیم مین جاکر اوسکو از سر نو آباد کرین اور ہیکل بنا دین —

کیخسرو نے سات برس سلطنت کی اور اوس ملک وسیع کے بندوبست کو جسکو اوسنے اپنی ہی تلوار سے فتح کیا تہا ایسی پایداری اور ہمواری بخشی کہ باوجودیکہ اوسکے جانشین نارسا اور بے تدبیر تہے تو بہی اوس درستی اور انتظام کے سبب جو اوسنے ریاست کے باب مین کیا تہا وہ سلطنت دو سو برس تک قائم رہی اور بعد ازان یونان مین شامل ہوگئی جیسا کہ سکندر کے احوال مین لکہا گیا مورخ کہتا ہے کہ کیخسرو[1] کی حمد و ثنا علی العموم سب نے کی ہے اور اوسکے نام نے توریت انجیل اور یونانی شعرا اور ایشیہ کے مورخون سے بہی اشتہار پایا ہے +

[1] یونانی اور انگریزی مورخ فارس کی سلطنت کا بانی کیخسرو کو بتاتے ہین اور اوسکے بزرگون کو

سوال ۹

پٹہان بنی اسرائیل ہین یا نہین —

جواب

پٹہانون کے مورخ تو بالاتفاق اونکو بنی اسرائیل لکہتے ہین اور اون کے نسب کا سلسلہ یعقوب پیغمبر سے ملاتے ہین جسکا لقب اسرائیل تہا مگر بنی اسرائیل کی تواریخ سے کچہ اسکا ثبوت نہین ملتا کیونکہ اول تو بنی اسرائیل کی زبان پشتو نہ تہی جو عموماً کل افغان بولتے ہین لارڈ الفنسٹن نے جو مشہور مورخ گذرا ہے پشتو اور عبرانی زبانون کے ملانے مین بہت کوشش کی مگر ایک لفظ بہی مطابق نہوا — دوسرے بنی اسرائیل کے نام ایسے نہ تہے جیسے کہ افاغنہ کے نسابون نے لکہے ہین تیسرے بنی اسرائیل کی تواریخ سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ ساؤل بادشاہ کی نسل مین کوئی شخص بنام افاغنہ پیدا ہوا ہے جس سے افغانون کا سلسلہ چلا —

بعض مورخون نے افغانون کو قبطی لکہا ہے اور یہ روایت کی ہے کہ جب فرعون

جنہین فارسی مورخون نے پشت بہ پشت بادشاہ لکہا ہے اپنے گروہ کے رئیس اور بابل اور آذربائیجان کے خراجگذار بیان کرتے ہین اونکی روایت کے بموجب فارس مین اسقدر بادشاہ ہوے کیخسرو یعنی سایرس کمبیسیس پسر کیخسرو — دارا یوس یعنی گشتاسپ کے بعد یعنی تخت پر بٹہایا گیا زرکسیز پسر گشتاسپ دارا —

غرضکہ دوسو چہہ برس بعد سکندر کا عمل فارس مین ہوا اور سو برس تک اوسکے جانشین قابض رہے بعد آرسیس یعنی اشک نے انٹی اوکس روم کی اطاعت چہوڑکر ایک سلطنت قائم کی جو بنام اشکانیہ ۴۷۵ برس تک قائم رہی اور آخری بادشاہ اوسکا اہل روم سے لڑکر مارا گیا تب آردشیر نے جو کیخسرو کی نسل سے تہا ۲۲۶ء مین پہر فارسیون کی سلطنت قائم کی جو ۶۳۲ء مین مسلمانون کے ہاتہ سے ختم ہوئی — ۲ سیر متقدمین —

شاہ مصر موسی پیغمبر کے معجزہ سے مع قبطیون کے دریاے نیل مین غرقاب ہوا اوس وقت بقیہ قبطی وہان سے بہاگ کر کوہ سلیمان توابع ہند مین آرہے قبائل افغان اون کی ذریات ہین —

فارسی مورخ افغانون کو یہودیون کی نسل سمجہتے ہین اور جہانگیر بادشاہ کے روبرو بہی شاہ عباس داراے ایران کے ایلچی نے دربارہ اصلیت افاغنہ یہی کہا تہا +

انگریزی مورخ کہتے ہین کہ قیس عبدالرشید پٹہانون کا مورث اعلی ایک مجہول شخص تہا جسنے مسلمان ہوکر آپکو بنی اسرائیل مشہور کیا یا اوسکے بعد اس قوم کے مورخون نے یہ فقرہ اون کے نسب نامہ مین داخل کردیا +

جیسلمیر کی تواریخ سے ایسا پایا جاتا ہے کہ پٹہان قبل از قبول اسلام یادو راجپوت تہے مگر جب وہ مسلمان ہوگئے تو مورخون نے اونکو یہود بنا دیا یادو اور یہود مین تہوڑا ہی تفاوت ہے اسیطرح غوریون کو گوڑ راجپوت بتاتے ہین +

چونکہ افغانستان مین پہلے ہندو آباد تہے اور اب تک اونکی مذہبی مورتین اور عمارتون کے آثار اور سکہ وغیرہ وہان کی زمین اور پہاڑون سے نکلتے ہین اسلیے عجب نہین کہ جیسلمیر والون کا قول صحیح ہو —

سوال ۱۱

ہرپا سانگہلا کون تہا —

جواب ۹

ہرپا قوم سانگہلا سے ہار وارین ایک شہر ہے اور راجپوت تہا سانگہلا ایک شاخ ہے ہارون کی

+ مجمع افغانی وحیات افغانی — + تاریخ الفنسٹن حیات افغانی — + تاریخ راجستان جلد دوم —

تاریخون مین اوسکی بہادری سخاوت اور ریاضت گری کے بڑے بڑے اوصاف لکہے ہین مگر چونکہ وہ سپاہی بہی تہا اور عابد بہی اوسکا سدابرت بارہون مہینے جاری رہتا تہا اور وہ اپنے بہالے سے بیماریون کی مدد کیا کرتا تہا اوسنے اپنی عمر عبادت مین بسر کی یا جنگ وجدل مین جو کہ ازحد سخاوت پیشہ تہا اسلیے جب پہر حملہ آور ہوتا تہا فتح پاتا تہا دعا اوسکی تیر بہدف تہی اوسکے اخلاق قابل تسخیر تہے سمت پندرہ سو کے قریب گہلوتون نے راٹہوڑون سے راج چہین لیا تہا اور راو جودہ بانی جودہ پور ملک وہان سے کہو کر ہرپال سنکلا کے پاس پناہ گیر ہوا تہا ہرپال نے اوسکو بہت دنون تک اپنے گہر مہمان رکہا اور آخیر کو مدد کرکے ماڑوار کا ملک اوسکو پہر دلادیا +

سوال ۱۱

ہارون رشید کے وقت مین ہندوستان کا کون بید گیا تہا۔

جواب ۱۱

مانک اور شالا یہ دو بید گئے تہے + جام جہان مین لکہا ہے کہ ہارون رشید صرف بیدون کی دوا کہاتا تہا ++ نگارستان مین اون بیدونکے عجیب عجیب معالجے لکہے ہین ++

سوال ۱۲

ہارون رشید کے عہد مین سنسکرت کی کون کون کتابون کا عربی ترجمہ ہوا۔

+ ٹاڈ راجستان جلد اول روزنامچہ مصنف۔

+ اخبار لارنس گزٹ میرٹہ مطبوعہ ۲ ستمبر ۶۹ء۔

++ جام جہان نما جلد اول۔

++ نگارستان

جواب ۱۱

ایک قرابادین اور ایک کتاب خاصیت سمیات کا اور ایک زیچ گنت یعنی جبر و مقابلہ کا عربی ترجمہ ماموں رشید کے وقت میں ہوا ++

سوال ۱۲

لیکرگس کے قانون کیسے تھے —

جواب ۱۲

لیکرگس یا لائی کرگس ملک اسپارٹہ واقع یونان کے بادشاہ کا بھائی تھا اوسنے اپنی رعایا میں اتفاق اور حب الوطنی کے جوش پیدا کرنے اور درشت مزاجی اور نہایت درجہ کی جفاکشی اور سپاہیانہ پیشوں کے اوٹھانے اور فضول باتون اور عیش و عشرت کے تکلفات اور طمع و حرص کے وسائل اور حسد و بغض کے سامانون اور سستی و کاہلی وغیرہ عیبون کے مٹانے کے لیے چند عجیب و غریب قانون ایجاد کیے تھے جنکے رواج پانے سے ملک اسپارٹہ کی شان و شوکت سو برس تک روز بروز ترقی پاتی رہی اور سات سو برس وہ قانون جاری رہے —

لیکرگس نے قبل از اجرائے ان قانونون کے تجربے کی غرض سے مختلف ملکون میں سفر کیے تھے اور وہان کے مختلف قانونون کو دیکھ بہالکر ایک عمدہ معلومات قانون بنانے اور اونکے اجرا کرنے کی لیاقت پیدا کی تھی —

اول لیکرگس نے بادشاہ کے اختیارات اور رعایا کے حقوق محدود رکھنے کے واسطے ایک محکمہ قائم کیا جو بروقت بے اعتدالی بادشاہ کے رعایا کی جانب داری کرتا تھا

+ اخبار لائل گزٹ میرٹھ مطبوعہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۹ء — اہل عرب جو دعویٰ کرتے ہین کہ علم جبر و مقابلہ ہمنے ایجاد کیا غلط ہے

اوسوقت اس ملک مین دو حاکم اٹھائیس سنٹر کل تیس ممبر تھے بعدہ اونہنے محتاجون کی پرورش اور اہل مقدور کو درجہ مساوات مین رکھنے کے واسطے تمام اراضی خالصہ سرکاری اور پھر کل باشندون کی تعداد کے موافق اوسکے برابر برابر حصہ کر کے اونکو تقسیم کر دیے اس ترکیب سے لوگون سے چھوٹائی بڑائی کا امتیاز جاتا رہا اور سب کی جائداد اور آمدنی یکسان ہو گئی بعد تقسیم جائداد غیر منقولہ کے کانگرس نے منقولہ جائداد یعنی سونے چاندی کو اسی طرح تقسیم کرنا چاہا مگر چونکہ سونا چاندی لوگون کو جان کی برابر عزیز ہوتا ہے اور اوسکا برابر تقسیم کر دینا بھی ایسا آسان نہ تھا اسلیے سونے چاندی کی سخت اوٹھا دینے کو روپیہ پیسہ اور اشرفی کا رواج بند کر دیا اور بجائے اوسکے لوہے کا سکہ ایسا وزنی اور کم قیمت جاری کیا کہ کوئی اوسکو جمع نہ کر سکے کیونکہ دس مانیاس کے ٹکسال سے گھر تک لانے کے واسطے ایک بڑا چھکڑہ مع دو بیل کے درکار ہوتا تھا اور رکھنے کے واسطے ایک کوٹھا ۔ اگر حساب کرو تو دس مانیاس کے کل دو سو روپیے ہندوستانی ہوتے ہین ۔

اس سکہ کے جاری ہونے سے مال اور دولت کا لالچ لوگون کے دل سے جاتا رہا اور ساتھ ہی اوسکے تمام بیفائدہ فن جنکا رواج روپیہ کی کثرت سے ہوتا ہے خودبخود موقوف ہو گئے ۔

اب کانگرس کو کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے کے تکلفات کے کھونے اور بجائے اوسکے کفایت شعاری اور سادہ پوشی کے مروج کرنے کی فکر ہوئی پس اوسنے ایک فہرست ضروری اور سادہ کھانون کی تیار کر کے حکم دیا کہ سب لوگ بادشاہی باورچیخانے مین باہم مل جلکر کھایا کرین اور جو کوئی امیر یا غریب اپنے گہر کھانا کہانے لگا اوسکو سزا ہوگی

چنانچہ اجیس بادشاہ کو اس قصور پر سزا دی گئی کہ جب وہ مہم سے آیا تو اوسنے اپنی بی بی
کے ساتھ کھانا کھایا تھا ـ

یہ بھی کسی کو مقدور نہ تھا کہ اپنے گھر میں کچھ عمدہ کھانا کھا کر جلسہ عام میں شریک ہو کیونکہ ایک دوسرے کا نگران رہتا تھا کہ اسنے پیٹ بھر کھایا نہیں اگر کوئی کچھ کم کھاتا تو اوسکو یوں ملامت کرتے کہ یہ نازک مزاج تکلف پر مرتا ہے اور یہاں کا کھانا اسکو پسند نہیں آتا کھانے کا یہ دستور تھا کہ ہر میز پر پندرہ آدمی بیٹھتے تھے اور ہر شخص کو ہر مہینے میں ۱۳ سیر آٹا ڈھائی سیر پنیر سوا سیر انجیر اور اٹھ پیمانہ شراب کے دینے پڑتے تھے اور کچھ نقدی واسطے پکوائی کے ـ عمدہ غذا امام اللحم تھا تمام آدمی خصوصاً عمر رسیدہ لوگ اوسکو بہت پسند کرتے تھے کھانے پینے کے وقت اچھی اچھی باتیں ہوتی تھیں اور یہ التزام تھا کہ کوئی کلمہ ایسا زبان پر نہ گذرے جس سے کسی کو رنج پہونچے بلا سبب کوئی گفتگو کسیکو ناگوار گذرتی تھی تو اوسیوقت موقوف کیجاتی ـ

لیکن لوگ اوداری سے طور پر کھاتے تھے کہ خوان سالار انکو دروازہ دکھا کر کہتا تھا کہ کچھ یہاں زبان سے نکلے وہ اس دروازے سے باہر نہ نکلے ـ

ایک دفعہ ڈالیجیس بادشاہ اس عام جلسہ میں شریک ہوا تھا اوسنے برخلاف سب کے تمام کھانوں کو بدمزہ پایا تب باورچی نے عرض کی کہ جب تک فضلے تحلیل ہوں اور بدن پسینہ پسینہ نہ ہو جاوے اور بھوک غالب نہ ہو تب تک کھانے پینے کا مزہ نہیں آتا اور حضور کا یہ حال ہے کہ تھوڑی محنت بھی گوارا نہ کی اور کھانے کے لیے بیٹھ گئے ـ

لائی کرگس اپنے قانونوں کے جاری کرنے میں یہاں تک سرگرم تھا کہ جب ایک امیر نے کھانے پینے کے طریقے سے ناراض ہو کر اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالی تو اوسنے کچھ پرواہ نہ کی بلکہ

اوسکی چشم نمائی سے صاف چشم پوشی کرگیا اگر وہ چاہتا تو اوسکو طرفۃ العین مین خاطرخواہ سزا دے سکتا تھا —

لائی کرگس نے رعایا کو حب الوطن اور جنگی لیاقت سکھانے کے لیے یہ حکم دیا کہ اون کے بچے ان باپ کی نسبت گورنمنٹ سے زیادہ علاقہ رکھتے ہین اور اونکی تعلیم و تربیت کے واسطے جداگانہ قاعدے مقرر کیے جب کسی کے بچہ پیدا ہوتا تھا تو ہر قوم کے عمدہ عمدہ آدمی اوسکو بغور دیکھتے اور جانچتے تھے اگر وہ اونکی تشخیص مین جوڑ بند کا مضبوط اور چاق ٹھہرتا تھا تو اوسکو لے آتے تھے اور فالتو زمین کے نو ہزار حصون مین سے ایک حصہ اوسکے نام لکھتے تھے اور اگر اوسکو ایسا کمزور دیکھتے تھے کہ اوسکے قوی اور تندرست ہونے کی امید نہوتی تو اوسکے مارنے کا فتوی دیتے تھے —

لڑکون کی تعلیم مین بھی انوکھاپن تھا چنانچہ اونکو سکھاتے تھے کہ جیسا کھانا حاضر ہو اوسی کو کھالیا کرین تنہائی اور اندھیرے مین نہ ڈرین رونین چلائین نہین اور غصہ اور بدمزاجی کی عادت نہ ڈالین چنانچہ ان تعلیمون کے پورا کرنے کے واسطے اونکو ننگے پانو پھراتے تھے کھردری کھاٹون پر سلاتے تھے گرمی اور جاڑے مین صرف ایک کپڑا پہناتے تھے ساتوین برس جماعت مین داخل کرتے تھے اوسوقت ایک قانون سب پر جاری ہوتا تھا جسکا ایک بڑا مقصد یہ تھا کہ گورنمنٹ کی اطاعت کو یہان تک مقدم سمجھین کہ جو کچھ اون سے کہا جاوے بلا عذر اوسپر عمل کرین —

اوستادون کا یہ عالم تھا کہ کھانے پینے کے وقت بھی لڑکون سے تعلیم کی چھیڑ چھاڑ کرتے جاتے تھے مثلاً اون سے پوچھتے کہ شہر مین کونسا آدمی متین ہے اور اس مقدمہ مین تمہاری کیا رائے ہے لڑکے اوسی وقت مختصر لفظون مین جواب عرض کرتے تھے

اور یہ طاقت اونکو ایک خاص قسم کے محاورے کے عادی کیے جانے سے ہوتی تہی
وہ یہ تہا کہ تہوڑے لفظون مین بڑا مطلب ادا کیا جاوے یا قلم سے لکہا جاوے کیونکہ
لائی کرگس کو تقریر مختصر اور بیان مطلب خیر سے انس تام تہا —

وہان علم ادب کی تعلیم بقدر ضرورت دی جاتی تہی اور پہر سواے فنون جنگ اور رسوم
اطاعت کے اور کسی علم و ہنر کی تعلیم نہ ہوتی تہی —

لڑکون کو علم کے علاوہ محنت اور تکلیفون کے عادی کرنے کی غرض سے اجازت تہی
کہ بڑے بڑے مکانون اور باغون مین کہانے پینے کی چیزین ایسی ہوشیاری سے چورا وین
کہ دوسرے کو خبر نہ ہووے اگر کوئی پکڑا جاتا تو اوسکو اس قصور پر سزا دیجاتی کہ ہوشیاری
سے کام کیون نہین کیا —

ایک دفعہ ایک لڑکے نے لومڑی چورائی اور اوسکو دامن کے نیچے چہپالی لومڑی اوسکا
پیٹ سپہاڑتی رہی اور وہ ویسا ہی کہڑا رہا یہان تک کہ اوسنے اوسکا کام تمام کیا مگر اوسنے
دم نہ مارا اور بد نامی گوارا نہ کی —

اس اجازت سے یہ مقصد تہا کہ ہیار نہ والے داو گہات مین پورے ہو جاوین اور تہوڑی
اوقات پر بسر کرین اور خود کما وین اور جفا کشی کے عادی رہین اور لڑائیمین کام دین
اسپارٹا مین ایک تیوہار مقرر تہا کہ جسمین لڑکون کے ننگے بدنون پر اونکے
مان باپ کے روبرو کوڑے لگتے تہے جو اس بے رحمی کی حرکت مین اکثر لہولہان ہو جاتے
تہے اور بعض بعض مر بہی جاتے تہے مگر کوئی اُف نہین کرتا تہا اور مان باپ کے
جگر کو دیکہیے کہ وہ ہر چوٹ پر لڑکون کو شاباش کہتے تہے —
لائی کرگس کے قانونون سے شہر والون کے دلون مین حب وطن اور رفاہ عام کے ولولے

استغراق ہو گئے تھے کہ وہ اپنی ہستی کو اپنے ذات کے واسطے نہ سمجھتے تھے بلکہ اس بات پر جمے ہوئے تھے کہ ہم رفاہ خلائق کے واسطے پیدا ہوئے ہین اور خدا کو ہماری پیدایش سے صرف رفاہ عام مقصود ہے اس خیال نے نفاق اور نفسانیت کو اونکی طبیعتون سے کہو دیا تہا اور حسد کا کام باقی نہ رکہا تہا چنانچہ پدارٹیس نامی ایک ذی رتبہ شخص جب کسی قوم پر منتخب ہوا اور تین سو آدمیون کے جو عمدہ اور منتخب تہے شمار ہوا تو اوسنے اوس وقت کمال رضامندی سے کہا کہ نہایت شکر کا مقام ہے کہ اسپارٹہ مین تین سو آدمی مجہ سے زیادہ قابل اور ہوشیار ہین۔

لائکرگس نے جب دیکہا کہ میرے قوانین سے بہلائی کو بخوبی ترقی ہوئی اور برائی کو تنزل۔ تو اوسنے بیگانہ لوگون کو اپنے شہر مین آنے اور اپنے آدمیون کو غیر شہرون مین جانے کی قطعی ممانعت کی تاکہ اون کے ملنے جلنے سے عیاشی اور اوباشی کا دخل ان نئے ضابطون مین نہ ہووے۔

فی الجملہ اوسکے اور اوسکے لوگون کے تمام کاروبار لڑائی کے کامون کے لیے تہے اور وہ فنون جنگ اور ہتہیارون کی کارفرمائی مین مشاق بہی ایسے ہی ہو گئے تہے کہ اوس وقت دنیا کی کوئی قوم اون کے برابر لڑنے بہڑنے اور ہتہیار چلانے والی نہ تہی اونکا عام مسئلہ یہ تہا کہ جہان کہڑے ہونا کہڑے رہنا مرنا یا مارنا مگر فوجون کی کثرت سے منہ نہ موڑنا جب گشتاسپ کے بیٹے ورکسیز نے تین لاکہ فوج سے یونان پر حملہ کیا تہا تو وہان کے تین سو سپاہی ایسی مضبوطی اور دلیری سے لڑے تہے کہ تین لاکہ کے دانت کہٹے کر دیے تہے اور کسی نے بہی منہ نہین پہیرا تہا ایکدفعہ اسپارٹا کے ایک شاعر نے یہ مضمون باندہا کہ آدمی کے حق مین ہتیار ڈالدینا جان عزیز کے کہو دینے سے بہی بدتر

اسپر وہ اوسی وقت شہر سے باہر نکالا گیا۔

اسکی اور بہت مثالین تواریخ مین موجود ہین چنانچہ ایک عورت نے اپنے بیٹے سے یہ بات کہی کہ ڈھال لگائے ہوئے آنا یا ڈھال پر پڑکر۔ اور ایک عورت نے جب یہ سنا کہ اوسکا بیٹا لڑائی مین کام آیا تو کمال بے پروائی سے کہا کہ مین نے اوسکو اسی کام کے لیے پالا تھا ایک لڑائی مین اسپارٹہ والون کو شکست ہوئی اور بہت آدمی اونکے مارے گئے مقتولون کے مان باپ ایسے خوش ہوئے تھے اور باہم مبارکباد دیتے تھے کہ گویا انہون نے فتح پائی ہے مگر جو لوگ بھاگ کر آئے وہ ایسے خوار ہوئے کہ اونکا جینا مشکل ہو گیا تھا کیونکہ اسپارٹہ والون کا یہ قاعدہ تھا کہ بھاگنے والون کو کھانا نہین کھلاتے تھے پاس نہین بیٹھنے دیتے تھے اون سے رشتہ نہین کرتے تھے سرکاری محکمون مین نوکر نہین رکھتے تھے وہ جہان جاتے تھے ہزارہا بری بری باتین اون کو سناتے تھے۔

لائی کرگس نے جب دیکھا کہ میرے قانون بخوبی رواج پا گئے اور رات دن اونپر عملدرآمد ہوتا ہے تو بہت خوش ہوا اور کل رعایا کو جمع کرکے فرمایا کہ ابھی یہ قانون تمام و کمال پورے نہین ہوئے کچھ باقی رہ گئے ہین چونکہ وہ اپالو یعنی دیوتا کی مشورت پر منحصر ہین اسلیے مین ڈلفاس کو جاتا ہون جب تک نہ آؤن یہی قانون بدستور جاری رہین یہ کہکر ہر ایک سے قسم لی اور ڈلفاس کو گیا اور بعد چند روز یہ کہلا بھیجا کہ دیوتا نے میرے قانون پسند کیے اور یہ فرمایا ہے کہ جب تک وہ جاری رہینگے اسپارٹہ والون کی بات بنی رہے گی بلکہ یہ ملک تمام دنیا کے ملکون سے ترقی اور شایستگی مین اول درجہ پر رہے گا۔

بعدہ اونھے یہ سوچکر کہ جب تک مین واپس نہ جاؤنگا یہ قانون بدستور جاری رہیگی کہانا پینا چھوڑ دیا اور آپکو بھوکہا پیاسا ہلاک کیا اور اوسکے قانون اوس ملک مین سات سو برس تک جاری رہے —

یہ مختصر حال ہے لائی کرگس اور اوسکے قانون کا جو بہت کتب معتبرہ سے منتخب کیا ہر چند کہ بموجب منشاے سوال کے اسکا جواب بھی مختصر ہونا چاہیے تہا مگر میں نے آپکو کچھ مفصل لکہا کہ مختصرین ہر ایک کی اوسقدر تشفی جو اس سے متوقع ہے ممکن نہ تھی +

سوال ۱۴

نوح کے طوفان مین کسقدر آدمی غرقاب ہوے تھے —

جواب ۱۳

اسکی صحیح تعداد تو خدا جانے مگر بعض انگریزی محققون نے یہ دریافت کیا ہے کہ اگر کوئی امر بنی آدم کے توالد تناسل مین مانع نہ ہو تو اونکا عدد ۲۵ برس کے عرصے مین دونا ہوجاتا ہے پس اس اندازہ کے موافق انہون نے حساب کرکے لکہا ہے کہ طوفان کے ہنگام سے پچپن ہزار نو سو چھہتر کرور اٹھاون لاکھ تیرہ ہزار آٹھ سو اٹھاسی آدمی سیل فنا مین طعمۂ نہنگ اجل ہوے + ۵۵۹۷۶۵۸۱۳۸۸۸ —

راقم نے جو اس حساب کو بموجب قاعدہ مرقومہ بالا کے پرتالا تو یہ تعداد فقط چہتر برس پر جاکر تمام ہوگئی اور طوفان نوح سولہ سو چھپن برس بعد پیدایش دنیا کے واقع ہوا

+ لکرگس کا احوال کلیتۂ رومن صاحب کی تاریخ یونان سے لیا گیا ہو گو کہین کہین سیر متقدمین جنرل ہسٹری اور تذکرۃ الکاملین کی مطابقت سے بہی کچھ اضافہ ہوا ہے —

+ سیر متقدمین —

ہوا تھا وہاں تک حساب لگانے سے غرق ہونے والوں کی تعداد بہ قدر آتی ہو۔

۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱

۲ ۹ ۴ ۸ ۳ ۸ ۲۰ ۳ ۲ ۶ ۴
۶ ۳ ۷ ۸ ۶ ۹ ۷ ۶

[illegible]

یعنی چھ پدم ۳۷ پدم ۸۶ سنکھ ۷ ۹ نیل ۶۲ کھرب ۹۴ ارب ۳۸ کرور ۲۰ لاکھ تیرہ ہزار دو سو چونسٹھ۔

یہ غلط ہے کیونکہ آجکل کے تخمینہ کے بموجب دنیا میں کم و بیش ایک ارب آدمی دریافت کیے گئے ہیں پس ابتدا سے آبادی میں اتنے بہت آدمیوں کا کہ جنکی تعداد بیس مراتب پر جا کر ٹھہرے صرف ساڑھے سولہ سو برس میں ایک آدمی کی نسل سے موجود ہونا ناممکن ہے اس صورت میں یا تو یہ قاعدہ ہی غلط ہے یا اوسکے حساب لگانے میں کچھ غلطی واقع ہوئی ہو میں اوسکا ٹھیک حساب واسطے طبع آزمائی اہل ذکا کے بجنسہ پیش کر کے * وہ ایک دلیل بھی بحث کے لیے لکھتا ہوں۔

دیکھو سیاجی راٹھور سمت ۱۳۰۰ میں مارواڑ میں تنہا آیا تھا مگر اولاد اوسکی اب تک باوجود گذرنے عرصہ قریب ساڑھے چھ سو برس کے پانچ لاکھ نفری سے نہیں بڑھی اسیطرح والا کچھواہہ کی نسل باوجود گذرنے عرصہ نو سو برس کے تین لاکھ آدمی سے زیادہ نہیں اب وہ حساب کہاں رہا جسکے بموجب راٹھوروں کی تعداد ۲۲۳۵۵۴۴۳۲ اور کچھواہوں کی ۳۶۸۷۶۱۹۳۶۸۲۷۳۶ ہونی چاہیے اگر کوئی کہے کہ ان کے توالد و تناسل میں بڑے بڑے موانع اور حادثہ حائل ہوے اور آدم کی اولاد کو طوفان تک کوئی بڑا واقعہ

* دیکھو تتمہ نمبر ۱۔

مانع ترقی نسل نہ ہوا تھا تو اوسکا جواب یہ ہے کہ کچھواہون کو ہمیشہ راٹھورون کی بہ نسبت حادثہ کم پیش آئے مگر پھر بھی راٹھورون کی نسل اون سے زیادہ ہے ہرچند کہ اون کا خاندان کچھواہون سے پونے تین سو برس بعد قائم ہوا تھا —

اب ایک دو مثال مسلمانون کی تواریخ سے بھی لکھی جاتی ہے —

روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ ہارون رشید خلیفہ عباسی نے سنہ ۲۰۰ ہجری مین ۳۳ ہزار بنی عباس سکے شمار کیے وہ امام علی رضا کو ولیعہد کیا اسوقت تک عباس کے عہد سے ڈہائی سو حد پونے تین سو برس گذرے ہون گے —

اس سے طرفہ تر طبقات محمود شاہی مین لکھا ہے کہ سنہ ۶۶ ہجری کی عالم سوز وبا سے بصرہ مین ستر ہزار آدمی صرف انس بن مالک کی اولاد سے راہی ملک عدم ہوئے تھے — یہ عرصہ بہت ہی کم ہے کیونکہ اس واردات اور انس بن مالک کے درمیان کا زمانہ سو حد سوا سو برس کا تسلیم کر سکتے ہین پس اس عرصہ مین جسقدر اوسکی اولاد کی ترقی ہوئی وہ عجائبات روزگار سے ہے اور اوسکے دیکھتے ہوئے اس قاعدہ کی رہی سہی بنیاد بھی قطع ہوئی جاتی ہے —

پس ہم کیا کوئی آدمی بھی طوفان نوح کے ڈوبے ہوون کی صحیح تعداد کسی طرح نہین بتا سکتا ہے — ہان یہ کہہ سکتے ہین کہ اس طوفان مین سب غرقاب ہوئے تھے کہ بموجب روایات توریت اور انجیل کے صرف نوح اور اوسکے تین بیٹے مع اپنی عورتون کے زندہ بچ رہے تھے —

سوال ۱۵

واٹرلو کی لڑائی قبل از مسیح ہوئی تھی یا بعد اور اوسکا ثبوت کیا ہے —

جواب ۱۴

واٹرلو کی لڑائی مشہور و معروف ہے جو ۱۸۱۵ء میں ہوئی تھی جس میں انگریزوں نے فرانس کے غاصب نیپولین بوناپارٹ کو شکست دیکر گرفتار کر لیا تھا + اور ثبوت اوسکا یہ ہے کہ بعد جنگ مذکور جو عہد و پیمان فرانس و انگلستان میں ہوئے تھے وہ اب تک قائم ہیں اور اس عرصہ میں پھر کبھی دونوں سلطنتوں میں لڑائی بھڑائی کا اتفاق نہ پڑا —

سوال ۱۵

دنیا میں اول کون کون قوم عقلمند مشہور تھی —

جواب ۱۵

ہند و یونانی اور اہل چین — اگرچہ اہل مصر بھی بہت عقلمند ہو گذرے ہیں مگر انہوں نے ان کے برابر شہرت نہیں پائی —

سوال ۱۶

مسلمانوں کے علوم نے کہاں سے کہاں تک اثر پیدا کیا —

جواب ۱۶

جبکہ مسلمانوں کے غلبہ پانے اور انکی سلطنتوں کے برباد ہو جانے سے یونانیوں اور فارسیوں کے علوم معرض زوال میں آگئے تھے مسلمانوں کے علوم نے جو خلفائے عباسیہ کے عہد میں بڑی ترقی پر تھے کل ایشیا کو باستثنا چین و خطا و ہند کے فیض پہنچایا اور اس وقت یورپ کے طالبعلموں سے جب تک کہ کوئی اندلس

+ جنرل ہسٹری جلد سوم —

کے عربی مدرسہ مین داخل ہو کر وہان کی سند حاصل نہین کرتا تہا فاضل نہین سمجہا جاتا تہا دمشق بغداد بلخ اندلس سسلی اسکندریہ سمرقند وغیرہ مقامات کے مدرسہ اور رصدخانہ ترقی علم وفضل اسلامیہ کی گواہی دیتے ہین چنانچہ صرف اندلس مین چہ لاکہ کتابین اور ستر کتب خانہ وقفی تہے ابوعلی ابوموسی ابوالعلا وغیرہ مسلمانون مین ایسے حکیم ہو گذرے ہین کہ جنکی بزرگی اور ہمہ دانی کا اعتراف اکثر انگریزی مصنف اپنی تصنیفات مین کرتے ہین مسلمانون مین اہل تالیف وتصنیف بہی بہت گذرے ہین جنہون نے بیشمار کتابین تصنیف کی ہین اور علم طب وحکمت ومنطق وریاضی وشعر وعلم ہیئت وغیرہ کو بطور خود ترقی ہو کر کمال پر پہونچا کر چہوڑا ہے ہم اونکی تصنیفات اور ترجمون کا تذکرہ بخوف اطناب چہوڑکر اس مطلب کو اسطرح ختم کرتے ہین کہ جب سے مسلمانون نے روم فرنگ فارس ماوراء النہر ہندوستان وغیرہ ولایتون کو قتل ونہب سے غارت و برباد کیا ویسے ہی بعد ازان اون کے علوم اور ہنر پروری نے وہان کے لوگون مین تہوڑا بہت اثر بہی پیدا کیا۔

سوال ۱۸

یونانیون نے علم کہان سے حاصل کیا تہا۔

جواب ۱۸

ہندوستان سے۔ چنانچہ افلاطون حکیم اپنے تصنیفات مین قوم ہندی کی بہت کچہ تعریف لکہتا ہے جس سے اوسنے علم حکمت تحصیل کیا تہا۔ حکیم فیثاغورث نے حرکت محوری زمین کا مسئلہ بہی ہندوستان سے حاصل کیا۔ سکندر کے ساتہ یہان کا ایک ادنی حکیم کلیان نامی گیا تہا جسکی تعریف یونانیون نے اپنی تصنیفات

مین بہت کچھ لکھی ہے—

چین کے لوگ شہر بنارس عرف کاشی کو اپنے علم اور حکمت کی مان بتاتے ہین فارسیون نے اکثر عجیب و غریب صنائع کو یعنی کیمیا کو ہندون سے منسوب کیا ہے بہرامگور بادشاہ ایران نے ہندوستان سے بہت سے گانے والے بلوائے تھے اور فارسیون نے علم موسیقی اون سے اخذ کیا—

ابوریحان البیرونی نے خوارزم شاہ کے حکم سے چالیس برس تک ہند مین رہکر علم حکمت اور فلاسفہ سیکھا ابو معشر نجومی نے بھی بنارس ہی مین علم نجوم تحصیل کیا تھا—

اسی طرح انگریزی مورخ علوم اور فنون کے باب مین ہندوستان کو معلم قدیم بیان کرتے ہین چنانچہ ایک محقق ڈبلیو ٹیلر نامی کا قول ہے کہ ہند وہ عظیم الشان مدرسہ تھا کہ جہان سے سب یوروپ کے مہذب قدمانے عرفان صنائع بدائع اور فنون و علوم کا اقتباس کیا—

ہندوون کی تصنیفات کی ہر ولایت مین قدر ہوئی اور ہر متنفس نے اون سے فیض اوٹھایا چنانچہ ارسطو نے ترک شاستر یعنی منطق کے مسائل ہندی حکیمون سے اخذ کیے اور اقلیدس نے علم کو ہندوستان سے سیکھکر چین اور یونان مین لیگیا نوشیروان بادشاہ نے برزوحکیم کو بھیجکر کلیلہ و دمنہ کا ترجمہ منگوایا منصور دوانقی خلیفہ بغداد کے عہد مین بہت سی تقویمون اور رسالون کا ترجمہ محمد بن ابراہیم نے عربی مین کیا ابو صلاح نے ۱۱۵۰ء مطابق سمت ۱۲۰۷ مین راج نیت کا ترجمہ سنسکرت سے عربی مین کرایا حکیم بو علی نے بہت سے رسائل علم طب اور کوک وغیرہ کے عربی مین ترجمے کیے فیروز شاہ کے عہد مین کتاب بطاری اور مصطلاح اور فال نیتی کے ترجمے ہوے زین العابدین بادشاہ کشمیر نے اکثر نسخہ علم موسیقی و تواریخ و حکمت وغیرہ کے فارسی مین ترجمے کرائے اکبر کے عہد مین فیضی خان خانان عبد القادر

بدایونی ابوالفضل ملا احمد ٹھٹھوی وغیرہ فضلا نے راماین اور گوس لیلاوتی اتہربن بید سنگہاسن بتیسی مہابہارت اور رسائل علم موسیقی ونجوم وہیئت وتصوف کو ترجمہ کرکے یادگار چہوڑے عالمگیر کے زمانہ مین مرزا خان نے راگ کرک سنگار رس نایکا بہید پنگل قافیہ المنکار یعنی صنائع بدائع اور لغت وغیرہ کا فارسی مین ترجمہ کرکے ایک دلچسپ مجموعہ تحفۃ الہند نامی ترتیب دیا۔ غرضکہ پہلے پہلے تو ہندوستان کے علم دوست سیاحون کی بدولت مغرب مین عرب تک اور شمال مین چین تک پہونچکر علم کی روشنی پہیلائی اور یہان کے علوم وفنون نے مصر ویونان مین جاکر اور وہان سے یوروپ مین منتقل ہوکر رنگا رنگ کے گل کہلائے اور اہل عالم کو گوناگون ثمرۃ الفواد سے متمتع کیا جب کہ انقلابات زمانہ سے ہندوستان مین بدنظمی اور جہالت پہیلی اور وہان کے علوم قدیمہ حالت افسردگی مین پہونچکر چہپ جانے کے قریب پہونچے تب صاحبان انگریز بہادر کا قدم آیا اور اونکی برکت سے پہر کچہہ علم کا چرچا ہوا چنانچہ بہت سی چہپی ہوئی کتابین زوایائے خمول سے نکلین اور اونکا انگریزی ترجمہ ہوا اور اہل یوروپ نے باوجود موجد ہونے اکثر صنائع بدائع کے پہر بہی اون سے کچہہ نہ کچہہ فائدہ ہی اوٹہایا۔

جو ترجمہ ہندی اور سنسکرت کی کتابون کے علماے انگلینڈ اور فضلاے فرانس نے اپنی اپنی زبانون مین کیے ہین اونکی تفصیل لکہتا مگر خوف اطناب سے باز رہا۔

سوال ۱۹

پارلیمنٹ کی رسم کہان سے نکلی ہے۔

جواب ۱۹

یونان سے وہان سے روم مین مروج ہوئی اور روم سے انگلستان مین جہان کہ بخوبی

شہرت اور ترقی کو پہونچی —

سوال ۲

سیواجی مرہٹہ کا سوانح عمری او حسب نسب بیان کرو —

جواب ۱۹

ایسا تحقیق ہوا ہے کہ لاکھاجی رانا کا ایک بیٹا سدن سنگہ نامی سیوادہ چھوڑ کر ملک مرہٹہ مین چلا گیا تھا جو مرہٹون سے میل جول اور شادی بیاہ کا بیوپار کرکے بھونسلہ اور انکولیہ نامی دو خاندانون کا بانی ہوا از انجملہ خاندان بھونسلہ نے بڑی شہرت پائی اس خاندان کا ایک شخص مالوجی نامی نظام الملک والی احمد نگر کی سرکار مین کسیقدر سوارون کا افسر تھا ایک دن کسی تیوہار کی تقریب سے لوک جی جادو راے کے مکان پر گیا جو اوسکا اعلی افسر اور دس ہزار سوارون کا مالک تھا لوک جی نے سادہ دلی سے مالوجی کے پانچ سالہ بیٹے ساہوجی کو ایک زانو پر اور اپنی سہ سالہ لڑکی کو دوسرے زانو پر بٹھاکر ہنسی ہنسی مین کہا کہ یہ جوڑا تو لائق بیاہ کردینے کے ہے مالوجی نے اوسی وقت حاضرین دربار سے کہا کہ تم سب گواہ رہنا لوک جی اپنی لڑکی میرے لڑکے کو دے چکے ہین یہ بات اگرچہ اوسوقت لوک جی کے مزاج پر بہت گران گذری مگر جب چند ہی روز مین مالوجی نے بسبب نظام الملک سے پانچ ہزار سوارون کی افسری حاصل کرکے ایک ایسا علاقہ جاگیر مین پایا کہ جسکا صدر مقام پونہ تھا تو ناچار جادو راے نے اپنی دختر کی شادی ساہوجی بھونسلہ سے کردی جسکے بطن سے ۱۲ چیت سنہ ۱۶۲۷ء مین وہ آفت کا پرکالا یعنی سیواجی پیدا ہوا —

سیواجی کے خیر مقدم سے ساہوجی کی حشمت دو چند ہوگئی اور اوسنے دکن سے ہندوستان تک ناموری پائی سنہ ۱۶۳۳ء مین جبکہ نظام الملک کی سلطنت کو شاہجہان اور بیجاپور کے

بادشاہوں نے باہم تقسیم کر لی تو ساہو جی کی جاگیر بیجاپور والے کے حصہ میں آئی اور اوسنے اوسکے خیر خواہیون سے خوش ہوکر ایک بہت بڑی جاگیر اوسکو ملک میسور میں عطا فرمائی جسکا صدر مقام بنگلور تھا —

ساہو جی اکثر میسور میں رہا کرتا تھا اور اوسکا وزیر دادا جی کھنڈیو پونہ رہتا تھا جسکے تعلق سیواجی کی اتالیقی بھی تھی سیواجی بچپن ہی سے شوخ چالاک اور بیباک تھا اوسنے اپنی ملکی طریقون کے بموجب شہسواری اور سپہ گری کے فنون میں خوب مہارت پیدا کی اور شکار کے بہانے سے جنگل اور پہاڑون میں جا کر وہان کے سپاہی پیشہ اور غارتگر قومون سے ایسی آشنائی بہم پہنچائی کہ بہت لوگ اوسکے رفیق ہوگئے جنکی ہمراہی سے سیواجی کی طبیعت میں بڑے بڑے ارادے پیدا ہوئے اور شجاعت اوسکے خون میں جوش مارنے لگی تب وہ دادا جی کے قابو سے نکل گیا اور بیجاپور کی عملداری میں لوٹ مار کرکے سمت میں قلعہ تورنا پر قابض ہو بیٹھا اور وہان کے مسلمان قلعدار کو نکالکر بادشاہ کا اطمینان کر دیا کہ مین اس قلعہ کو آپکے ملازمون کی بہ نسبت اچھی طرح رکھونگا مگر جب اوسنے قلعہ مذکور کو کھائی خندق بیچ بارہ اور لڑائی بھڑائی کے سامانون سے مستحکم کیا تو بادشاہ کو اندیشہ ہوا اور اوسنے ساہو جی کو اوسکی شکایت لکھی ساہو جی نے دادا جی کو لکھا کہ سیواجی کو علاقہ بیجاپور میں لوٹ مار نہ کرنے دو چنانچہ وہ اپنی زیست تک سیواجی کو منع کرتا رہا مگر اوسکے بعد سیواجی مطلق العنان ہوگیا اور اب اوسنے باپ کی جاگیرون پر قبضہ کرکے اوسکے عاملون کو بیدخل کر دیا اور سنگڑ کا قلعہ شاہ بیجاپور کے مسلمان قلعدار کو ملا کر اپنے تصرف میں داخل کیا اور پرندر کا مشہور قلعہ کہ جسکی وراثت پر دو حقیقی بھائی قوم برہمن آپس میں جھگڑتے تھے سیواجی نے اونکی بیچ میں پڑکر دغا سے

سے لیا یہ سب کامیابیان اوسکو ہمت ہی سے حاصل ہوئین —

بعدہ سیواجی کوکن مین گیا اور بادشاہی خزانہ کی کراہیون کو لوٹکر بڑے بڑے پانچ قلعہ جو گہاٹ مین ستہے دبالیے اور اوسکے افسر قوم برہمن نے کامیابی کے مسلمان حاکم پر چھاپہ مارا اور اوسکو گرفتار کرکے سارے قلعون کی کنجیان اوس سے چہین لین اور اوسکو سیواجی کی خدمت مین پیش کیا سیواجی نے اوسکی جان بخشی کی اور اپنے ممالک مقبوضہ مین شاہ بیجاپور کے ضبط کیے ہوے اوقاف اور معافی اور جاگیرات کو ہندوون کے نام بحال کرکے وہانکی پورانی رسمون کو تازگی بخشی —

سیواجی کی طبیعت مین تعصب مذہب اور پاس قومی دونون موجود ستہے وہ مسلمانون کے وجود اور اونکی راہ ورسم سے سخت نفرت رکہتا تہا اور اون کے استیصال سے اپنے مذہب اور اپنی قوم اور اپنی رسمون کو ترقی دیا چاہتا تہا یہ مزاج اوسکا تدابیر ملکی سے ایسا راس آیا کہ اوسنے بخوبی کامیابی پائی اور یہ دعوا کیا کہ دیوتے مجہپر مہربان ہین اور اوتارون نے مجکو کرامتین بخشی ہین —

بیجاپور کی سرکار نے اس غلط فہمی سے کہ سیواجی نے اپنے باپ کے سکہانے سے یہ ہجوم مچائی ہے ساہوجی کو فریب سے گرفتار کرلیا ساہوجی نے بہت کہا کہ مین بیٹے کی دار وگیر مین شامل نہین ہون مگر قبول نہین کیا اور اوس فتنہ کے فرو کرنے کے لیے اوسکو معقول مہلت دی اس عرصہ مین ساہوجی نے بیٹے کو ہر طرح کی تاکید بہت دیکہی مگر وہ اپنے ارادون سے باز نہین آیا تب ساہوجی کو قید کرلیا اور یہ دہمکی دی کہ اگر اسقدر عرصے مین تیرا بیٹا مطیع نہ ہوگا تو تجکو مارڈالین گے سیواجی یہ سنکر بہت گہبرایا اور اوسنے شاہجہان بادشاہ دہلی سے اعانت چاہی جسکے علاقہ مین اب تک اوسنے اپنی احتیاط

لوٹ مار نہ کی تہی —

شاہجہان نے سیواجی کو ہزاری منصب دیکر اوسکے باپ کو بعد مقید ہی جاریا کہ رہا کر دیا سیواجی باپ کے جان کے خوف سے کچہ عرصے تک چپ بیٹھا رہا لیکن یہہ بیکاری اوسپر بہت شاق گذرتی تہی آخر کرناٹک مین فساد ہوا سرکار بیجاپور نے ساہوجی کو وہان کے انتظام پر بہیجا سیواجی نے اس موقع کو غنیمت سمجہکر اوس ہندو راجہ کو جو گہاٹون سے دریاے کشنا کے بالائی حصون تک سارے پہاڑی ملکون واقع جنوب پونہ کا مالک تہا بغاوت کی ترغیب دی اور جب وہ اوسکا شریک ہوا تو اوسکو مار کر اوسکے تمام مقبوضات پر قبضہ کیا اور پہر جس ترکیب اور جس حیلہ سے ہوسکا سنہ ۱۶۵۵ع مطابق سنہ ۱۰۶۵ھ تک ملک گیری کی شہزادہ اورنگ زیب اسی سال مین دکن کا صوبہ ہوکر آیا سیواجی نے اوسکی ملازمت حاصل کی اور اپنے ممالک مقبوضہ کو بادشاہی سندون سے مستحکم کیا مگر جب دیکہا کہ شاہزادہ گولکنڈہ فتح کرنے مین مصروف ہے اور یہ مہم بہت طول کہینچیگی تو اوسکا ساتہہ چہوڑ دیا اور مغلون کی قلمرو پر دہاوا کیکے جنیر کو لوٹ لیا اور احمد نگر کا قصد کیا مگر اورنگ زیب کے جلد جلد فتحیاب ہونے سے اوسکی امیدین پوری نہوئین —

اس عرصہ مین شاہجہان بیمار ہوگیا اور اورنگ زیب ہندوستان کو جانے لگا تو سیواجی نے واسطے عفو تقصیرات کے ملتجی ہوکر عرض کی کہ میرے حقوق جو ممالک شاہی مین ثابت ہین وہ اوسے جاوین تو مین جان نثاری کو مستعد ہون مگر اورنگ زیب نے اون کے استحقاق کی تحقیقات آیندہ پر رکہکر اوسکے قصور اس شرط پر معاف کیے کہ وہ اپنے سوارون کے گروہ کو اوسکی فوج مین داخل کرے سیواجی بہی اورنگ زیب کے مانند چالاک حیلہ ساز تہا وہ زبان سے تو سب کچہہ قول قرار کرتا رہا مگر سوارون کے بہیجنے کو صاف اوڑا گیا —

بعد روانگی اورنگزیب کے سیواجی نے ملک بیجاپور مین چھاپہ مارنے شروع کیے اس عرصہ مین وہان کا بادشاہ مرچکا تہا اور اوسکا جانشین خورد سال تہا وزیرون نے سیواجی کی مدافعت کو ایک بڑی فوج افضلخان کی افسری مین بہیجی جب وہ پہاڑی جنگلون کو طے کرکے پرتاپگڈہ کے قریب پہونچی تو سیواجی نے حیلہ گری سے اطاعت ظاہر کی اور افضلخان کو ایسے ایسے فقرے دیے کہ وہ ایک خدمتگار اور ایک تلوار لیکر اوسکے ملنے کو قلعہ پر گیا سیواجی دگلے کے تلے فولادی زرہ پہنکر اوسکی پیشوائی کو آیا اور بغلگیر ہوتے ہی ایسی تلوار ماری کہ اوسکا کام تمام ہوگیا اور اوسی وقت سیواجی کی فوج نے جو سپاہ غنیم کو گرد جنگلون مین چھپی ہوئی تہی اوسپر حملہ کرکے فتح پائی سیواجی نے فراریون کی جان بخشی اور جتنے مرہٹے تھے وہ سیواجی کی ملازمت مین داخل ہوے مگر ایک مرہٹہ سردار نے ولینعمت کی نمکحلالی سے سیواجی کی نوکری قبول نہ کی سیواجی نے اوسکو خلعت قیمت دیکر رخصت کیا —

اس فتح سے جو ماہ نومبر سنہ ۱۶۵۹ء مین حاصل ہوئی اوسکا حوصلہ بہت بڑہ گیا اور اوسنے آس پڑوس کے ملکون کو غارت اور سب پہاڑی قلعون کو فتح کرکے کوکن کی طرف یورش کی تاکہ وہان کی فتوحات کو خاتمہ پر پہونچا دے راستہ مین سنا کہ اوسکے مقابلہ کو ایک لشکر عظیم بیجاپور سے روانہ ہوا ہے پس وہ وہین سے لوٹا اور قلعہ پنالا مین آبیٹھا بیجاپور کے لشکر نے جلوس شہنشاہی سلطان کے سنہ ۱۶۶۰ء مین اوسکا محاصرہ کیا سیواجی کچھ عرصے تک اوس سے لڑکر ایک اندھیری رات مین باہر نکلگیا وہ قلعہ چار مہینے اور لڑا آخر فتح ہوگیا مگر سیواجی کے ہاتھ نہ آنے سے شاہ بیجاپور کو اس فتح کی خوشی نہ ہوئی بلکہ اسقدر غصہ آیا کہ خود اپنی فوج لیکر چڑہا کر سیواجی اوسکا مقابلہ نہ کرسکا اور شاہ نے اکثر ملک اوسکا فتح کرلیا اس

اس عرصہ مین کرناٹک مین ایسا فساد ہوا کہ بادشاہ اوسکے فرو کرنے کو گیا اور دو برس تک
اوسمین مصروف رہا سیواجی نے فرصت پاکر اپنے گئے ہوے علاقہ ہی واپس نہ کیے بلکہ
وہ اور بہت سا ملک بیجاپور کا دبا بیٹھا آخر ساہو جی نے بیچ مین پڑکر فیما بین شاہ اور سیواجی
کے آشتی کرادی سیواجی صلح کے بعد ایسے ملک پر قابض رہا کہ جو سمندر کی جانب سے
اٹہائی سو میل چوڑا اپکلا اور کوکن کا وہ حصہ تہا جو گوا اور کلیانی کے بیچ مین پڑتا ہے
اور گہاٹون کے اوپر سے طول اوسکا پونہ کے شمال سے لیکر مقام مرچ واقع دریاے کشنا کے
جنوب تک ڈیڑہ سو میل کے قریب قریب ہے اور عرض اوسکا مشرق سے مغرب تک زیادہ
سے زیادہ سو میل تہا اس مختصر ملک مین سات ہزار سوار اور پچاس ہزار پیادہ اوسنے قائم
کیے اور ایک خود مختار حکومت کا ڈہنگ ڈالا —

سیواجی کو جب بیجاپور کی مہم سے فراغت حاصل ہوئی تو وہ قلمرو مغل کی طرف متوجہ ہوکر
جنیر مین آیا اور اوسکے سوار اورنگ آباد تک لوٹتے چلے گئے شایستہ خان صوبہ دار اورنگ آباد
نے اون سوارون کو بہگاکر پونہ کے قریب ڈیرے لگائے سیواجی جو اوسوقت سنگڑہ کے
قلعہ مین چلا آیا تہا ایکدن شام ہوتے ہی پونہ کو روانہ ہوا اور راستہ مین پیادہ فوج کی چوکیان
بٹہاتا ہوا پچیس مرہٹون کے ساتھ ایک برات کی ہیئت مین شہر پونہ مین داخل ہوا اور شایستہ خان
کے پہرون کی قطار سے گذر کر سیدہا اوسکے محل مین گہس گیا شایستہ خان جو ہوشیار تہا بچ گیا
کہ وہ ایک کہڑکی سے نیچے کو کود آیا تہا اوسکے ہاتہ کی دو انگلیان سیواجی کی تلوار سے
کٹ گئین اور بیٹا اوسکا جان سے مارا گیا بعدہ سیواجی ایسی تیزی اور تندی سے لوٹ
گیا جیسا کہ آیا تہا اور کسیکو اوسکے آنے جانے کی خبر نہ ہوئی اور راہ سے سنگڑہ کے قلعہ پر پہنچکے
اس خوشی مین ایسی روشنی کی کہ اوسکا تماشا بادشاہی فوج والے بارہ میل سے دیکہتے تہے

سیواجی کا یہ کام ایسا بڑا سمجھا گیا کہ ابتک مرہٹہ اوسکو فخر و عزت کے ساتھہ بیان کرتے ہیں
اورنگ زیب اس شکست سے بہت برہم ہوا اور جب شایستہ خان نے اس بلاے
ناگہانی کو اپنے معاون مہاراجہ جسونت سنگہ کی دغابازی سے منسوب کی تو جسونت سنگہ
اوس سے ناراض ہو کر اورنگ آباد چلا گیا اور شایستہ خان کی بدلی بنگالہ کو ہو گئی—

سیواجی نے دشمنون کے خرخشون سے امن پا کر چار ہزار سوار سے سورت پر دہاوا
کیا اور اوس تونگر شہر کو چہ روز تک دل کہول کر لوٹا گو انگریزون اور ہالینڈ کے
کارخانہ والون نے جنکے پاس بہت سے ہندوستانی تاجر بہی پناہ گزین ہوے تہے
مرہٹون کو مار کر اپنی سرحد سے نکال دیا لیکن پہر بہی وہ بیشمار دولت لے گئے اور
سیواجی قلعہ رائے گڑہ واقع کوکن مین جا کر آرام سے ہو بیٹہا یہ واقعہ ۵ جنوری ۱۶۶۴ع
مطابق ۱۵ ماہ جمادی الثانی ۱۰۷۴ موافق متی ماہ بدی پنچمی سمت ۱۷۲۰ کو واقع ہوا
کچہ عرصے بعد ساہوجی شکار کہیلتے مین گہوڑے سے گر کر مر گیا اوسنے اپنی جاگیر واقع
مدراس کا انتظام اچہی طرح سے کیا تہا اور جنوبی فتوحات کو بیجاپور کے نام سے
پیوست بخشی تہی اوسکی فتوحات شہر مدراس تک پہونچی تہین اور تنجور کی ریاست بہی
اوسمین شامل ہو گئی تہی—

ساہوجی کے مرتے ہی سیواجی نے راجگی کا خطاب اختیار کیا اور اپنے نام کا سکہ[*] جاری
کر کے جہازون کا ایک بیڑہ بنایا اور اوسکے ذریعہ سے شاہ دہلی کے اکثر جہازون کو
لوٹا ایکدفعہ چار ہزار آدمیون کو تاشی کشتیون پر بٹہا کر صوبہ کنارا کے ایک دور دراز
مقام پر اوترا اور بارسلور کو جو بیجاپور کا مالدار بندر تہا لوٹ کر اون سب بندرون کی

---

[*] اس سکہ مین یہ کندہ تہا— سیوا مہاراجہ چہترپتی—

بہی خبر سے ڈالی خبان اوسکی رسائی کا سان گمان بہی نہ تہا۔
شروع ۱۰۶۶ھ مطابق سمت ۱۷۲۱ مین اوسنے بیجاپور اور اورنگ زیب کی سلطنتون کو
ایک ساتہ غارت کرنے کا ارادہ کرکے فوج کو تو علاقہ بیجاپور مین روانہ کی اور خود اورنگ زیب
کے قلمرو مین گیا اور اوسکا بہت کچہ نقصان کیا اورنگ زیب نے حجاجیون کی کشتی
کے لوٹے جانے اور بندر سورت کے تباہ ہونے سے حجاجیون کے اوترنے کی وجہ سے
مقدس سمجہا جاتا تہا غضبناک ہو کر راجہ جے سنگہ اور دلیر خان کو سیواجی کی مہم پر روانہ کیا۔
انہون نے زبردست ہو کر پونہ اور پورندر کے قلعون کو فتح کرلیے اور سیواجی کے پکڑنے
مین بہت مصروف کی جب کہ بعد مہم سیواجی کے اونکو بادشاہ کا حکم بیجاپور جانے کا تہا اور
سیواجی کو بیجاپور کا تباہ کرنا مدتون سے لگا ہوا تہا اسلیے اوسنے راجہ جے سنگہ سے
صلح کرلینا مناسب سمجہا تاکہ اوسکے ساتہ ہو کر بیجاپور کو لوٹے چنانچہ اوسنے راجہ سے
مکاتبت شروع کی راجہ نے بہی اوسکو جان کی سلامتی اور بادشاہ کی نوازشون کا امیدوار
یقین دلایا کہ وہ بے دہڑک اوسکے پاس چلا آیا اور دونون کی مشورت سے ایک عہدنامہ
لکہا گیا جسمین سیواجی کی طرف سے بیس قلعون کے پیشکش کرنے اور بادشاہی اطاعت مین
جان نثار رہنے کی شرطین تہین اور بادشاہ کی طرف سے اوسکے پنجسالہ بیٹے سنبہاجی کو
پنجہزاری منصب دینے اور بیجاپور کے مفتوحہ ممالک کے محاصل سے فیصدی کے حساب
سے کچہ اوسکا حق مقرر کرنے کا وعدہ تہا مگر بادشاہ نے پچہلی شرط کو قلم انداز کرکے
اور باقی شرطون کی منظوری کا ایک مفصل عہدنامہ سیواجی کے نام لکہہ بہیجا اور سیواجی
دوہزار سوار اور آٹہہزار پیادہ لیکر راجہ کے ساتہ بیجاپور کو روانہ ہوا اور وہان کی مہمات
مین بڑی خیرخواہی اور دلاوری بروے کار لایا۔

اورنگ زیب نے اس جلد وہین تعریف آمیز فرمانون اور عام معاملون سے سیواجی
کو خوش کرکے دہلی مین بلوایا سیواجی باوجودیکہ بڑا متقی اور ہوشیار رہتا اورنگ زیب
کے اقرارون اور جے سنگہ کی مہربانیون سے دہوکا کہاکر مع سنبہاجی کے دہلی کو روانہ
ہوا وہان اوسکی خاطر تواضع جیسی کہ وہ چاہتا تہا نہ ہوئی چنانچہ جب وہ دہلی کے قریب پہنچا
کمتر درجہ کا سردار جے سنگہ کے بیٹے کے ساتھہ اوسکی پیشوائی کو آیا اور دربار مین بادشاہ
اوسکو تیسرے درجہ والے یعنی پنجہزاری سردارون مین بلا امتیاز کہڑا کیا سیواجی اس
خفت سے غیرت اور غصہ کے مارے بیہوش ہوکر گرپڑا اور جب کچھ ہوش مین آیا تو رام سنگہ
کو اوسکے باپ کی دہوکا دہی اور وعدہ خلافی کی بڑی لعنت ملامت کی اور بادشاہی
نوکرون سے کہا کہ تمنے میری آبرو خاک مین ملادی ہے مجکو بہی خاک مین ملا دو
اوسی عالم مین بلا حصول خلعت دربار سے باہر چلا گیا اور اورنگ زیب نے اوسکے مکان
پہرہ قائم کردیے اور یہ حکم دیا کہ جب تک جے سنگہ کی رپوٹ اون وعدون کی بابت جو
اوسنے کیے ہین نہ آجاوے تمکو یہان رہنا پڑے گا —

سیواجی نے اپنی مخلصی کی تدبیرون کو سوچکر اول تو بادشاہی اجازت سے اپنے ہمراہیون
کو جو پانسو سوار اور ہزار پیادہ تہے وطن کو بہیجدیے اور پہر خود بیماری کے بہانہ سے
کہاٹ پر پڑ گیا اور بادشاہی بیدون سے جو اوسکے معالجہ کو آتے تہے سازش کرکے با
کے رفیقون سے بات چیت جاری رکہی اور فقیرون کے واسطے بڑے بڑے ٹوکرون
شیرینی اور کہانا بہیجوانا شروع کیا جب دیکہا کہ پہرے والے ٹوکرون کو بے روک ٹوک آنے
جانے دیتے ہین تو ایک روز وہ ایک ٹوکرے مین بیٹہا اور بیٹے کو دوسرے ٹوکرے مین
بٹہاکر پہرہ والون کی حفاظت سے باہر نکل گیا کچہ دور آگے اوسکا گہوڑا کہڑا تہا اوسپر سوار

پہنچے کے بیشکلہ بہت جلد متہرا مین داخل ہوا وہان اوسکے رفیق بہیس بدلے ہوے پڑے
تہے سیواجی سنبہاجی کو ایک برہمن کی حفاظت مین چہوڑکر دکن کو روانہ ہوا اور تعاقب
کرنے والون سے بچے فن و فطرت سے جان بچاکر نو مہینے کے عرصے مین ماہ پوس سمبت ۱۷۲۳
کو رائے گڈہ مین صحیح و سلامت داخل ہوگیا—

چونکہ راجہ جے سنگہ قبل از پہونچنے سیواجی کے اورنگ آباد مین مرگیا تہا اور اوسکی فوج نے
بالاگہاٹ اور پائین گہاٹ کے قلعون کو بے حفاظت چہوڑی تہا اسلیے سیواجی کے افسرون نے
اون سب کو تہوڑی تہوڑی لڑائیون مین لے لیے تہے اور جب سیواجی پہونچا تو اوسی
گرما گرمی مین اور بہت سے قلعون پر قابض ہوے—

جے سنگہ کی جگہ شاہزادہ معظم دکن مین آیا اوسکے ساتہ جسونت سنگہ بہی تہا چونکہ شاہزادہ
کی طبیعت بہ جاوی اور بادشاہ کے برخلاف ہندؤن کا خیرخواہ تہا اور سیواجی کا دوست
سیواجی نے اوسکی حمایت اور دوستی اور شاہزادہ معظم کی تائید سے یہ فائدہ اوٹہایا کہ
بادشاہ نے اوسکے سارے قصورون سے چشم پوشی کی اور بہت سا ملک اوسکو واپس
دیکے جاگیر بہی صوبہ برار مین عطا فرمائی اور راجگی کا خطاب اوسکا تسلیم کیا—

سیواجی اپنے قوی دشمن اورنگزیب سے فراغت حاصل کرکے گول کنڈہ اور بیجاپور
کی طرف متوجہ ہوا ان بادشاہون نے اوسکے مقابلہ مین آپکو کمزور اور اورنگزیب کو غمگین
مین دیکہکر اوسکو سالانہ خراج دینے کا وعدہ کیا—

بعدہ سیواجی نے دو برس امن چین مین بسر کیے اور اپنی قلمرو کا انتظام ایسی شائستگی
سے کیا کہ جسکی تعریف انگریز بہی کرتے ہین مشہور ہے کہ اوسکی سرکار مین دس ہزار سے
لیکر پانچ ہزار سوار تک کے افسر تہے اور اونکی تنخواہین بڑی بڑی تہین مگر کسیکو یہ اختیار

نہ تہا کہ اپنے کسی ماتحت کو برطرف کرسکے یا اوس سے جرمانہ لے کل سپاہ کی تنخواہ خزانے سے
ملتی تہی لوٹ کل سرکار مین داخل ہوتی تہی اور سپاہیون کو اوسکے عوض اضافہ تنخواہ کے
بخشش کردیتے تہے —

ملکی حکومت کا بہی یہی حال تہا کہ حاکمون کی طرف سے رعایا پر ظلم ہونے پاتا تہا نہ کاشتکار
غریب تنگ نہین کرسکتے تہے کل محکمون مین برہمن کاردار تہے جو بہت کفایت اور جفاکشی
سے کام کرتے تہے —

عالمگیر نے جو سیواجی کا ملک واپس کیا تہا اور صوبہ برار مین جاگیر دی تہی اوسکا مقصد
یہ تہا کہ سیواجی کو اپنے قابو مین لاوے اور شاہزادہ اور مہاراج کو خفیہ خفیہ اوسکی
گرفتاری کی تدبیرین بتاتا تہا مگر سیواجی نادان نہ تہا کہ اوسکے جال مین پہنس جاتا
بلکہ اوسنے یہان تک فیلسوفی برتی تہی کہ رشوتین دیکر دونون کو اپنا طرفدار بنالیا تہا
اور برخلاف منشاے بادشاہ کے ایک بڑا مفسدہ برپا کیا چاہتا تہا تب تو اورنگزیب
نے علانیہ حکم اوسکی گرفتاری کا جاری کیا جس سے دکن مین پہر لڑائی شروع ہوئی اور
سیواجی نے سنگرہ کے قلعہ پر چڑہائی کی یہ بڑا مشہور قلعہ تہا اور بادشاہ کی طرف سے
ایک بڑا گروہ راجپوتونکا یہان رہتا تہا مگر سیواجی کا جنگی افسر رات کو زینہ لگا کر چڑہ گیا قلعہ
والون کو مار کر نکالدیا سیواجی نے اس فتح کی خوشی مین اپنے سپاہیون کو چاندی
کے بخشش عنایت کیے —

بعدہ سیواجی نے سورت کو پہر لوٹا اور خاندیس کو بے چراغ کیا اور اسدفعہ پہلے پہل ملک
مذکورہ سے چوتہ حاصل کی اور ایک بیڑہ جہازون کا مرتب کرکے جنجیرہ کے حبشیون پر چڑہائی
اوسکے قبضہ کی فکر [illegible] جہازون نے اورنگزیب سے [illegible] کی تنبیہ اورنگزیب

شاہزادہ کو معطل کر کے چالیس ہزار سوار مہابت خان کی افسری مین دکن روانہ کیے۔ سیواجی کی فوج ایک مضبوط قلعہ پر جسکو مہابت خان نے گھیرا تھا اوس سے مقابل ہوئی اور غالب آئی۔ یہ میدان کی پہلی لڑائی تھی جسمین مرہٹون نے مغلون پر ایک بڑی فتح پائی اور خراب ہوئی تک اورنگ آباد تک تعاقب کیا۔ یہ واقعات سنہ ۱۶۷۱ء اور ۷۲ء مین واقع ہوئے۔

اورنگ زیب نے شاہزادہ اور مہابت خان کو طلب کر کے خان جہان صوبہ گجرات کو انکی جگہ مقرر کیا اور خود یوسف زئی پٹھانون کی تنبیہ اور تادیب مین مشغول ہوا۔ جنہون نے اونکی شرقی و شمالی سرحد پر ایک بڑا فتنہ بپا کر رکھا تھا اس عرصے مین بیجاپور کا بادشاہ مر گیا اور اوسکی سلطنت کی بازی بگڑی ہو گئی۔ سیواجی نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور دو برس کے اندر اندر بہت سی لڑائیون اور محاصرون کے بعد ایک بڑا حصہ اوس قلمرو کا فتح کر لیا جسکی وجہ سے اوسکی جاہ و حشمت کو اسقدر ترقی ہوئی کہ اوسنے بادشاہی آداب اور قاعدے کا برتاؤ مناسب سمجھکر راج گڈھ مین ایک بڑے جشن کا سامان مہیا کیا اور سلاطین تیموریہ کی تقلید پر تخت نشین ہو کر سونے چاندی کے تلادان کیے اور اپنے متوسلون کو خلاع فاخرہ تقسیم کر کے بڑے بڑے افسرون کے خطاب فارسی سے سنسکرت مین بدلے اور مذہبی باتون کی طرف متوجہ ہو کر کھانے پینے اور علاوہ اوس کے تمام چیزون مین جو ہندو دھرم اور حفظ نسب سے علاقہ رکھتی ہین بڑی احتیاط برتی تھی۔

آکزنڈن صاحب جو بمبئی کے فرنگی تاجرون کی طرف سے اس راج تلک کی تقریب مین سیواجی کے پاس گئے تھے کہتے ہین کہ یہ راج تلک ۱۶۔ جون سنہ ۱۶۷۴ء کو نہایت شان و

شوکت سے ہوا جو اوس ابتدا سے عروج مین اوس سے متوقع نہ ہو سکتا تھا۔

سیواجی نے بعد تخت نشینی کے اپنی فوجون کا اورنگ زیب کے قلمرو مین روانہ کین جنہون نے دور دور سے قلعے فتح کیے اور مغلون کی قلمرو کو خاندیس اور برار تک لوٹا اور گجرات مین بھروچ تک تاخت و تاراج کی مرہٹہ اسد فوج پہلے پہل فوج لیکر نربدہ سے اوترے تھے۔

پہر سیواجی نے باپ کی جاگیر واقع میسور کا جواب تک اوسکے بھائی ونکاجی کے قبضہ مین تھی اراد کرکے گول کنڈہ کے بادشاہ سے موافقت کی اور بیجاپور والون اور مغلون کی لشکر کشیون کے وقت اوسکی رفاقت کا اقرار کرکے ۱۶۷۷ء مین تیس ہزار سوار اور چالیس ہزار پیادہ لیکر گول کنڈہ گیا اور وہان عہد سابق کے سوا اتنا اور قرار پایا کہ سیواجی باپ کی فتوحات سے آگے بڑہے تو بادشاہ کو حصہ دے اور بادشاہ اوسکے عوض اوسکو توپخانہ اور روپیہ دے گا۔

بعد ازان سیواجی دریاے کشنا کو عبور کرکے بیجاپور کے قلاع کو جو پیش آتے گئے فتح کرتا ہوا میسور مین پہونچا اور ونکاجی سے ملکر باپ کے ترکہ سے حصہ مانگا جب اوسنے انکار کیا تو سیواجی نے جبراً سب ترکہ پدری واقع میسور پر قبضہ کرلیا اور آیندہ اور بھی ملکگیری کیا چاہتا تھا کہ اوسمین گول کنڈہ پر مغلون اور بیجاپور والون کے چڑہ آنے کا کھٹکا لگا تو وہ مجبوری علاقہ میسور با قرار دینے نصف آمدنی کے ونکاجی کو دے کر گول کنڈہ کو روانہ ہوا مگر والی گول کنڈہ اوسکے آنے سے پہلے اون سے تصفیہ کر چکا تھا تب سیواجی بلاری اور ادونی وغیرہ قلاع متعلقہ بیجاپور کو فتح کرتا ہوا بعد سفر اٹھارہ مہینے کے ۱۶۷۸ء مین رائگڈہ مین پہونچ گیا۔

بعدہ شاہزادہ معظم اور دلیرخان نے بیجاپور کا محاصرہ کرلیا اور بیجاپور کے وزیر نے
سیواجی سے امداد چاہی مگر وہ اودہر تو نہ گیا اور مغلون کی قلمرو پر بڑی زور شور سے
حملہ آور ہوا اس یورش مین ہزیمت نصیب ہوئی لیکن باردیگر پہر ایسے زور و قوت
سے نمایان ہوا کہ ویسا کبھی نہ ہوا تہا اور بہت سے قلعہ مغلون سے خالی کراکر تصرف
مین لایا بیجاپور کے وزیر نے پہر بہت تمام کمک کی استدعا کرکے لکہا کہ ہماری مدد اوس
سے پہلے کرنا چاہیے کہ بعد اوسکے وہ کام نہ آئے سیواجی اوسکی درخواست پر روانہ ہونیکا
تہا کہ ناگاہ اوسکو اپنے بیٹے سنبہاجی کے مغلون سے ملجانے کا پتہ لگا یہ نوجوان شاہزادہ
جسمین باپ کی لیاقتون سے سواے دلیری کے اور کسی قسم کی لیاقت نہ تہی یہان تک
عیاش ہوگیا تہا کہ اوسنے ایک برہمن کی جورو کے ناموس پر دست درازی کی تہی جسکی
سزا مین باپ اوسکو ہمیشہ ایک قلعہ مین مقید رکہتا تہا مگر وہ اب قید سے بہاگ کر دلیرخان
سے جا ملا تہا سیواجی کو اس معاملہ سے بڑی تشویش ہوئی لیکن وہ چندروزہ تہی کیونکہ
بادشاہ نے دلیرخان کو لکہا کہ سنبہاجی کو قید کرکے ہمارے پاس بہیجدو مگر دلیرخان نے
اسمین اپنی بدنامی دیکہکر اوسکو سیواجی کے پاس پہونچا دیا اور سیواجی نے بیجاپور کی
خلاصی پر مصروف ہوکر بادشاہی رسد دن کو چارون طرف سے ایسا بند کردیا کہ دلیرخان
گہبراکر واپس چلا آیا اور بیجاپور والون نے منت پذیر ہوکر وہ سب علاقہ دے ڈالا
جو کرشنا اور تنگبہدرا ندیون کے درمیان مین ہے اور جو حقوق اوسکے باپ
کی جاگیر واقع میسور پر حاصل تہے وہ بہی اوسکو عنایت کیے سیواجی کا یہ عروج اوسکے
بہائی ونکاجی کے دل پر اسقدر شاق گذرا کہ اوسنے حسد اور غیرت کے مارے جوگی ہوجانا
مصمم کرلیا تہا کہ اس عرصے مین سیواجی کے تمام ارادے ایک سخت بیماری کے

صدمہ سے فسخ ہوگئے اور وہ تاریخ ۵ - ماہ اپریل سنہ ۱۶۸۰ع مطابق ۲۴ - ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۰۹۱ ہجری موافق تھا کہ بعمر ۵۳ - سنہ ۱۶۸۰ع کو ترپن برس کی عمر مین راہی بقا ہوا اور جو حکومت پیدا کر کے چھوڑ گیا تھا وہ اوسکے بعد علی درجہ کو پہونچکر مغلون کے زوال کی باعث ہوئی*

سوال ۲۱

سمیرامس بیگم حسب بیان انگریزون کے سب سے پہلے ہند پر حملہ آور ہوئی تھی کس ملک مین حکومت کرتی تھی —

جواب ۲۱

سمیرامس بیگم نینوہ کے بادشاہ نینوس کی بیگم تھی جسنے نمرود کے جانشینون سے شہر بابل چھین کر سلطنت اشوریہ مین جو دنیا کی سلطنتون مین اول سلطنت خیال کی گئی ہے (اور عراق وکلدیہ بھی اوسی کو کہتے ہین اور ایران و روم بھی اوسمین شامل تھے) عمل کر لیا تھا جب وہ مرا تو سمیرامس اوسکی جانشین ہوئی اور حبش کو فتح کر کے ہندوستان پر چڑھ آئی مگر ہندوون نے مکرر محاربہ کر کے اوسکو سندھ کے پار بھگا دیا یہ واقعہ سنہ عیسوی سے تخمیناً دو ہزار برس پیشتر واقع ہوا تھا* اکثر انگریزی مورخون کا قول ہے کہ معرکہ عظیم دیواسر سنگرام جو پورانون مین درج ہے اوسکی اصل شاید یہی لڑائی ہے —

سوال ۲۲

چین مین عجیب چیز کیا ہے —

* تاریخ الفنسٹن - گرینڈ ڈف صاحب کی تاریخ مرہٹہ —
* پرستشہ مین —

جواب ۲۱

چین کی دیوار جو واسطے روکنے حملہ تاتار کے فغفور چین وانگ تی نے بنوائی تھی اسکا مفصل احوال تاریخ چین مصنفہ کارکرن مین درج ہے —

سوال ۲۳

روس کی عجائبات بیان کرو —

جواب ۲۲

اس سے عجیب اور کیا بات ہوگی کہ ملک روس مین گرمیون مین کئی مہینے تک آفتاب غروب نہین ہوتا ہے —

سوال ۲۴

ہندوستان مین کون کون عمارتین مشہور ہین —

جواب ۲۳

روضہ تاجگنج — دیگ کے ہون — ہمایون کا مقبرہ — دہلی کی جامع مسجد — مندر جین واقع کوہ آبو — دولت آباد کا قلعہ جو ایک سخت پتھر کا تراشا ہوا ہے — ایلورا — اور ایلیفنٹا کی عمارتین جو پہاڑون کے غارمین پتھر تراش کر بنائی ہین —

سوال ۲۵

یہ سچ ہے کہ فارس کے بادشاہون نے تمام دنیا مین فرمانروائی کی ہے —

جواب ۲۴

یہ سچ نہین ہے کیونکہ تمام دنیا کی انہین اوسکی گواہی نہین دیتین —

سوال ٢٦

راجپوت کس کس چیز کی زیادہ عزت کرتے ہین —

جواب ٢٥

اپنی عورت اور اپنے گھوڑے اور اپنی تلوار کی — تشریح اسکی یہ ہے کہ راجپوت لوگ سب قومون سے زیادہ اپنی مرجاد کے پابند ہوتے ہین اور عورتون کی عزت و توقیر کرنا اونکی مرجاد مین داخل ہے اور یہ بات شاستر کی رو سے بھی ممنوع نہین ہے راجپوتون کی عورتین گو شوہر پرست ہوتی ہین مگر مزاج ویسا ہی رکھتے ہین اور ویہی اقتدار اور ویہی غیوری جو راجپوتون کی طینت سے مخصوص ہے — اگر اونکے شوہر اون کی خاطر خواہ عزت اور آبرو نہ کرین تو وہ اس غم و غصہ مین اپنی جان ہلاک کر ڈالتی ہین —

تلوار کی عزت اسلیے کرتے ہین کہ وہ اونکا خاص ہتھیار ہے راجپوت لڑائی مین جسقدر تلوار پر بھروسہ رکھتے ہین اور کسی ہتھیار پر نہین رکھتے تلوار ہر وقت اونکے پاس رہتی ہے وہ اوسکو بزم مین ایک عمدہ مصاحب اور رزم مین ایک بہتر رفیق سمجھتے ہین گھوڑا جیسے اونکو لڑائیون مین بڑی مدد ملتی ہے جب اونکا دلپسند گھوڑا مرجاتا ہے تو مثل آدمی کے اوسکو دفن کرتے ہین اور اگر ہوسکتا ہے تو اوسکی یادگاری کیلیے ویسی ہی صورت پتھر یا مٹی کی بنوا کر مدفن پر رکھدیتے ہین مجھے اسوقت ہاڈا راجپوت کی وہ بات یاد آئی جو اوسنے بادشاہ علاء الدین خلجی سے کہی تھی کہ آپ تین چیز راجپوت سے کبھی مت مانگنا ایک اوسکی تلوار ایک اوسکی عورت ایک اوسکا گھوڑا — راجپوت کی عورت تلوار گھوڑے نے اس مصرعہ کا مضمون باطل کردیا ہے —

با اسپ و زن و شمشیر وفادار کہ دید

اسلیے کہ جسقدر وفاداری راجپوتون کی عورتون کی تواریخ مین درج ہوئی ہے ویسی کسی قوم کی عورات کو نہین ہوئی راجپوتون کی عورتین ایام مصیبت اور ہیبت ناک لڑائیون مین اپنے شوہرون کا ایسا ساتھ دیتی ہین کہ ہتھیار باندہ کر دشمنون سے لڑتی ہین اور جب فتح کی امید نہین رہتی ہے تو اونکی غیرت اور عزت کے بچانے کو جوہر کر کے زندہ آگ مین جلجاتی ہین یا اور کسی ترکیب سے جان دیدیتی ہین تاکہ دشمن کے پنجہ مین نہ پہنسین اور جب اونکے شوہر مرجاتے ہین تو اونکے ساتھ ستی ہوجاتی ہین اگر ستی نہین ہوسکتی ہین تو عمر بہر اون کے نام پر بیٹھی رہتی ہین —

اونکی تلوار کی وفاداری یہ ہے کہ دوہ اونکو قتل نہین کرسکتی کیونکہ وہ اپنی تلوار کو کبھی جدا نہین کرتے نہ اورون کو حوالہ کر کے سیر وشکار کو جاتے ہین جیسا کہ آجکل اکثر قوم کے امرا کو دستور ہے — اور دشمن کے دباو سے جیتے جی ہتھیار نہین ڈالتے —

اونکا گہوڑا یہ وفاداری کرتا ہے کہ جب وہ لڑنے کو جاتے ہین اور جانبازی کے موقع پر اوسکو چہوڑ کر پیادہ ہوتے ہین تو وہ اونکے پاس کھڑا رہتا ہے اور تا اختتام جنگ اودہر اودہر نہین جاتا اور جب دیکہتا ہے کہ اوسکا سوار مارا گیا تو اوسکی پگڑی موئنہ مین لیکر گہر چلا آتا ہے تاکہ اوسکا بیٹا باپ کی پگڑی کو جو راجپوتون مین عمدہ میراث ہے باندہکر جانشین ہووے راجپوتون کی تواریخ مین گہوڑے کی وفاداریون کی بہت کچہ مثالین درج ہین چنانچہ گوگا چوہان کے گہوڑے جوادیہ نے اوسکے ساتھ ایسی وفاداری کی تہی کہ راجپوت لوگ جب اپنے گہوڑے سے خوش ہوتے ہین تو اوسکا نام جوادیہ رکہتے ہین رانا پرتاپ کے چیتک اور انگارہ نامی گہوڑون کی تعریفین دفترون مین

لکھی گئی ہین اور اونکی قبرین اتبک میواڑ مین موجود ہین اسی طرح سرجی امید سنگہ راجہ بوندی کے وفادار گہوڑے کی معقول یادگار ملک بوندی کے دفاتر اور سرزمین مین باقی ہے—

سوال ۲۶

یہ کیونکر تحقیق ہوا کہ مامون رشید نے چیتور پر حملہ کیا تہا—

جواب ۲۶

میواڑ کے مورخون نے کہمان راول کے وقت مین وحشیون کی ایک بڑی لشکرکشی کا ذکر کیا ہے اور حملہ آور کا نام محمود خراسان پت لکہا ہے چونکہ کہمان راول ہمعصر ہارون رشید خلیفہ بغداد کا تہا اور اوسکا بیٹا مامون رشید خراسان کا صوبہ دار تہا اسلیے یہ ہی خیال کیا گیا ہے کہ جو محمود خراسان سے فوج لیکر آیا تہا وہ مامون ہے حالانکہ مسلمانونکی کوئی تاریخ اس بات کی شہادت نہین دیتی—

سوال ۲۸

جہالا کون قوم ہے—

جواب ۲۸

راجپوت ہے اور راجپوتون کی چہتیس کُلی مین داخل—مگر یہ نہین کہہ سکتے کہ یہ لوگ سورج بنسی ہین یا چندر بنسی یا اگنی بنسی کیونکہ انکا سلسلہ ان تینون خاندان مین کسی ایک سے نہین ملتا—

سوال ۲۹

یوروپ کا ملک مسلمانون کی چڑہائیون سے کیونکر محفوظ رہا—

جواب ۲۸

چارلس مارٹل بادشاہ فرانس کی مردانگی سے۔ کیونکہ جب بنی امیہ کی نیند رہوین خلیفہ ہشام کی فوج بسرکردگی عبد الرحمن فرنگستان کے شہرون کو ایک ساتھ فتح کرتی ہوئی فرانس کے قریب پہونچی تو چارلس مارٹل نے بمقام ٹورس اوسکو ایسی شکست فاحش ۷۳۲ء عیسوی مین دی کہ پھر کبھی مسلمانون نے یورپ کی طرف رخ نہ کیا اور وہ تمنا بھی اونکی تنزل کے ساتھ مبدل ہوگئی +

سوال ۳۰

ران کنہان کسکو کہتے ہین۔

جواب ۲۹

اوس لڑائی کو کہتے ہین کہ جو کہان راول کے وقت مین چیتور پر مسلمانون سے ہوئی تھی اور ہر قوم کے راجپوت سردار چیتور کی حفاظت کے لیے کہان راول کے جھنڈے کے تلے جمع ہوے تھے جنہون نے مسلمانون کو متواتر چوبیس شکستین دیکر بھگا دیا تھا مفصل احوال اس معرکہ عظیم کا کتاب کہان رس مین درج ہے۔

سوال ۳۱

قوم موری راجپوتون مین داخل ہے یا نہین۔

جواب ۳۰

داخل ہے بلکہ ہم اوسکا استقدر پتا بھی بتاتے ہین کہ وہ ایک شاخ قوم پنوار کی ہے مشہور راجہ چندرگپت اور راجہ اوچترنگ بانی چیتور اور راجہ مان جسکے عہد مین مسلمان۔۔۔

+ جنرل ہسٹری ۔ ترجمہ ٹاڈ راجستان صفحہ ۲۶۳ +

نے اول ہی اول چیتور پر حملہ کیا تھا اسی تاخ سے تھے +

سوال ۳۲

ہند کو مسلمانون کے آنے سے کیا فائدہ ہوا —

جواب

یہ عجیب سوال ہے کہ جسکی نسبت بجز اسکے اور کچھ نہین کہہ سکتے کہ ہند کو مسلمانون کے آنے سے بجز صدہا نقصانون کے اور کچھ فائدہ نہ پہونچا کیونکہ مسلمانون نے آتے ہی ہند کے لوگون کو قتل کیا اونکے مذہب مین رخنہ ڈالے ہندون کو زبردستی اپنے مذہب مین لائے ہند کی عمدہ اور قابل یادگار عمارتون کو توڑ ڈالین ہند کے مندرون کو خراب کیے ہند کی قدیمی رسمون اور خاندانون کو تباہ اور بے چراغ کر دیا ہند کی پورانی اور کار آمد کتابون کو جلا دین ہند کے بڑے بڑے شہر اوجاڑے ہند کی دولت لوٹکر لے گئے ہند کی آزادی ختم کر دی ہندوا اون کو خواہ مخواہ واجب القتل سمجھکر اون سے جزیہ لیا اور جس حیلہ سے چاہا اونکا مال لوٹا ہند کے تیرتھون کو ناپاک کیا جاترپون پر کر لگایا ان کے علاوہ ہند کے اور بھی بہت نقصان اونکے ہاتھون سے ہوے مگر باینہمہ ایک بات تو ایسی ہوئی کہ جسکو شاید اہل تواریخ فائدے کے نام سے تعبیر کرین گو عوام کا وسیر اتفاق نہو وہ یہ ہے کہ مسلمانون کے آنے سے ہزار آٹھ سو برس کی مسلسل تواریخ ہندوستان کی ہمارے ہاتھ لگی اور اس سے پہلے کے واقعات ایسے سلسلہ وار نہین ملتے گو چند کبیشرنے پرتھی راج کے وقت مین ہندوستان کی تواریخ ساٹھ ہزار جلدون مین لکھی ہے مگر آج کل موجود

+ تاڈ راجستان کے مقامات مختلف —

بہت سی جلدین اوسکی نایاب ہین‡

سوال ۳۳

قوم سیسودیہ نیپال مین کیسے قابض ہوگئے۔

جواب ۳۲

جب سمت ۱۲۴۸ مین بمقابلہ شہاب الدین غوری راول سمرسی والی چتیوڑ پرتھی راج چوہان کے ساتھ

‡ ہمارے ایک مسلمان دوست نے اس تیسرے سوال کے جواب مین بہت سے فائدون کا ذکر کیا ہے ازانجملہ یہ ایک البتہ قابل التفات ہے کہ مسلمانون نے ہند کو ایرانیون کی خراج گذاری سے چھوڑایا۔ یہ بات مسلمان مورخ تسلیم کرتے چلے آئے ہین کہ ہندوستان پہلے ایرانیون کا خراج گذار تھا اور اوسکی وجہ ایک تو یہ ہے کہ وہ ہندون کی تواریخ سے بہت کم واقف تھے دوسرے انہون نے ایرانیون کی تعلی آمیز تواریخ کو مسلم رکھی تھی جسمین خاص کر بادشاہون کو تمام دنیا کا مالک بیان کیا گیا ہے ازانجملہ عرب کی نسبت تو کچھ شک ہی نہین کہ وہ فی الحقیقت مطیع و باجگذار ایرانیون کا تھا اگر دنیا کے باقی حصون کی نسبت کلام ہے خصوص ہندوستان کی بابت سو مین نے بڑی تحقیقات کے بعد استدر پتہ لگایا ہے کہ ایرانی بادشاہون سے صرف دارا نے تین ضلع سندھ کے اپنے تحت مین کر لیے تھے جنکو سیلا سنبھ کہتے ہین دارا کے بعد سکندر اونپر قابض ہوا وہ خود یونانی بادشاہ تھا اوسکو فارسیون کی تواریخ سے کچھ تعلق نہین سکندر کے بعد نوشیروان کی لشکر کشی کا ذکر کیا گیا ہے اسکا کچھ ثبوت تکلف کے ساتھ ملتا ہے نوشیروان اور خسرو پرویز کے بعد ایران کی سلطنت خود ضعیف ہوگئی تھی اور جب مسلمانون نے زور پکڑا تو رہی سہی بھی جاتی رہی اسمین مسلمانون کا کیا احسان ہوا اور انہون نے کیونکر ہندوستان کو اہل ایران کی خراجگذاری سے چھوڑایا ہان اگر مسلمان ہند کیطرف سے کمر باندھکر فارسیون سے لڑتے تو جب بھی اس منت کرم داشتن کی کوئی وجہ نکل آتی اور اگر بالفرض انہون نے یہ احسان کیا تو ہندوستان کو پھر بھی اوسکا نتیجہ جو آزادی ہے حاصل نہوا کیونکہ جیسا انہون نے اپنے زعم مین اوسکو آزاد کیا ویسا ہی خود دبا بیٹھے پس وہ مثل ہوئی ہے کہ از چنگال گرگم در ربودے

مارا گیا اور اوسکی اولاد میں تفرقہ پڑا تو اوسکا ایک بیٹا کوم کرن نامی بھاگ کر نیپال کے پہاڑون میں چلا گیا اور کچھ عرصہ بعد اوسنے وہان اپنی قوم کو پھیلا دی جو رفتہ رفتہ سلطنت پر قابض ہوگئی ۔

چودہوم عاقبت خود گرگ بود ٭

ایک صاحب نے لکھا ہے کہ ہندوستان پہلے بہت کم آباد تھا اسقدر آبادی تو مسلمانوں کے آنے سے ہوئی ہے اور دولت و آسودگی بھی پہلے اتنی نہ تھی جتنی مسلمانوں کے عہد میں ہوئی ۔

میرے دانست میں یہ دونوں باتیں ہی غلط ہیں شق اول کا جواب تو یہ ہے کہ آجکل زیادہ سے زیادہ مسلمان ہندوستان میں پانچ کروڑ ہوں گے اور پانچ کروڑ ہندو صرف ایک کسی بادشاہ نے کرناٹک و تلنگانہ کے باشندون سے قتل کرڈالے تھے اور جسقدر کہ غوری بادشاہون کے مقابلہ اور قتل عام میں اہل ہند مارے گئے ہیں اونکا کچھ شمار ہی نہیں پھر کیسے کہ ہندوستان مسلمانون کے آنے سے پہلے کیونکر بہت کم آباد تھا دوسری دلیل یہ ہے جب ہندو راجہ محمود غزنوی اور محمد غوری وغیرہ سے لڑے ہیں ان کے فوجوں کی تعداد مسلمان مورخون نے لاکھون ہی لکھی ہے اور سپاہ کی کثرت بغیر کثرت آبادی کے ممکن نہیں ہندوستان میں قومون کی تفریق ہمیشہ سے چلی ہے اگر ہر قوم سے ایک ایک آدمی لیکر سو آدمی جمع کرو تو انمین صرف ایک شخص لڑنے والا ہوتا یا بہنی والا نکلیگا پس جب اوسوقت ایسی قوم کے لاکھون آدمی ہندوستان کے ایک ایک حصہ میں موجود ہوں تو اور قوم کے آدمیوں کا تو شمار ہی نہیں کسقدر ہوں گے ۔

علاوہ اسکے یہ بات بخوبی تحقیق ہوچکی ہے کہ ہندوستان کے مین آسودگی شائستگی اور دولتمندی و آبادی کا زمانہ تو وہی تھا کہ جب مسلمانوں کا قدم شریف نہیں آیا تھا اور جب سے انکی آمد ہوئی تب سے یہاں کی ہر بات کو تنزل ہی ہوتا رہا پس یہ بات محض غلط ہے کہ مسلمانوں کے آنے سے ہندوستان کی آبادی کو بہت ترقی ہوئی ۔

سوال ۳۴

بخت نصر کا خواب اور اوسکی تعبیر معہ ثبوت کے بیان کرو۔

جواب ۳۳

بخت نصر بادشاہ بابل نے اپنے جلوس کے چوتھے برس یا سنہ عیسوی سے چھ سو برس قبل ایک ایسا عجیب خواب دیکھا کہ اوسکی تعبیر سمجھانے کو نجومیوں اور جادوگروں سے پوچھنے لگا انہوں نے عرض کی کہ جبتک خواب کا اظہار نہو ہم کیونکر اوسکی تعبیر کہہ سکتے ہیں تب بخت نصر نے غضبناک ہوکر ان سب کے قتل کا حکم دیا جن میں دانیال نبی بھی تھے جسکو بروقت فتح اورسلیم کے بخت نصر مع بہت سے یہودیوں کے اسیر کرکے بابل میں لے آیا تھا۔

دانیال نے جب دیکھا کہ موت قریب آئی اور بادشاہی جلاد اوسکے قتل کو مستعد ہوگئے تو خدا سے دعا مانگی اور بادشاہ کے روبرو جاکر کہنے لگا کہ اے بادشاہ وہ جو تونے دیکھا ہے

ازبس دولتمندی کی کثرت سونیکی مسلمانوں کے آنے سے پہلے ہی تھی اگر اوسوقت دولتمندی اور مالداری کی کثرت نہوتی تو محمود غزنوی اور محمد غوری وغیرہ ہزارہا من چاندی اور صدہا من سونا اور جواہرات کہاں سے لیجاتے اور پھر کیوں بار بار آتے کیونکہ جہاں گڑ نہیں ہوتا وہاں کبھی کیوں چیونٹے لگی تھی۔

یہاں کی قدرتی دولتمندی اور زرخیزی کے ثبوت کے لیے صرف یہ ایک مثال کافی ہے کہ یہاں کے تین ضلع واقع ساحل دریای سندھ جو کچھ دنوں ایران کے بڑے بادشاہ دارا کے قبضہ میں رہے تھے تو کہتے ہیں کہ تہائی آمدنی ساری ایران کے ملک کی اوسکے خزانے میں آتی تھی اوسکی ایک تہائی صرف ان ضلعوں سے اوسکو ملتی تھی بلکہ ایرانی اسلئے تو اوسکو باج میں چاندی دیتے تھے اور ان ضلعوں کے زمیندار سونا پہنچاتے تھے۔

پس ایسی وجوہات کے ہوتے ہوئے کون شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ مسلمانوں کے آنے سے ہندوستان کو یہ فائدہ ہوا کہ اوسکی آبادی بڑھی اور دولتمندی و زرخیزی نے ترقی پائی۔

ایک صورت ہے جسکی تجلی بے نہایت تہی اور شکل مہیب سر اوسکا خالص سونے کا چھاتی اور ہاتہ چاندی کے پیٹ اور رانیں پیتل اور لوہے کی اور پانوں لوہے اور مٹی سے آمیز —

بادشاہ اوس صورت کو تک رہا تہا کہ ناگاہ ایک پتھر پہاڑ سے کہ بغیر نقاشی کے منقوش تہا اوس صورت کو پیر پر کہ لوہے اور مٹی کا تہا آلگا جس سے وہ صورت چکنا چور ہو گئی اور لوہا تانبہ پیتل سونا اور روپا سب ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور وہ پتھر بڑا سا پہاڑ ہو کر زمین میں پہیل گیا —

دانیال نے یہ کہا کہ جو تعبیر بیان کی کہ یہ خواب تین سلطنت کی علامت ہے جو تمہاری سلطنت کے بعد دنیا میں مشہور ہونگی یعنے فارسی یونانی اور رومی - بعد ان سلطنتوں کے آسمان کا مالک اپنی ایک سلطنت کھڑی کرے گا جو کبہی برباد نہوگی اور اوسکی خدمت اور لوگوں پہ نہ چہوڑی جائیگی

ثبوت اسکا یہ ہے کہ فارسی سلطنت جسکا بانی کیخسرو مانا گیا ہے سکندر تک دو سو آٹھ برس رہی یونانی سلطنت گو کہ قدیم ہے اور اوسکا ذکر سنہ عیسوی کے دو ہزار برس پیشتر سے ہوتا چلا آیا ہے مگر یہاں یونانی سلطنت فیلقوس اور سکندر کے عروج کی ابتدا سے گنی گئی ہے جسکا دور قیصر اغوسطس رومی تک تین سو تینتالیس برس کا ہے —

رومی سلطنت قیصر اغوسطس سے شروع ہو کر ۱۴۵۳ء تک قائم رہی اور بعد اوسکے ایک نئی سلطنت قسطنطنیہ میں قائم ہوئی جسکو مسلمانوں نے برباد کیا -

انکے بعد جس سلطنت کا ذکر ہے اوسکے لیے عیسائی کہتے ہیں کہ وہ مسیح کی سلطنت کی پیشین گوئی ہے +

سوال دہم

ہند کی وجہ تسمیہ کیا ہے —

+ سیر متقدمین - روضۃ الصفا میں بہی اس خواب کا حال اندک تغیر کے ساتھہ لکہا ہے

جواب ۳۴

ایک کتاب مین یون لکھا ہے کہ اس ملک کا نام یونانیون نے (جو سب سے پہلے اس سے واقف ہوئے تھے) اندر کہا تھا وہ سندھ ہی کو انڈس کہتے تھے جیسا کہ اب بھی انگریز لوگ ہند کو انڈیا اور سندھ کو انڈس بولتے ہین #

مگر مین ایک مدت سے سوچا کرتا تھا کہ ہندا اور ہندو کی اصل کیا ہے کیونکہ جو لفظ جس قوم یا جس ملک کا کسی غیر زبان مین استعمال کیا جاتا ہے وہ یا تو اوسی قوم اور ملک کی زبان کا لفظ معرب کیا ہوا ہوتا ہے یا اوسکی کچھ نہ کچھ اصل ایسی ہوتی ہے جسکو اوس زبان سے تعلق ہو پس یہ تحقیق میری واجب تھی کہ لفظ ہندا اور ہندو کو ہندوون کی اصلی زبان سے کیا تعلق ہے تاکہ اوسکی وجہ تسمیہ تحقیق ہووے مین نے اول اول ہندا اور ہندو کی معنی کی بھی تحقیقات کی کہ شاید اوس سے کچھ نتیجہ مرتب ہو مگر نہوا کیونکہ ہندو کے معنی مسلمانون نے چور بیدین حرامی اور سیہ فام لکھے ہین جو سب قیاسی اور فرضی ہین اور اونکو اصل معنی سے کچھ تعلق نہین کیونکہ ان دونون لفظون کی اصل جو ایک مدت کے غوص اور تعمق سے اس عرصہ مین میرے ذہن نشین ہوئی یہ ہے کہ لفظ ہندو اصل مین اندو تھا اور شاستری زبان مین اندو چاند کو کہتے ہین اور قدیم قوم چندر بنسی کا ایک نام اندو بھی تھا اور یہ اکثر ہندوستان کی شمالی اطراف مین رہتے تھے چنانچہ کابل قندہار اور بالہیک یعنی عرف بلخ کے قدیمی راجہ اسی قوم سے تھے اور یونانی مورخون نے جو سیتھیا عرف تاتار کی اقوام کے بیان مین ایک قوم انڈوسیتھک نامی کا ذکر کیا ہے وہ اسی قوم اندو سے مراد ہے جو اوس وقت اون اطراف مین آباد تھی اور یونانی و انگریزی محاورہ کے بموجب اندو کا معرب انڈو ہو سکتا ہے اسیطرح فارسی اور عربی مصنفین نے اپنے روزمرہ کے موافق

تاریخ بلند شہر صفحہ ا

اندو کو ہندو لکھا اور پڑھا اور اونکے اصلی وطن آریاورت کا نام ہندوستان جسکا مخفف ہند ہے رکھکر لفظ ہندو کو وہان کے کل باشندون پر عائد کیا اور متاخرین نے ہند کی یہ وجہ تسمیہ بنائی کہ اوسکو حام کے بیٹے ہند نے آباد کیا تھا اور ہندو اوسکی نسل سے ہین اور جب مسلمان ہند مین آئے تو اونکے غلبہ اور تلفظ سے اس لفظ نے عام رواج پایا کہ اب اس کشور عظیم کے تمام باشندہ یہی جانتے ہین کہ قدیم سے ہمارا اور ہمارے مذہب کا نام ہندو ہی ہے جیسے مسلمان اپنے مذہب کو اسلام اور اپنے قوم کو مسلم و اہل اسلام کہتے ہین ویسے ہی ہندو بھی خود کو ہندو اور اپنے مذہب کو ہندو دھرم کہتے ہین اگر وہ اپنے مذہبی کتابون مین سو برس تک جستجو کرین تو یقین ہے کہ اس لفظ کی کچھ بنیاد نہ پاوین کیونکہ اس ملک کا اصلی نام کتب شاستری مین بھرت کھنڈ بھارت ورش و آریاورت لکھا ہے اور باشندون کا خطاب آریہ —

پس یہ جو کچھ اصل ہندو لفظ کی مین نے اپنی عقل سے نکالی ہے اس لائق ہے کہ بڑے بڑے طباع اور محقق آدمی اوسمین غور اور توجہ کرین اور اوسکے صحیح و غلط ہونے کی بابت اپنی اپنی رائے لکھین ❊

سوال ۳۶

قطب نما کسنے ایجاد کیا —

جواب ۳۵

کلمبس حکیم نے جسنے اوسکے ذریعے سے سمندر مین بیدھڑک جہاز رانی کی اور بڑی

مین جانتا ہون کہ ہندو لفظ کی وجہ تسمیہ جو مین نے اپنے ذہن کی جودت اور واقفیت سے نکالی ہے وہ ابتک کسی کے خیال مین نہ آئی ہوگی اور بتقدیر صحت اسرار کے مین اپنی منصف سرکار سے مستحق و امیدوار اوسکی تصدیق و رجسٹری کا ہون —

کی راہ سے دور دراز سفر کرکے امریکہ کا پتہ لگایا #

سوال ۳۷

راناسانگا اور رانا پرتاب کا مختصر احوال لکھو۔

جواب ۳۷

راناسانگا جسکا اصلی نام ہندوپت مہارانا سنگرام سنگھ ہی نوجوانی مین اپنے بھائیون کی ضد سے عرصہ تک جلاوطن رہا اور اس عالم مین اوسنے زمانہ کا حال خوب سے دیکھا اور بڑے بڑے تجربے اوٹھائے مگر جب سنہ ۱۵۰۹ء مین اوسکا والد رانا رائےمل بیکنٹھ باشی ہوا تو اوسنے تخت میواڑ کو اپنے قدم سے زینت بخشی اور ریاست آبائی کو معراج علیا پر پہونچائی مورخون کا قول ہی کہ اوسوقت مین میواڑ کا راج رفعت و شوکت مین مثل ایک فلک فرسا گنبد کے تھا اور ہندوپت مہارانا سنگرام سنگھ اوس عالیشان گنبد کا کلس تھا

اوسکے وقت مین ہندوستان کی سلطنت چھوٹی چھوٹی بادشاہون مین منقسم تھی اور میواڑ کے گرد بھی بادشاہ جیسے مالوہ اور گجرات والے گو باہم متفق ہوگئے تھے مگر میواڑ کا کچھ نہین کرسکتے تھے اور راناسانگا اونسے صف جنگ لڑتا تھا چنانچہ مشہور ہے کہ اوسنے اٹھارہ لڑائیون مین دلی اور مالوہ کے بادشاہون پر فتح پائی منجملہ اونکے مقامات گھٹولی اور بکرولی مین ابراہیم لودی شاہ دہلی کو بکر شکست دی اور بہت سا لشکر اوسکا تہ تیغ کرکے ایک شاہزادہ بھی قید کرلیا اور ایک بڑی لڑائی مین محمود خلجی شاہ مالوہ کو گرفتار کیا اور اوس سے اوسکے مورث اعلی کا تاج و کمربند چھین لیا اسیطرح وہ ایک دفعہ مظفر شاہ گجرات کا تعاقب کرتا ہوا وہان تک جا پہونچا تھا کہ جہان سے احمدآباد بہت قریب رہگیا تھا پھر اوسنے بیانہ تک اپنی عملداری کی سرحد مقرر کی اور اسی طرح بہت سا علاقہ مالوہ کا محمود خلجی سے چھین کر جنوبی سرحد کو پھیلایا اور راسی سین تک وسعت دی

+ کشاف عالم ---

اٹھے مسلمانوں سے لیکر کرم چند راجہ مہری نگر کو ملا کیا کالپی چندیری گاگرون اور آبو میں اپنے تھانے بٹھائے اور آمیر مارواڑ بوندی گوالیار کے راجوں اور میوات کے خانزادوں پر خراج مقرر کیے سب راجپوت اوسکے صفات حسنہ کی تعریف کرتے تھے اور اوسکا حکم بدل مانتے تھے اور جب کوئی مہم پیش آتی تھی تو اسّی ہزار سوار اور سات بڑے راجہ اور نوراو اور ایکسو چار چھوٹے سردار اور پانسو جنگی ہاتھی اوسکے ہمراہ میدان جنگ میں جاتے تھے وہ ہندوؤں کے غلبہ کو اسلئے تریں ترقیات پر پہونچا چکا تھا اگر اوس نازک وقت میں بابر بادشاہ ہند پر حملہ آور ہوکر مسلمانوں کے عزم شکستہ کو پھر بہ ونہ دیتا تو ہندو پت سیکروری ہوکر تخت خلافت کو دہلی سے چتوڑ میں منتقل کرتا —

بابر جب کابل میں تھا تو سانگا نے بسبب عداوت سلاطین دہلی کے جو اوسکو بزرگوں سے پہونچی تھی اوسکے پاس ایلچی بھیجکر یہ اقرار کیا تھا کہ اگر تو دہلی پر حملہ کریگا تو میں آگرہ پر یورش کرونگا مگر جب بابر نے ابراہیم لودی کو مار کر دہلی چھین لی تو رانا کو وہی طبیعی عداوت جو دلی والوں کے ساتھ تھی بابر سے بھی ہو گئی اور جون میں دہلی کے فراریوں نے اوسکے پاس پناہ لی وہ اقوام راجپوت کو جمع کرکے بابر پر چڑھ گیا اور بیانہ فتح کرکے مقام کنوہ پر بابر کے ہراول کو مار بھگایا اس واردات سے راجپوتوں کا خوف مغلوں کے دل پر ایسا بیٹھ گیا اور وے ایسے مایوس ہو گئے کہ بابر خود اپنی زبان سے کہتا ہے کہ کسی میں اتنی جان نہ تھی کہ کلمات بہادری کے زبان سے نکالتا بابر یہ کہتا کہ آگے بڑھ کر تلوار مارو —

بابر دو ہفتہ تک مورچوں میں بیٹھا رہا اور سلہدی تنور کو جو رانا کا معتبر سردار تھا درمیان میں ڈال کر اس شرط پر صلح چاہی کہ رانا بیانہ تک قابض رہے اور دہلی و آگرہ کو میرے پاس چھوڑ دے رانا نے نہ مانا تب بابر اپنی فوج کو دم دلاسا دیکر لڑنے مرنے پر مستعد ہوا اور توپخانہ

کو لشکر کے سامنے قایم کیا

راجپوت اوسکی توپون تک لپٹ کے پہلے آگئے اور اونکے سوار مارتے ہوئے مورچون مین گھس گئے رانا کا ہراول وہی محکم اور مشہور تھا جو بابر کیطرف سے سفارت کرتا تھا اور اب وہ دغا دیکر بابر سے جا ملا اوسکے جاتے ہی راجپوتون کی عزم پست ہو گئے اور رانا جو اول فتحیاب نظر آیا تھا آخر کار زخمی ہو کر پیچھے کو ہٹا اور بڑے بڑے سردار اوسکے میدان جنگ مین کام آئے بابر نے فتح پاکر اپنا لقب غازی رکھا جو اوسکی نسل مین اخیر تک چلا آتا تھا۔

رانا یہ کہکر کہ مین بدون فتح کیے چیتور مین ہرگز نہ جاونگا کوہستان میوات مین چلا گیا اگر وہ جیتا رہتا تو ضرور اپنا اقرار پورا کرتا لیکن اوسی سال وسکو کسی نے زہر دیدیا اور وہ مقام بسوا مین جو میواڑ پر جانب شرق ہے مر گیا

سانگا کا جسم قوی قد میانہ چہرہ حسین تھا اور آنکھین بڑی بڑی تھین مرتے وقت اوسکے جسم کے زخمون سے ثابت ہوا کہ وہ ایک جنگی شہسوار تھا اسلیے کہ ایک آنکھ اوسکے بھائی کے قضا مین جاتی رہی تھی اور ایک بازو اوسکا شاہ لودی کی لڑائی مین کٹ گیا تھا ایک ٹانگ اوسکی ایک اور لڑائی مین بندوق سے ٹوٹ گئی تھی اور اوسکے تمام جسم پر اسّی زخم تیر تلوار گولی اور برچھی کے لگے تھے۔

بابر گو اوسکو کافر کہتا ہے مگر اپنی تزک مین ہمیشہ اوسکے نام کو بڑی عزت اور توقیر سے لکھتا ہے اور اوسکی جوانمردی اور لیاقت کا اقرار اس بیان سے کرتا ہے کہ وہ محض اپنی بہادری اور تلوار کی زور سے اعلے درجہ کو پہونچا اور جو کہ بابر دوسری مرتبہ رانا سے مقابل ہوا اور نہ اوسکا تعاقب کیا اس سے پایا جاتا ہے کہ وہ اوسکا خوف کرتا تھا یا ادب اور پھر اوسکا یہ الزام اپنے ذمہ لینا کہ رانا کے تعاقب مین مجھسے غفلت ہوئی رانا کی عزت کو بڑھاتا ہے [1]

[1] تاد رجستان تزک بابر

اور ہندو پت مہارانا پرتاپ سنگہ کا مختصر حال یہ ہے کہ وہ جب شاہ میواڑ ہوا تو ملک کی حالت نہایت ابتر تھی چتوڑ کا قلعہ اکبر بادشاہ نے اوسکے باپ اودے سنگ سے چھین لیا تھا مغلوں کی فوج وسط میواڑ میں پڑی ہوئی تھی راجپوتانہ کی آزادی جاتی رہی تھی آمیر مارواڑ اور دوسرے راجہ اکبر کے مطیع ہو گئے تھے بعض راجوں نے دولت کے لالچ سے اوسکو بیٹیاں بھی دی تھیں پرتاپ جدہر آنکھ اوٹھا کر دیکھتا تھا دشمن نظر آتے تھے یا اونکے مددگار ایسا کوئی تھا جس سے یہ اپنی کہتا یا وہ اوسکی تسلی کرتا یا اوس نازک وقت میں خاص اوسکا بھائی ساگرا اوسکو چھوڑ کر اکبر کے پاس چلا گیا اور اکبر نے اوسکو رانا کے لقب سے ملقب کیا اور رانا کے [illegible] جو عبارت [illegible] اب تک ہے اوسکی بربادی پر آمادہ ہو گئے مگر چونکہ وہ خود مرد اولوالعزم اور شجاع با حوصلہ تھا اور طبیعت اوسکی اوس آزادی کی شایق اور وضعداری کی پابند واقع ہوئی تھی اور اوسکی ذات میں اولوالعزمی اپنے قوم کی موجود تھی اور وہ ہمیشہ اپنی تواریخ میں اپنے بزرگوں کے کارہائے نمایان کی سیر کیا کرتا تھا اسلیے ایسے طوفان خیز وقت میں کہ اوسکا کوئی ہمقدم راجہ خود مختاری کا نام لے سکتا تھا مثل کوہ اپنی سرفرازی کے دعوا پر قایم رہا اور کبھی سہات پر راضی نہوا کہ باپا راول کا پوتا ہوکر غیر کفو آدمی کو سر جھکاوے یا اوسکی اطاعت قبول کرے ایک جب اوسکے پیغامون میں [illegible] کی شکلیں پیش آتی تھیں تو ناک بھون چڑھا لیتا تھا اور کبھی کبھی تو [illegible] کی بات بھی پوچھی نہیں جاتی تھی

اوسکی خودداری کی ایک ادنیٰ مثال یہ ہے کہ وہ جس کسیکو اپنی پگڑی بخشتا تھا تو اوس سے کہدیتا تھا کہ یہ میری پگڑی باندہ کر کسی کو سر مت جھکانا اگر ایسا قصور ہو جاویگا تو تیرا سر توڑ ڈالونگا

راج پرستی مین لکھا ہے کہ ایک بھاٹ جسکو رانا نے پگڑی دی تھی بادشاہ کے دربار مین گیا اور سلام کرتے وقت پگڑی اوتار کر آداب بجالایا بادشاہ نے پوچھا یہ کہان کی رسم ہے کہ تو نے ننگے سر ہوکر سلام کیا بھاٹ نے عرض کی حضور اسوقت میرے سر پر رانا پرتاب سنگہ بہادر کی پگڑی تھی جو کہ وہ کسی ہندو مسلمان کو سر نہین جھکاتا ہے اسلیے مین نے حضور کو سلام کرتے وقت اونکی پگڑی ہاتھ مین لے لی تاکہ اونکی حرمت باقی رہے —

پرتاب نے شاہنشاہ کے مقابلہ مین مستعد رہنے کے لیے اپنے مان کے دودہ کی قسم کھائی تھی اور اوسکو حتی المقدور وفا کی وہ تنہا پچیس برس تک شاہنشاہ کا مقابلہ کرتا رہا اور ہرگز ہمت نہین ہارا کبھی تو وہ میدان مین مقابلہ کرتا یا لوٹتا چلا آتا تھا اور کبھی ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ مین بھاگ جاتا تھا اوسکا خاندان تو اپنے وطن کے پہاڑون مین اوقات بسر کرتا تھا اور اوسکا طفل خورد سال جو شاہزادہ اور راجہ کہلاتے اور عوض لینے کے لائق نکلا جنگل کے وحشی جانورون اور بہائم سیرت قومون مین پرورش پاتا تھا پرتاب بہادر کے کارہائے نمایان جو بعض عنایات الہی سے ظہور مین آئے اب تک ہر گھاٹی مین زبان زد خاص و عام اور راجپوتون کے دلپر نقش ہین اور بہت سی اونمین سے اکبر کی تواریخ مین بھی درج ہین —

پرتاب کے سردار بھی ایسے ہی عالی وقار اور صاحب تمکنت تھے کہ جنہون نے اکبر کے ایمان کسل ترغیبات کو منظور نہ کرکے اوسکو ٹھکرا دیا چنانچہ جے مل شجاع کے بیٹے اور دلاور فتا کے جانشین اور سلومبر اور دیلواڑہ کے رئیس اونکی طرف سے ایسے لڑے کہ جان و مال سب اوسپر تصدق کر دیے —

پرتاب نے بربادی چتوڑ کی یادگار کے لیے حکم قطعی دیا کہ جب تک حالات شاہی چتوڑ کی دوبارہ حاصل نہوتے ہم اور ہمارے جانشین لباس فاخرہ نہ پہنین داڑہی پیراستہ نہ ہوا کرے

زمین پر سوئین نقارہ فوج کے پیچھے رکھین کھانا پتون پر کھائین —

پرتاب سنگہ اکثر یہ کہا کرتا تھا کہ اگر اودی سنگہ پیدا نہوا ہوتا یا فیما بین میرے اور رانا سانگا کے چند ضعیف جانشین نہوئے ہوتے تو راجستان کبھی ترکون کے ہاتھ نہ آتا اور اونکا قانون اس ملک مین جاری نہوتا اور بعض اوقات یہ بھی فرماتا کہ کیا کرون کہ میرا عصر بھی مجھ سا ہی ہے اگر اوسکی جگہہ اور کوئی ہوتا تو جب بھی مین بہت کچھ کر سکتا تھا بلکہ کر کے دکھا دیتا —

میواڑ کے لائق لائق مورخون کا قول ہے کہ پرتاب کا نظیر اوس عہد مین کوئی نہ تھا اگر کچھ تھا تو اوسکا دشمن اکبر ہی تھا —

پرتاب نے آزمودہ کار اور صاحب تجربہ سردارون کی امداد سے ریاست کا انتظام نئے طریق پر کیا جو موافق آمدنی ملک اور ضرورت وقت کے تھا جاگیرون کی نئی نئی سندین عطا ہوئین اور نئی نئی شرطین خدمت کی اونمین درج تھین کوملمیر گوگوندہ اور دوسرے پہاڑی قلعہ مستحکم کیے گئے لیکن جب اوسنے دیکھا کہ اکبر سے قوی دشمن کا مقابلہ میدان جنگ مین نہین ہو سکتا ہے تب اوسنے حکم دیا کہ جو کوئی رعایا مین سے میدان چھوڑ کر پہاڑون مین پناہ گزین نہوگا پھانسی پائیگا اس حکم کی تعمیل بڑی سختی سے کروائی اور کسیکو اوس سے منحرف ہونے نہ دیا اوسکی تواریخ مین بہت سے قصے اسبارہ کے لکھے گئے ہین چنانچہ ایک دفعہ وہ چند سوار لیکر دیکھنے کو گیا کہ میرے حکم کی تعمیل بخوبی ہوتی ہے یا نہین پس اوسنے دیکھا کہ میدان بالکل ویران پڑے ہین انسان کی آواز کان تک نہین پہونچتی اناج کے کھیتون مین گھاس اوگی ہوئی ہے تمام سرسبز اور سیر حاصل ضلعون کی زمین اراولی پہاڑ سے لیکر مغربی بلند قلعہ تک جو بناس اور بیڑچ ندیون کی آبریزی سے ہمیشہ شاداب رہتی تھی اب جنگل پڑی ہے جہان پہلے رعایا سکونت کرتی تھی وہان اب درندہ گزندہ جانور دوڑتے پھرتے ہین —

اس تمام مدت اور ویران و برباد جگہ مین صرف ایک چرواہہ نے شاہ کے حکم سے انحراف
کیا تھا وہ اس خیال سے کہ مجھکو کون دیکھے گا اپنا ریوڑا وتلا کے سبزہ زارون مین جو بناس
کے کنارون پر سرسبز اور شاداب ہو رہے تھے چرا یا پھرتا تھا شاہ نے بعد چند سوالات کے اوسکو
قتل کیا اور درخت سے لٹکا دیا غرض اس سختی سے جو براہ حب الوطنی و حفظ ناموس رعایا کے
عمل مین آئی پرتاب نے اپنا ملک ایسا بے چراغ کر دیا کہ فتح کرنے والے اوس سے کچھ فائدہ
نہ اوٹھا سکے اور تجارت جو فیما بین شاہ مغل اور فرنگستان کے میواڑ کی راہ سے جاری ہوئی
تھی بند ہو گئی اور اسباب تجارت کی آمد و رفت مین حرج ہی واقع نہوا بلکہ وہ جابجا لٹنے بھی لگا

اس عرصہ مین جو راجپوت راجہ مذہبی تعصب چھوڑ کر اور عزت بیچکر اکبر کو بیٹیان دینے
لگے تھے اور بجاے اسکے کہ اونکو پرتاب کا ساتھ دینا چاہیے تھا مسلمان بادشاہ کا پاس کر کے
شاہ راجپوت کے دشمن ہو گئے تھے پرتاب نے اونسے ربط اخلاص و شادی بیاہ کا سلسلہ
توڑ دیا اور بجاے اونکے دہلی گجرات مالوہ اور مارواڑ کے قدیم بادشاہون کی اولاد کو جو اونکے
اسیرون مین اول درجہ رکھتے تھے اپنے اور اپنے خاندان کی بیٹیان دیکر سرفراز و سربلند فرمایا

جب کہ ہندو پت ایسی تدبیرون مین مصروف تھا راجہ مان سنگہ کچھواہہ گجرات فتح
کر کے میواڑ مین آیا اور شاہ راجپوت کو ملاقات کا پیغام بھیجا وہ کوملمیر سے اودے ساگر تک
اوسکی پیشوائی کو آیا مگر چونکہ خاندان کچھواہہ ایک غیر کفو ترک کو بیٹی دیکر راجپوت ترا تھا اسلیے
وہ کھانا کھانے کے وقت اوسکا شریک نہوا جب کھانا چنا گیا تو راجہ مان سنگہ نے شاہزادہ امر
سے پوچھا کہ راناجی نہین آئے شاہزادہ نے کہا کہ اونکے سر مین درد ہے راجہ مان سنگہ ایسا
بیوقوف تھا جو اس عذر کی وجہ نہ سمجھ جاتا چنانچہ اوسنے بیساختہ کہا کہ مین اس درد سر کا
باعث خوب جانتا ہون مگر یہ مرض لاعلاج ہے اگر ہندو پت ہی میرے روبرو [illegible]

تو کون رکھیگا رانا نے جب یہ لکھا کہ بھید تو کھل گیا پھر عذر کرنا لاحاصل ہے نہیں صاف کہا کہ مجھے بھی آپ کے تن اکھانے کا بڑا رنج ہے مگر کیا کروں کہ میں اوس شخص کے ساتھ کھانا نہیں کھا سکتا جس نے اپنی بہن ترک سے بیاہ دی ہے اور اوسنے غالباً ترک کے ساتھ کھانا کھایا ہوگا ۔

راجہ مان نے پرتاب رانا کا کھانا نہ چھوا صرف چند دانہ چاول کے اوٹھا کر پگڑی میں رکھ لیے اور چلتے وقت رانا سے جو اوسکے پہونچانے کے لیے آیا تھا کہا کہ اگر میں تمہاری شیخی نہ جھاڑ دونگا تو میرا نام مان نہیں پرتاب نے جواب دیا کہ کیا مضائقہ ہے جیسے مل سکو ویسے ملنا اور اوسی وقت کسی نے گستاخی کرکے یہ بھی کہدیا کہ تم اپنے پھوپھا اکبر کو بھی ہمراہ لانا ہو تو لانا بہتر جس زمین پر یہ دعوت ہوئی تھی وہ ناپاک متصور ہو کر کھدوا لی گئی اور انکا جل سے پاک کی گئی سرداروں نے نہائے اور پوشاک بدلی گویا اوسکے آنے سے ناپاک ہو گئی تھی اس واقعہ کی خبر بادشاہ اکبر کو پہونچی اور اوسنے شاہ راجپوت پر دھاوہ کرنے کو اجمیر میں چھاونی ڈالی پس وہ لڑائیاں شروع ہوئیں جن میں پرتاب نے شہرت حاصل کی از انجملہ ہلدی گھاٹ کی لڑائی ہے کہ جبتک قوم سیسودیہ صفت آرائے میواڑ ہے اور مورخوں کی تصنیفیں موجود ہیں تبتک وہ کبھی فراموش نہوگی ۔

اس لڑائی میں شاہ سلیم وارث تخت دہلی مغلیہ کا افسر اعلیٰ مقرر ہوا تھا اور راجہ مان سنگھ اور مہابت خان اوسکے مشیر تھے پرتاب بائیس ہزار جنگی راجپوت لیکر میدان ہلدی گھاٹ میں جو چاروں طرف پہاڑوں کے سلسلے سے محدود ہے سلیم سے مقابل ہوا اور قوم بھیل جو یہاں کے اصلی باشندے اور پرتاب کے رفیق دلسوز تھے تیر و کمان لیکر پہاڑ کی چوٹیوں پر کھڑے ہو گئے دوپہر تک لڑائی ہوئی شاہ راجپوت قرمزی جھنڈا لیے گرم میدان میں کھڑا ہوا تھا اور اوسکے ہمراہ سپاہی اوسکے روبرو جانفشانی کر رہے تھے جب راجہ مان نے

اونکا خاتمہ نہ کر دیا تو پرتاب اپنے گھوڑے چیتک نامی کو کاوہ دیکر سلیم کے گارد مین گھس آیا اور اوسپر برچھہ چلایا اگر اوسکے ہودے مین فولاد کے تختے نہ لگے ہوتے تو وہ قتل ہوگیا ہوتا تواریخ مین اس لڑائی کا نقشہ اسطرحپر لکھا ہوا ہے کہ گھوڑے کا ایک پانو ہاتھی کے سرپر رکھا ہوا ہے اور اوسکا سوار اپنے دشمن کو برچھی مارتا ہے فیلبان مارا گیا اور فیل سلیم کو ایکطرف لے بھاگا اس مقام پر بڑی خونریزی ہوئی کہ مغل تو اپنے باپ کے بچانے کو دوڑے اور بہادران میواڑ اپنے شاہ کی امداد کو جو ابھی سات زخم کھا چکا تھا جمع ہوئے پرتاب تین مرتبہ دشمنون مین سے بچکر نکلا چوتھے مرتبہ قریب تھا کہ مغلوب ہوکر گرپڑے مگر مانا جھالا شاہی آفتاب گیر اور قرمزی جھنڈا لیکر ایک طرف کو بھاگا مغل اوسکو رانا سمجھکر پیچھے دوڑے اور پرتاب صحیح وسالم نکل گیا —

امیر جھالا مع اپنے ہمراہیون کے مغلون سے لڑکر کام آیا رانا نے اوس جانفشانی کے صلہ مین اوسکی اولاد کو دہنی طرف بیٹھک دی اور حکم دیا کہ جب دربار مین آئین تو محل شاہی تک نقارہ بجائین اور علامات شاہی یعنے آفتاب گیر وجھنڈہ بھی اپنے ہی پاس رکھین یہ حقوق اتبک مانا کی اولاد کو حاصل ہین —

انجام اس لڑائی کا یہ ہوا کہ بائیس ہزار راجپوت ایسے قوی دشمن پر کہ جسکے پاس بے شمار توپین تھین اور اونٹون کے رسالے غالب نہو سکے اور قریب دو ثلث کے مارے گئے پرتاب تن تنہا بھاگا اور مغل اوسکے تعاقب مین شتابان ہوئے راستہ مین ایک ندی حائل ہوئی اوسکو پھلانگ گیا باوجودیکہ وہ مثل اپنے آقا کے زخمی ہوگیا تھا مغل پھر بھی ساتھ تھے اور اونکے گھوڑون کے نعل سے جو شعلہ نکلتا تھا وہ دشمن کے لپکے ہوئے آنے کی خبر دیتا تھا کہ دفعۃً پرتاب نے اپنی زبان مین یہ آواز سنی کہ او نیلے گھوڑے کے سوار

جب پیچھے پھر کر دیکھا تو ایک سوار نظر آیا وہ اوسکا بھائی سکت سنگھ تھا جو اوسکی دشمنی سے
میواڑ چھوڑ کر اکبر کے پاس چلا گیا تھا اکبر نے اوسکو بھینسرور کا علاقہ دیا تھا وہ اس لڑائی میں
سلیم کے ساتھ تھا جب اوسنے دیکھا کہ میرا بھائی تنہا نیلے گھوڑے پر چلا جاتا ہے تو اوسکو
محبت کا جوش ہوا اور بے تکلف تعاقب کرنے والوں کے ساتھ ہو لیا اور ایک موقع پر
دونوں کو برچھے سے مار کر بھائی سے جا ملا اس وقت دونوں بھائی اپنی زندگی میں اول مرتبہ
محبت سے بغلگیر ہوئے یہاں چیتک بیٹھ گیا تب سکت سنگھ نے اپنا گھوڑا نذر کیا جونہیں
رانا نے چیتک سے اپنا اسباب اوتار کر اوسپر رکھا چیتک مر گیا سکت سنگھ بھائی سے ہنسی
مذاق کر کے رخصت ہوا چلتے وقت یہ کہہ گیا جسوقت پھر موقع ہوگا تمسے آن ملونگا ۔

ہلدی گھاٹ کی لڑائی جسمیں سرداران میواڑ کا خوب خون بہا تھی ساون بدی ۷
سمت ۱۶۳۲ مطابق ماہ جولائی ۱۵۷۶ع کو واقع ہوئی اور پانسو آدمی خاص رشتہ دار رانا پرتاب
کے قتل ہوئے اور رام ساہ والی گوالیار جو رانا کے یہاں مہمان تھا اور رانا جسکو آٹھ سو روپیہ
روزینہ دیتا تھا مع ساڑھے تین سو بہادر قوم تنور کے کام آیا یہ تمام حال اودیپور
میں [illegible] کی دیوار پر تصویروں میں کھچا ہوا ہے ۔

سلیم اس فتح سے خوش ہو کر چلا گیا موسم برشگال تو رانا نے عیش میں کاٹا
مگر شروع بہار میں دشمن پھر آیا اور پھر لڑائی شروع ہوئی پرتاب جب اراولی کی راہ میں
[illegible] ہوئی بہت مغلوں سے لڑ کر آخر کو کوبھلمیر میں پناہ گزین ہوا مگر والی سروہی کی کمک آ
[illegible] ملگیا تھا شاہ نواز خاں نے وہ قلعہ فتح کر لیا اور رانا محال چپن میں چلا گیا
تب دشمن نے اوسکو ہر طرف سے گھیر لیا اور بڑے بڑے شہر اور قلعے لے لیے پرتاب کو
تلاش کیا مگر علو ہمتی اور ہر دل عزیزی سے اس حالت میں کہ دشمن اوسکی خبر داں سے

مخالفین یہ گمان کرتے تھے کہ وہ کسی تاریک گوشہ میں جا کر چھپا ہوگا ہر بار اپنی بولی سے انبوہ کثیر کو جمع کرکے ۔ نقصان غنیم پہنچا کر تا تھا یا تو فتح پاتا تھا یا پھر پسپا ہو کر پہاڑوں میں چلا جاتا تھا ایسی لڑائی میں کئی سال گذر گئے اور وہ انتقام کو نہ پہونچی ہر چند کہ ہر بس پرتاب کی کامیابی کے ذریعہ اوسکو سیل کم ہوتے جاتے تھے مگر کبھی اوسنے یہ ارادہ نہ کیا کہ ہتھیار ڈالدے اور دشمن سے صلح کرے عیال و اطفال کی طرف سے البتہ اوسے تشویش رہتی تھی کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ آجائیں بلکہ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہو بھی گیا تھا مگر قوم بھیل اونکو سر گنڈہ کے کوہستان میں چھپا کر لی گئی اور عرصہ تک اونکو جدا جدا کی مکان میں محفوظ رکھا ۔

چنانچہ پرتاب کے عیال و اطفال پر سخت مصیبت تھی وہ اونکو دشمنوں کے خوف سے پہاڑوں میں روپوش رکھتے تھے اور شب کو درندوں کے ڈر سے درختوں پر ٹوکروں میں لٹکائے جاتے تھے اور بھیل تیر و کمان لیے اونکے پاس بیٹھے رہتے تھے وہاں درختوں میں اونکے جھولوں کے نشانات ابتک موجود ہیں ۔

اکبر نے جو جاسوس رانا کے پیچھے چھوڑے تھے اونمیں سے ایک نے آکر بیان کیا کہ پرتاب مع اپنے سرداروں کے کھانے پر بیٹھا ہوا تھا اس موقع پر وہ سب رسمیں جو امن و امان کے وقت میں مروج تھیں سب ادا ہوتی تھیں یعنے رانا اپنے آگے سے کھانے کے دونے جن میں جنگل کے میوے رکھے ہوئے تھے اوٹھا اوٹھا کر اپنے بڑے بڑے سرداروں کو دیتا تھا اور ہر سردار اوسکو بڑے ادب سے لیتا تھا ۔

اکبر نے یہ سنکر اوسکے حوصلے اور جوانمردی پر بہت آفرین کی اور خانان خانان نے بہت سے دوہے بنا کر رانا کے پاس بھیجے جنکا خلاصہ یہ ہے کہ زر اور زمین دونوں ہستی دنیا ہو جاوینگی مگر نامی گرامی اشخاص کی نیکنامی ہمیشہ ہی رہیگی اور اونکے ناموں کو

زندہ رکھنے کی پرتاب نے دربار زمین دونوں کو چھوڑ دیا لیکن اپنا کبھی اطاعت میں نہ جھکایا
ہندو راجوں میں اوسی نے اپنی قوم کی عزت بچائی ہے —

پرتاب کو جب اپنے عیال و اطفال کی یاد آتی تھی دیوانہ وار ہو جاتا تھا کیونکہ وہ پہاڑوں
اور غاروں میں بھی محفوظ نہیں رہ سکتے تھے چھوٹے چھوٹے بچے اوسکے پاس کھانے کے لیے روتے
تھے غنیم نے اونکا ایسا تعاقب کیا تھا کہ پانچ مرتبہ کھانا جو تیار ہو چکا تھا چھوٹ گیا ایک مرتبہ
ایسا اتفاق ہوا کہ اوسکے اور اوسکے بیٹے کی بی بی نے چند روٹیاں ایک گھاس کی جڑ کی
پکا کر ایک ایک روٹی ہر ایک کو دی اور یہ کہا کہ آدھی اسوقت کھانا اور آدھی شام کو —

پرتاب پچھات لیٹا ہوا اپنی مصائب کا خیال کر رہا تھا کہ ناگاہ اوسکی لڑکی چلا اوٹھی وہ چونک
کر اوٹھا تو معلوم ہوا کہ بلی آدھی روٹی اوسکی کھا گئی اور وہ بھوک کی شدت سے روتی ہے
ابتک تو پرتاب کی استقلال میں ذرا فرق نہوا تھا گو اوسکے بھائی بیٹے اور رشتہ دار اوسکے سامنے
مارے گئے تھے اوسکا قول بھی یہ ہی تھا کہ راجپوت اسی واسطے پیدا ہوا ہے کہ سختیاں اوٹھائے
مگر اب روٹی کے لیے اوسکی لڑکی کے رونے کی آواز اوسکے صبر و استقلال کو لے گئی اوس نے
کہا کہ ایسی بادشاہت پر تف ہے اور اکبر سے درخواست کی کہ میری مصیبتوں کو کم کرو —

اکبر نے اوس درخواست کو تابعداری کی علامت سمجھکر بہت غنیمت تصور کی اور حکم دیا
کہ جگہ جگہ شادیانے بجیں اور جشن کیا جائے اور وہ عریضہ کو دکھائی تب پرتھی راج برادر
راجہ بیکانیر نے جو شاعر بے بدل اور بہادر شخص تھا عرض کی کہ مضمون یہی نے راجپوتوں
کے نام پر بٹہ لگانے کو فریب کیا ہے میں پرتاب کو خوب جانتا ہوں اگر آپ اپنی کل سلطنت
بھی اوسکو دینگے وہ کبھی تمہاری شرائط کو قبول نہ کریگا مجھے اجازت ہو جائے تو میں حال
کی تحقیق کروں [illegible] اطاعت کیا [illegible] بادشاہ نے کہا اچھا پرتھی راج

نے جیسا منشا اس کتاب کا ہے رانا کو اس حرکت سے باز رکھنے کا تھا بہت سے پرتاب مہند ہی
شہزادہ اکبر کے پاس بھیجے گئے ترجمہ مین اصل مضمون کی بندش اور لطافت کی خوبیان جاتی
رہتی ہین لیکن تاہم بھی ان دوہون کا ترجمہ جو دلون مین جو ایک عمدہ اثر آزادی اور ہمدردی
کا پیدا کرتا ہے یہ ہے —

ہندوون کی امید ہندوپت پر ہے اور پھر وہ اونکو دغا دیتا ہے — پرتاب ہی بچا سکے
تو بچے ورنہ اکبر تو سب کو خراب کریگا ہمارے سب سردار بزدلے ہو گئے ہین اور عورتون
کی عزت خراب ہے اکبر ہماری قوم کا برباد کرنے والا ہے اوسنے سوائے پرتاب کے سبکو رشوت دیکے
اپنی طرف کر لیا ہے — وہ اوسکے سنگ شیر بیٹھے کو خرید نہین سکتا ہے — کون ایسا راجپوت ہے
کہ جو دنیوی زندگی کے لیے اپنی عزت کھو دیگا لیکن اسپر بھی بہت سے لپیٹ مین آ گئے ہین
کیا چتیور بھی ایسا زمانہ آوے گا جبکہ چتیرون کے تمام تحفہ اور نادر شیا
کی فروخت ہو چکی ہے گو پرتاب کی دولت ضائع ہو گئی ہے لیکن یہ خزانہ تو اوسنے اپنا
بچا ہی رکھا ہے بہت سے نا امید ہو کر اس بازار مین فروخت کے لیے آ گئے ہین اور بانکی
دو عزتی ہوئی ہے ایسی پناہی کے داغ سے رانا ہمیر کی اولادہی محفوظ رہی ہے —

دنیا یہ بات پوچھتی ہے کہ پرتاب کو اوسکے گوشہ مین کہان سے مدد ملتی ہے —
جواب کہین سے نہین — لیکن اوسکی بہادری اوسکی تلوار اوسکے چھتریون کی عزت کو
بچا رہی ہے —

یہ انسانون کا ٹوٹنے والا ممکن نہین کہ ہمیشہ زندہ رہے کسی نہ کسی دن تو فنا
مراد اکبر سے ۱۲
اجل ہوگا ہماری قوم اوسی وقت پرتاب سے رجوع لائیگی پرتاب ہی پر سب کو بھروسا
ہے اور وہی اونکو اندھیرے سے نکالکر اوجالے مین لائیگا —

اس اشعور شاعر کی فصاحت مین دس ہزار آدمی کا زور تھا پرتاب اوسکو پڑھتے ہی پھر جوش مین آیا اور اوسکا عزم پھر زندہ ہوا اوسکی ہمت پھر تازہ ہوئی اور پھر لڑائی کی تیاری کی مگر بسبب تہی دستی اور غلبہ دشمن کے بجز اسکے کچھ نہ بن آئی کہ پرتاب اپنے سردار خاندان اور اون لوگون کو جو جلاوطنی کو بےعزتی پر ترجیح دیتے تھے ہمراہ لیکر سندھ کی طرف روانہ ہوا تاکہ ریگستان سے آپکو اپنے اور دشمن کے درمیان مین ڈال کر راجہ امرکوٹ سے مدد حاصل کرے مگر جب وہ کوہ اربلی سے اوترکر ریگستان کی اخیر سرحد پر پہونچا تو اوسکے موروثی وزیر کو اوسکی مصیبت پر رونا آیا اور اوسنے فوراً اپنے اور اپنے بزرگون کی جمع کی ہوئی دولت ولی نعمت کے نذر کی یہ اسقدر تھی کہ اوس سے پچیس ہزار آدمی بارہ برس تک پرورش پا سکتے تھے۔

پرتاب نے وزیر کی دولت اور بہتی راج کی فصاحت سے حوصلہ پکڑا اور مثل شہباز شہبازکے کیمپ پر بمقام دیویر آگرا اور اوسکو مثل گاجر مولی کے کاٹ کر شہروین کا آمیٹ تک تعاقب کیا اور اوسی سرگرمی مین کومبلمیر پر حملہ کرکے عبداللہ کو مع لشکر تہ تیغ کیا اور بعد اوسکے اسیطرح ۳۲ مقامات مستحکم کو چھین کر دشمنون کو مار بھگایا۔

مورخ کا قول ہے کہ ایک ہی سال کی لڑائی مین تمام میواڑ اجمیر چتوڑ اور مانڈل گڈھ کے سوا دوبارہ فتح ہوا اور پرتاب نے راجہ مان کی گوشمالی کو جو شرط ہوتا تھا کیونکہ اوسنے پرتاب کو کیسے مخاطرہ مین ڈال دیا امبیر پر حملہ کیا اور اوسکے پر دولت شہر مالپورا کو لوٹ کر خاک مین ملا دیا۔

پرتاب کی اخیر زندگی آرام سے بسر ہوئی اور اکبر کا دل دوسری طرف مصروف تھا اوسکی طرف سے بالکل چشم پوشی کر گیا اسکی وجہ صرف یہ ہی تھی کہ وہ کابل پنجاب

کشمیر اور سندھ کی مہمات سے خالی نہ تھا بلکہ اوسنے ایک بڑی دوراندیشی سے رعنا کو اوسکے حال مین چھوڑ دیا کیونکہ اوسنے بڑے بڑے راجپوتون سے سازش کرکے رجستان مین بلوائی تمام برپا کرنے کو اندیشہ اکبر کے دلمین پیدا کر دیا تھا ۔

پرتاب کو آرام پسند نہ تھا اور نہ اوسکے سردارون کو وہ جب اودے پور کے درہ پر بیٹھکر چیتور کے کنگرہ کو دیکھتا تھا تو اوسکا دل ایسا بیتاب ہو جاتا تھا کہ اوسوقت سوائے لڑکر مر جانے کے اوسکو اور کچھ نہ سوجھتا تھا ۔

اوسکی تمام عمر مصیبت اور جفاکشی مین گذری اوسکا تمام بدن زخمون سے چور تھا اوسکی جوانی غم اور فکر کی کثرت سے جلد پیری کے ساتھ مبدل ہو گئی اوسکے ہاتھ پاؤن نے رات دن کی دوڑ دھوپ اور بیابان نوردی سے عین جوانی مین جواب دے دیا ضعف سے اوسکو طرح طرح کی بیماریان پیدا ہوئین اوسکی حالت نزع اوسکی بہادری کا حال بتاتی تھی اوسنے مرتے وقت اپنے جانشین کو قسم دلائی کہ تو ہمیشہ دشمن سے لڑتا رہنا اور کبھی لڑائی سے پہلو تہی نہ کرنا اگرچہ شاہزادہ امرا نے قسم کھائی اور عہد کیا مگر اوسکی تشفی نہوئی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ میرا فرزند آزادی اور سرفرازی کے مصائب کا متحمل نہوگا ۔

پرتاب اور اوسکے ہمراہیون نے پچھولا جھیل کے کنارے پر کئی جھونپڑیان ڈال رکھی تھین جنمین وہ مصیبت کے ایام بسر کرتے تھے اور مینہ اور آندھی کے صدمون سے محفوظ رہتے تھے شاہزادہ امرا کو یہ تو خیال نرہا کہ جھونپڑا بہت نیچا ہے اور ایک ڈنڈا اوسکا باہر نکلا ہوا ہے چنانچہ جب وہ جھونپڑے سے باہر نکلا تو اوسکے سنڈاس کی نہ ڈانڈے مین اٹک گئی اور وہ اوسکو ویسا ہی کھینچتا ہوا چلا گیا پرتاب نے

ہوا اپنے بیٹے کی حالت مین یہ بے استقلالی پائی تو بہت رنجیدہ ہوا اور یقین کیا کہ یہ اون سختیون کی برداشت کبھی نہین کرسکیگا جو دشمن کے مقابلے کے لیے ضرور ہوتی ہین

پرتاب مرتے وقت ایک خراب خستہ مکان مین پڑا ہوا تھا اوسکے سردار جو لڑائیون مین اوسکے ہمراہ بڑی وفاداری سے لڑے تھے اوسکے سرہانے بیٹھے تھے اور اوسکی جان کندنی کو حسرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے آخر سلومبر کے سردار نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچکر پوچھا کہ ایسی کیا تکلیف تیری جان پر پڑی ہے کہ وہ نکلتی نہین

پرتاب نے سنبھلکر اور کچھ ہوش مین آکر جواب دیا کہ میری تشفی کرو کہ بعد میرے یہ ملک ترکون کے حوالے نہ کیا جائیگا میری جان اسی خیال مین تن سے جدا نہین ہوتی مین جھونپڑی کی سرگذشت سے اپنے فرزند کے مزاج کا قیاس کرسکتا ہون کہ وہ بجاے اونکے مکانات عالیشان بنائیگا اور اونمین آرام سے بیٹھ جائیگا میواڑ کی آزادی جسکے لیے ہمنے اسقدر خون بہایا ہے اوسکے ہاتھ سے جاتی رہیگی۔ اے میرے دشمن شکار سردارو کیا تم بھی اوسی کے پیروی کروگے ۔

تب انہون نے باپا راول کے تخت کی قسم کھاکر کہا کہ ہم شاہزادہ کیطرف سے ضامن ہین کہ جب تک میواڑ کی آزادی دوبارہ حاصل نہوگی ہم اوسکو محل بنانے اور چین سے بیٹھنے نہ دینگے یہ بات سنکر اوسکو ایسی تشفی ہوئی کہ اوسکی جان بخوشی نکلگئی

ٹاڈ صاحب کہتے ہین کہ اون ولایتون کے باشندون کو جو انقلاب کی اذیتون سے محفوظ ہون سوچنا چاہیے کہ کسقدر جذبہ شجاعت اور بہادری کا اوس شاہ راجپوت مین ہوگا کہ جسنے تھوڑے سے ہی لشکر اور دولت سے اوس شاہنشاہ کا مقابلہ کیا کہ جسکی فوج تعداد مین اوس سے بھی زیادہ تھی جو کبھی ایرانی یونانیون پر چڑھا لے گئے تھے

اربلی پہاڑ مین کوئی ایسا درہ نہین کہ جو پرتاپ کے کسی نہ کسی عمل سے پاک و متبرک نہوا ہو یعنے جہان کہ اوسنے کوئی جوہر بہادری کا نہ دکھایا ہو یا تو وہان اوسکو فتح نصیب ہوئی ہوگی یا ایسی شکست کہ جس سے اوسکو شان حاصل ہوئی اور اوسکا نام ہوا ازانجملہ ہلدی گھاٹ اور دیویر کی لڑائی بہت مشہور ہے —[1]

گذارش مؤلف

ہمکو یہ نہ چاہیے کہ جب تواریخ مین دو ذی مقدور اور کم مقدور حریفون کا احوال دیکھین تو ظاہری اسباب اور ہمی استعداد پر تکیہ کرکے خواہ مخواہ ذی مقدور کیطرف جا ہو جاوین اور کم مقدور کو اوسکا ہم پلہ نہونے سے حقیر سمجھکر چھوڑ دین بلکہ لازم یہ ہے کہ جب ایسے دو حریفون کے معاملات باہمی کو دیکھین تو اونکے ذاتی اوصاف کو باہم مقابلہ کرین کیسلیے کہ کم مقدور اپنی ریاست اور لشکر مین وہی حقوق اور اختیارات حاصل رکھتا ہے جو ذی مقدور کو اپنی بے شمار افواج اور سلطنت عظمی مین حاصل ہوتے ہین پھر جب وہ دونو مقابلہ کرتے ہین تو سپہ داری اور حکمرانی کی حیثیت سے برابر ہوتے ہین پس جب تک ایک دوسرے کا مطیع نہوجاے آزادی اور خودمختاری کی وجہ سے کسی کو کسی پر ترجیح نہین ہوسکتی —

پس رانا پرتاپ سنگہ اکبر کا برابر کا دشمن تھا اور جب اونکی خصلت اور اطوار اوضاع و محامد ذاتی پر غور کیجاے تو اون مین بھی پرتاپ سنگہ اکبر سے کم نہ تھا بلکہ بعض صفات اوسمین ایسے تھے کہ جنکا آزاد اور اولوالعزم اشخاص کی ذات مین موجود ہونا ضروریات سے ہے —

---

[1] ٹاڈ راجستان جلد اول —

دیکھو وہ کیسا مستقل اور ضابط تھا کہ باوجود متواتر شکستون اور علی الاتصال لڑائیون کے اپنے دعوے پر قائم رہا اور سب ملک کے چھٹ جانے اور جبراً اسباب کے اُجڑ جانے پر بھی ہراسان نہوا اوسکے اخلاق کیسے تھے کہ جب اوسکے پاس کچھ نہ تھا تو صرف خوش خلقی سے اپنا کام نکالتا تھا وہ ایسا ہر دل عزیز ہوگیا تھا کہ جب چاہتا تھا ہزارہا آدمیون کو جان دینے پر مستعد کرلیتا تھا ہرچند کہ بے شمار آدمی اوسکی خیرخواہی مین ہلاک ہوچکے تھے لیکن اوسکی رعایا اور خاندان والے اوسکو ویسا ہی چاہتے تھے۔

حیا اور نظم ایسا تھا کہ اپنے ملکی قانون اور دربار کے قاعدون اور بزرگون کے طریقون کو جسکا برتاو امن و امان کے زمانہ مین بھی بہت کم لوگون سے ہوسکتا ہے۔ مصیبت مین اور بدبختی کے ایام مین بخوبی مرعی و ملحوظ رکھتا تھا۔

حب الوطنی اور آزادی کی چاہ اوسپر ختم ہوچکی تھی جفاکشی کا یہ عالم تھا کہ فاقہ کرتا تھا اور تخت کی جگہ پتھر پر بیٹھتا تھا اور بجاے چتر درخت کی چھاؤن اور آرام کے لیے پوری پوری ٹھنڈی ہوا بھی نہین ملتی تھی تاہم اپنے موروثی جنگل اور کوہستان دشمن کو نہین دیا چاہتا تھا۔

آخر ان سب محنتون کا نتیجہ یہ ہوا کہ اوسنے اپنا گیا ہوا ملک شہر کے دائرہ سے نکالا اور بقیہ عمر آرام سے بسر کی کسی نے سچ کہا ہے **شعر**

مشکلی نیست کہ آسان نشود
مرد باید کہ ہراسان نشود

مین نے راجپوتون کی بڑی بڑی تاریخین دیکھی ہین اور اونکی بہادری اور جفاکشی کے عجیب عجیب قصے ہین مگر اون سب مین دو مضمون کو لاجواب دیکھا [illegible] کا پایا [illegible] ایک قوم [illegible] احوال سے ایک شمہ [illegible]

دوسرا اٹرا ادا آمید سنگ جسنے اپنے باپ کا کھویا ہوا ملک صرف تلوار کے زور اور دل کی شجاعت اور بازو کی قوت سے بڑی بڑی لڑائیاں لڑکر حاصل کیا تھا—

سوال ۳۸

عالمگیر کی قلمرو کا عرض طول بیان کرو

جواب ۳۷

عالمگیر کی سلطنت کا انبساط جانب عرض دس درجہ سے قریب ۳۵ درجہ کے تھا اور طول مدارج لگ بھگ اسی کے تھا* غرض کل ہندوستان ایک دفعہ اوسکے قبضے میں آگیا تھا بلکہ اکثر اضلاع جو ہندوستان کے حدود سے باہر ہیں شمل تبت خرد آسام کابل قندہار وغیرہ بھی اوسکے زیر حکم تھے اوسکی قلمرو کا طول شمال میں تبت خرد کے پہلے سرے سے جاری ہوکر دکھن میں سمندر تک تھا اور عرض مشرق میں برہما کی سرحد سے لیکر مغرب میں کابل سے ادھر ایران کی سرحد سے جا ملا تھا یہ طول و عرض تقریبًا دو ہزار اٹھارہ سو میل کے قریب ہو سکتا ہے اور وسعت ۱۴ لاکھ میل مربع کی تھی

سوال ۳۹

دنیا میں بہادر کون شخص ہو گذرا ہے

جواب ۳۸

بہادری کا انحصار ایک ہی شخص پر نہیں ہوسکتا دنیا میں بے شمار بہادر اور

---

*جنرل ہسٹری—

* ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں میں عالمگیر صرف ایک ہی بادشاہ ہوا ہے جسکی قلمرو اسقدر طول طویل تھی اور اوسکا حکم شرقًا غربًا جنوبًا شمالًا دونہر اٹک سے بنگال تک نفاذ و مضا جاری تھا—

شجاع آدمی ہوگذرے ہین چنانچہ ہر قوم اور ہر ملک کی تواریخ مین بڑے بڑے بہادرون کے ذکر مندرج ہین اگر کوئی بہادرون کے انتخاب کرنے مین باعتبار اونکی بہادری اور مہمات مشکل اور اوقات نازک پر مستقل اور ثابت قدم رہنے کی مستعدی اور حق پژوہی کو سامنے لائیگا تو چند ہی شخص ایسے نکلین گے کہ جن پر بہادری کا خاتمہ ہوگا چنانچہ راقم کے نزدیک ہندوؤن مین ابھمنو اور مسلمانون مین حسین بن علی ایسے لاجواب بہادر ہوگذرے ہین اگر خدا جھوٹ نہ بلوائے تو ابتک دنیا مین کوئی مثل ون کے نہین ہوا ہے —

ابھمنو کی بہادریون کا ذکر مہابھارت مین تمام وکمال لکھا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ راجہ جدہشتر نے جب دیکھا کہ میرا دشمن درجودھن فوج کی ایسی صفون مین جو مثل چکا بیوہ کے پیچ در پیچ مرتب کی تہین پوشیدہ ہوگیا ہے اور جو کوئی ان صفون کے توڑنے کا ارادہ کرکے جاتا ہے وہ مثل دریا ہیون کے اوس افواج بحر امواج کے گرداب مین پھنسکر غریق لجۂ عدم ہوتا ہے تو اپنے بھتیجے ابھمنو ابن ارجن سے کہا کہ ای لخت جگر آج دشمن نے اپنی فوجون کو اس مضبوطی سے کھڑا کیا ہے کہ اپنے لشکر سے کوئی اوسپر حملہ کرنے کی جرات نہین کرتا اور تیرا باپ جو صف چکا بیوہ کی شکست کرنے کی تدبیرین جانتا ہے وہ دور لڑنے کو نکل گیا ہے —

ابھمنو نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ مین صف چکا بیوہ کو توڑکر اندر تو جا سکتا ہون مگر باہر نکلنا نہین جانتا جدہشتر نے کہا کہ مین بڑے بڑے بہادرون اور سپہ سالارونکو تیرے ساتھ کرتا ہون اگر تو داخل ہو جائیگا تو یہ تجھکو سلامت نکال لائین گے غرض ابھمنو روانہ ہوا اور صفین چیرکر اندر گھس گیا دشمنون نے لڑنے لگا اوسکے ہمراہی جو

اوس معرکہ کی لڑائی سے ناواقف تھے صفوف کی باہر ہی مارے گئے اور کوئی اوس تک نہ
پہونچا ابھمنو نے وہان جاکر دیکھا کہ میرے ساتھ کوئی نہین ہے اور دشمنون
نے پیچ در پیچ صفین بنا رکھی ہین کہ اوسے نکلنا ہی مشکل ہے اور ہمراہیون کا آنا بھی مشکل
بیاس جی کہتے ہین کہ ابھمنو باوجود تنہائی اور ہجوم اعدا کے ایسا لڑا کہ غنیم
کے صد ہا آدمیون کو مارا اور بعد ہ حملہ کیا اور صفین اولٹ دین اوسکا رعب دشمنون پر
ایسا غالب ہوا کہ کسی کو اوسکے ساتھ تن تنہا مقابلہ کرنے کی جرأت نہین رہی بلکہ
بڑے بڑے بہادرون نے جواب دیدیا تب دشمن کے پانچ ذی رتبہ شخصون نے
پانچ طرف سے اوسپر حملہ کیا اور فریب و دھوکا دیکر جو اوس وقت لڑائی مین حرام تھا اوسکے
کمان کا چلہ کاٹ ڈالا رتھ کے گھوڑے مارے رتھ بان کو قتل کیا اور اوسکو مثل انگشتری
کے حلقے مین گھیر لیا ابھمنو اسپر بھی نہ گھبرایا اور جہان تک اوسکی تلوار نہ ٹوٹی تلوار سے
اور پھر گرز سے لڑا اور جو سامنے پڑا اوسکو زندہ نہ چھوڑا آخر ایک نامرد نے پیچھے سے
ایسی ضرب ماری کہ زمین پر گر پڑا اور اوسکی روح عالم بالا کو پرواز کر گئی ۔

حسینؓ کی سرگذشت بھی ایسے ہی ہے کہ وہ بہتر آدمیون کے ساتھ جنمین
اکثر اوسکے بھائی بیٹے بھتیجے بھانجے اور دوسرے رشتہ دار تھے فرات کے کنارے پر
یزید کے بیس ہزار سوار سے مقابل ہوا اور تین روز تک بھوکا پیاسا اوس سے لڑتا رہا
اور اگرچہ سب خاندان اوسکا اوسکے آنکھون کے سامنے مارا گیا اور اوسکے معصوم بچے
پانی کے لیے تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہو گئے مگر اسپر بھی اوسنے کچھ عاجزی نہ کی اور
اوسی طرح صبر و استقلال کے ساتھ دشمنون سے لڑکر اپنی جان بھی دے دی اس
معرکہ مین جیسی بہادری اور پامردی حسینؓ اور اوسکے ہمراہیون سے ظہور مین آئی وہ طاقت

بشری سے خارج ہے۔

ابہمنو کی سرگذشت کو حسینؓ کی حالت سے مقابلہ کرنے مین جو نتائج پیدا ہوتے ہین وہ یہ ہین کہ ابہمنو عینوقت دشمنون سے لڑکر شجاعت کی آبرو لیگیا صرف چودہ برس کا تہا اور حسینؓ کی عمر بوقت شہادت ساٹھ برس کے قریب تہی حسین نے اپنی عمر مین بڑے بڑے معرکے اور دنیا کے نشیب و فراز دیکھے تھے ابہمنو نے (کہ اوسکے باپ اور چچا ایک عرصے سے طرح طرح کی مصیبتین اوٹہا رہے تھے) اپنے ماموں سری کرشن جی کے گھر ناز و نعمت کے ساتھ پرورش پائی تہی حسینؓ اپنے حق پر لڑکر مارا گیا اور ابہمنو اپنے چچا جدہشٹر کے حق کے لیے جان نثار ہوا لڑائی مین حسینؓ کے بہتر آدمی رفیق تھے اور اوسکا کوئی نہ تھا سبب بہرحال ابہمنو کی عمر اور حالت قابل اس خانہ کشی کی نہ تہی اوس سے ظہور مین آئی۔

سوال ۳۹

روم کے قدیم بادشاہ اغسطس کو ہند کے کس راجہ نے شوقیہ خط لکہا تہا۔

جواب ۳۹

یہ خط ہند کے ایک بادشاہ پورش نامی نے لکہا تہا جسکا مضمون یہ ہے کہ اگرچہ مین چہ سو سلطنت کا شاہنشاہ ہون پر یہ تمنا ہے کہ آپکی ملاقات حاصل کرون آپ کوئی جگہ مقرر کیجیے تو مین حاضر ہوکر ملاقات سے مستفید ہون اور جو کام مین میری سعی مفید ہو ارشاد فرمایے کہ بجالاؤن

لفافہ پر نام اپنا پورش شاہنشاہ ہندوستان لکہا*

* سیر متقدمین۔

عجب نہین کہ یہ خط راجہ بکرماجیت نے لکہا ہو کیونکہ اغوسطس (آگسٹس) جو سنہ عیسوی سے ۲۷ برس پہلے یا سمت ۳۰ بکرم مین تخت نشین ہوا تہا راجہ بکرماجیت کا ہمعصر معلوم ہوتا ہے اور جو رومی مورخون نے لفظ پوروش لکہا ہے اوسکی نسبت ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ انہون نے اوسکی قوم پنوار کو نام سمجہکر پوروس لکہدیا۔

دی اینول مورخ کہتا ہے کہ یہ چٹہی یونانی حرفون مین لکہی ہوئی تہی اور نیکولاز دمشقی نے اوسکو اپنی آنکہون سے دیکہی تہی۔

سو اسکا بہی تعجب نہین کیونکہ راجہ بکرماجیت کے دربار مین ہر ملک کے عقیل اور دانا آدمی حاضر رہتے تہے پہر بعض مورخون نے پوروش کی تخت گاہ کا نام اوزین لکہا ہے اور اوزین معرب اوجین ہو سکتا ہے جو راجہ بکرماجیت کی دارالحکومت تہی اور چہہ سو سلطنت کا مالک ہونا بہی بکرماجیت کے لیے ناموزون نہین کیونکہ وہ تمام ہندوستان کا فرمانروا تہا جیسا کہ اوسکی سمت کے رواج پانے سے پایا جاتا ہے ہندوستان اکثر اوقات چہوٹے چہوٹے راجون پر منقسم رہا ہے اور اوس وقت متفرق راجون کی تعداد چہہ سو کے قریب ہوگی۔

سوال ۴۱

مصر کب سے روم مین شامل ہے اور کلیوپیٹرہ کون تہا

جواب ۴۰

کلیوپیٹرا کوئی مرد نہین تہا جسکے لیے تہا کا لفظ لکہا بلکہ کلیوپیطرہ ایک شاہزادی تہی جو اپنی بہائی بطلمی‡

‡ یہ بطلومی اوس بطلمی کی نسل مین تہا جس نے بعد سکندر کے مصر مین قبضہ کرلیا تہا اوسکی نسل مین دس بادشاہ ہوئے اسکندریہ اونکا پایہ تخت تہا اور اسکندریہ کا بڑا کتب خانہ جو مسلمانون نے جلا دیا انہون نے جمع کیا تہا اوس کتاب خانہ مین سات لاکہ کتابین تہین۔

والی مصر کی حکومت مین شریک تہی اور علو ہمتی سے یہ چاہتی تہی کہ مین اکیلی بادشاہت کرون جب جولیس قیصر اپنے باغیون کا تعاقب کرتا ہوا مصر مین آیا تو کلیوپٹیرہ خفیہ اوسکے پاس گئی اور اوس سے اپنا مطلب بیان کیا قیصر اوسکی خوبصورتی دیکھکر کہ وہ ایک ماہ پارہ تہی فریفتہ ہوگیا اور اوسنے اوسکی حمایت پر پٹولمی سے لڑنے کا ارادہ کیا مگر پٹولمی اوسی عرصے مین دریا مین گرکر مرگیا تب قیصر نے کلیوپٹیرہ کو سلطنت مصر پر بالاستقلال قائم کرکے چہ سات مہینے اوسکے ساتھ عیش و آرام کیا اور پہر روم کو چلا گیا یہان کلیوپٹیرہ حکومت کرتی رہی بعد مقتول ہونے جولیس قیصر کے اوسکے بہائی کے پوتے اگسٹیوس کے بہنوئی انٹونیوس نے جو اگسٹیوس کی سلطنت مین شریک تہا ایشیا مین آکر کلیوپٹیرا کو طلب کیا جسنے ایک دشمن کو پناہ دی تہی مگر کلیوپٹیرہ اوسکے پاس ایسی زیب و زینت سے گئی کہ وہ مثل جولیس کے اوسپر عاشق ہوگیا اور اوسکے ساتھ مصر مین جاکر آٹھ نو برس تک عیش و عشرت کرتا رہا اور اگسٹیوس کی بہن کو طلاق دیدی اسپر اگسٹیوس ناراض ہوکر مصر پر چڑہ آیا اور ہنگام مقابلہ طرفین کے کلیوپٹیرہ جنگی جہازون کی ہیبت سے بہاگی اور انٹونیوس بہی اوسکے ہمراہ ہوا اگسٹیوس نے تعاقب کیا اور کلیوپٹیرہ کو انٹونیوس کو قتل کرنیکی ترغیب دی مگر اوسنے نمانا اور اوسکی عوض اپنی بادشاہت سے دینا قبول کیا مگر پہر اگسٹیوس سے مستعد مقابلہ ہوئی اور بعد دو صف جنگ کی بیوفائی کرکے انٹونیوس سے کنارہ کرگئی تب اوسنے اگسٹیوس کی خوف سے آپ کو ہلاک کیا اور پہر کلیوپٹیرہ بہی سانپ کو اپنے ہاتھ مین کٹواکر مرگئی اور مصر کا ملک دو سو چورانوے برس بعد وفات سکندر کے روم مین شامل ہوگیا

ہ میر متقدمین۔ جنرل ہسٹری۔ تاریخ مصر تصنیف رولن صاحب۔

خاتمۃ الطبع الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب لاجواب جہل جواب تاریخی مولفہ مورخ یکتا منشی دیبی پرشاد صاحب متوطن قصبہ ... ماہ دسمبر سنہ ... ء مطابق ماہ شوال سنہ ۱۳۰۱ ہجری مطبع ... سے مستعد ہوکر حسرت افزای جہان ہوئی

تتمہ نمبر ۱ بابت سوال ۱۳ شمار غریقان طوفان نوح

تتمیہ تضعیف بنی آدم	تعداد سال	نمبر شمار
۱	۲۵	۱
۴	۵۰	
۸	۷۵	
۱۶	۱۰۰	۲
۳۲	۱۲۵	
۶۴	۱۵۰	
۱۲۸	۱۷۵	۳
۲۵۶	۲۰۰	
۵۱۲	۲۲۵	
۱۰۲۴	۲۵۰	۴
۲۰۴۸	۲۷۵	
۴۰۹۶	۳۰۰	
۸۱۹۲	۳۲۵	
۱۶۳۸۴	۳۵۰	۵
۳۲۷۶۸	۳۷۵	
۶۵۵۳۶	۴۰۰	
۱۳۱۰۷۲	۴۲۵	۶

[illegible]

نمبر شمار	تعداد سال	تخمینہ تضعیف بنی آدم
	۴۵۰	۲۶۲۱۴۴
	۴۷۵	۵۲۴۲۸۸
۷	۵۰۰	۱۰۴۸۵۷۶
	۵۲۵	۲۰۹۷۱۵۲
	۵۵۰	۴۱۹۴۳۰۴
	۵۷۵	۸۳۸۸۶۰۸
۸	۶۰۰	۱۶۷۷۷۲۱۶
	۶۲۵	۳۳۵۵۴۴۳۲
	۶۵۰	۶۷۱۰۸۸۶۴
۹	۶۷۵	۱۳۴۲۱۷۷۲۸
	۷۰۰	۲۶۸۴۳۵۴۵۶
	۷۲۵	۵۳۶۸۷۰۹۱۲
۱۰	۷۵۰	۱۰۷۳۷۴۱۸۲۴
	۷۷۵	۲۱۴۷۴۸۳۶۴۸
	۸۰۰	۴۲۹۴۹۶۷۲۹۶
	۸۲۵	۸۵۸۹۹۳۴۵۹۲
۱۱	۸۵۰	۱۷۱۷۹۸۶۹۱۸۴
	۸۷۵	۳۴۳۵۹۷۳۸۳۶۸

نمبر شمار	تعداد سال	تخمینہ تضعیفات بنی آدم
	۹۰۰	۶۸۷۱۹۴۷۶۷۳۶
۱۲	۹۲۵	۱۳۷۴۳۸۹۵۳۴۷۲
	۹۵۰	۲۷۴۸۷۷۹۰۶۹۴۴
	۹۷۵	۵۴۹۷۵۵۸۱۳۸۸۸
۱۳	۱۰۰۰	۱۰۹۹۵۱۱۶۲۷۷۷۶
	۱۰۲۵	۲۱۹۹۰۲۳۲۵۵۵۵۲
	۱۰۵۰	۴۳۹۸۰۴۶۵۱۱۱۰۴
	۱۰۷۵	۸۷۹۶۰۹۳۰۲۲۲۰۸
۱۴	۱۱۰۰	۱۷۵۹۲۱۸۶۰۴۴۴۱۶
	۱۱۲۵	۳۵۱۸۴۳۷۲۰۸۸۸۳۲
	۱۱۵۰	۷۰۳۶۸۷۴۴۱۷۷۶۶۴
۱۵	۱۱۷۵	۱۴۰۷۳۷۴۸۸۳۵۵۳۲۸
	۱۲۰۰	۲۸۱۴۷۴۹۷۶۷۱۰۶۵۶
	۱۲۲۵	۵۶۲۹۴۹۹۵۳۴۲۱۳۱۲
۱۶	۱۲۵۰	۱۱۲۵۸۹۹۹۰۶۸۴۲۶۲۴
	۱۲۷۵	۲۲۵۱۷۹۹۸۱۳۶۸۵۲۴۸
	۱۳۰۰	۴۵۰۳۵۹۹۶۲۷۳۷۰۴۹۶
	۱۳۲۵	۹۰۰۷۱۹۹۲۵۴۷۴۰۹۹۲

نمبر شمار	تعداد سال	تخمینہ تصنیف بنی آدم
۱۷	۱۳۵۰	۱۸۰۱۴۳۹۸۵۰۹۴۸۱۹۸۴
	۱۳۷۵	۳۶۰۲۸۷۹۷۰۱۸۹۶۳۹۶۸
	۱۴۰۰	۷۲۰۵۷۵۹۴۰۳۷۹۲۷۹۳۶
۱۸	۱۴۲۵	۱۴۳۱۱۵۱۸۸۰۷۵۸۵۵۸۷۲
	۱۴۵۰	۲۸۸۲۳۰۳۷۹۱۵۱۷۱۱۷۴۴
	۱۴۷۵	۵۷۶۴۶۰۷۵۲۲۰۳۴۲۴۴۸۸
۱۹	۱۵۰۰	۱۱۵۲۹۲۱۵۰۴۶۰۶۸۴۶۹۷۶
	۱۵۲۵	۲۳۰۵۸۴۴۰۰۹۲۱۳۶۹۲۸۵۲
	۱۵۵۰	۴۶۱۱۲۸۶۰۱۸۴۲۷۲۸۷۷۰۴
	۱۵۷۵	۹۲۲۳۳۷۲۰۴۶۸۵۴۹۷۵۴۰۸
۲۰	۱۶۰۰	۱۸۴۴۶۷۴۴۰۰۳۷۰۹۵۵۰۸۱۶
	۱۶۲۵	۳۶۸۹۲۲۰۸۸۴۷۴۲۹۱۰۱۶۳۲
	۱۶۵۰	۹۳۷۸[illegible]۹۷۶۴۲۴۸۳۸۲۰۲۲۹۴